U25380

2-12-09

Title - Naghma Hazaar Urf Deewan Wafa.

Creator - Mohd. Faseeh Ullah Wafa.

Publisher - Yusufi Press (Lucknow).

Date - 1912

Pages - 127.

Subject - Urdu Shayari - Kulliyaat-e-Dawaween

نغمۂ ہزار

۱۳۳۰ھ

عرف

دیوان وفا

فصیح اللسان سر آمد شعراے جہان جناب مولانا محمد فصیح اللہ صاحب وفاؔ۔ لکھنوی فرنگی محلی کا پہلا دیوان جسکا ہر لفظ قلوب ناظرین پہ چلتے ہوئے جادو یا سمر یزم کا اثر ڈالتا ہے اور خواطر سامعین کو متجاذب صورتین دکھا کر ہمہ تن

تصویر بناتا ہو

پہلی مرتبہ

ہمشیرزادۂ مصنف جناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب فرنگی محلی مالک مطبع انصاری لکھنؤ نے عاشق مزاجون کی دلی تمنا پوری ہونے کے لیے اپنی فرمایش سے ۱۹۱۲ عیسوی مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین

نہایت خوشخط

جناب مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی فرنگی محلی مالک مطبع کے اہتمام سے

یوسفی پریس لکھنؤ مین چھپوایا

ان من الشعر لحکمۃ و ان من البیان لسحرا

الحمد للہ کہ دیوان فصاحت بیان فرخی توامان کلام سرآمد شعرای جہان ناظم یکتا فاضل بیہمتا
جناب مولانا محمد فصیح اللہ صاحب وفا لکھنوی فرنگی محلی مسمی باسم تاریخی

نغمۂ ہزار ۱۳۰۸ھ

دیوان دوم | عرف | بار اول

دیوان وفا

حسب الحکم جناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب فرنگی محلی مالک مطبع یوسفی
لکھنو کہ ہمشیرزادہ حضرت مصنف باہتمام جناب مفتی محمد یوسف صاحب مالک مطبع

در مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنو طبع شد

دیوان نغمۂ ہزار

۱۳۰۸ھ

غزل نمبر (۱) | بسم اللہ الرحمن الرحیم | تعداد اشعار ۱۵

اٹھادے اپنے دلسے آدمی پردہ جو غفلت کا
نظر ہر ایک شے مین اوسکو آئے نور وحدت کا

خدارا اے صنم جلوہ دکھادے اپنی صورت کا
اٹھا سکتا نہین اب تو مین صدمہ درد فرقت کا

ازل سے طرفہ پردا تھا مری آنکھون پہ غفلت کا
کسی دن بھی کیا مینے نہ کوئی کام طاعت کا

بتون کے عشق سے پیدا خدا کا عشق ہوتا ہی
مجاز اے دل جو سمجھا ہی وہ زینہ ہی حقیقت کا

سراپا گو ہون مجرم پر مرے دلکو بھروسا ہی
محمدؐ کی شفاعت کا خدایا تیری رحمت کا

نہ کیون ہون تارک لذات دنیا فاقہ مستی مین
مزہ نان جوین دیتی ہی مجکو نان نعمت کا

بسر کی عمر ساری ای خدا اپنی گناہون مین
بھلا کس منہ سے مین خواہان ہون تجھسے باغ جنت کا

تری فرقت مین نالے میرے سنکر لوگ کہتے ہین
گمان ہوتا ہی تیرے شور پر شور قیامت کا

نہین جلوے مین اونکے دو جہان کی اوسکو کچھ پروا
مزہ حاصل ہوا ہی جسکے دلکو تیری الفت کا

اوٹھا دے پردۂ غفلت عبادت کر ذرا غافل
سفیدی آگئی بالون مین آیا وقت رحلت کا

یہ دنیا چند روزہ ہی نہین رہنا ہی محشر تک
جسے سب قبر کہتے ہین وہی گھر ہی سکونت کا

اسیر نفس سرکش ہون چھڑا دے قید سے اوسکی
عطا کر شوق مجکو ای خدا اپنی محبت کا

دیا اسلام بندیکو محمدؐ کا کیا پیرو
ادا ہو کس زبان سے شکر اس تیری عنایت کا

پس مردن ہوگئے ہم خاک لیکن ہیچ ہی کھٹکا حساب اک اور باقی ہی کب آئیگا دن قیامت کا

۲ وفا ہر چند مجرم ہون یہ ہی لیکن حق ہے ۱۰
لبون سے نام حق نکلے جب آئی وقت رحلت کا

یا محمد ہے یہ رتبا آپ کا خود ہوا اللہ شیدا آپ کا
صورت آئینہ دل شفاف ہی کیون نظر آئے نہ جلوا آپ کا
شل ہوسلے ہوگیا بیہوش مین ہوگیا جسدم نظارا آپ کا
خلد سے بڑھکر سمجھتا ہون اسے کسطرح چھوڑون مین کوچا آپکا
واہین آنکھین آگیا ہونٹون پہ دم دیکھتا ہون اب بھی رستا آپکا
کیا ہمین حاجت طواف کعبہ کی خانۂ دل مین ہے جلوا آپکا
عمر میری سب گناہون مین کٹی ہے مگر دلکو بھروسا آپکا
تھا وجود آدم وحوا کہان جب ہوا تھا نور پیدا آپکا
چشم وحدت مین سے ای محبوب حق روز کرتا ہون نظارا آپکا

۳ یارسول اللہ وفا مجرم تو ہے ۱۰
پر ہے محشر مین بھروسا آپ کا

دیر وکنشت وکعبہ مین جسجا گذر ہوا خم تیری بندگی کے لیے اپنا سر ہوا
آیا وہ قتل پر جو وہ بیداد گر ہوا یہ شوق قتل تھا کہ مجھے بار سر ہوا
نازک دماغ گلشن عالم مین ہی وہ بت چٹکی کوئی کلی تو اسے درد سر ہوا
پیتے گنہ کیے ہین جو واعظ تمام عمر لاتقنطو پہ میرا بھروسا مگر ہوا
جل تھل تمام بھر گئے فرقت مین یار کی جب اشکبار مین صفت ابر تر ہوا
بھر آیا دل تو ابر کی صورت بہائے اشک میرا گذر جو تربت احباب پر ہوا
ہر دم شراب پیتے رہی میکدے مین ہم واعظ کی وعظ کا تو نہ کچھ بھی اثر ہوا

دیر و حرم کنشت دکلیسا مین سنگدل — مین تو خراب تیرے لیے در بدر ہوا
جب تک جیا جہان مین ہزار دن گنہ کیے — مجھسے نہ کار نیک کوئی عمر بھر ہوا

۴ — موت آئی ہجر مین تو بجز بیکسی وفا — کوئی نہ اشکبار مری لاش پہ ہوا — ۱۲

فصل گل کے آتے ہی سودا مجھے افزون ہوا — پھاڑ کر کپڑے روانہ جانب ہامون ہوا
جذبۂ الفت نے آخر کو دکھایا یہ اثر — لیلی پردہ نشین کا ساربان مجنون ہوا
اپنے جامے مین نہین پھولا سماتا مثل گل — فکر سے پیدا اگر تازہ کوئی مضمون ہوا
میکشی کیواسطے جب آیا وہ رشک بہار — میکدے مین پھر تو دور بادۂ گلگون ہوا
عشق میری آب و گل مین ہے کہ وہ عاشق ہے ہمین — جس پری کو دیکھا دیوانہ بنا مفتون ہوا
جوش وحشت لیگیا جب مجکو دشت نجد مین — میرا سودا دیکھکر کیا کیا خجل مجنون ہوا
کیا عجب گر ڈوب جائے یہ زمین و آسمان — ہجر مین جاری ہے اشکونکا گر جیحون ہوا
یاد مین اوس گوہر دندانکے رویا جسگھڑی — جو گرا آنکھون سے آنسو وہ در مکنون ہوا
لوگ سمجھے بحر عالم مین اوٹھا طوفان نوح — موج زن فرقت مین جسدم اشک کا جیحون ہوا
سامنے ہر روز سولی کے کھڑے رہتے ہین ہم — جب سے اپنے دلکو عشق قامت موزون ہوا
عشق مین معشوق کے ایسا تو عاشق محو ہو — فصد لی لیلے نے اور مجنون کے جاری خون ہوا

۵ — عشق کے فن مین مین وہ اوستاد کامل تھا وفا — دشت مین شاگرد میرا آتے ہی مجنون ہوا — ۱۵

اے بت ترا خیال جو اسمین مکین ہوا — دلکا مکان غیرت عرش برین ہوا
جان بیقرار ہوگئی اور دل حزین ہوا — کیا عذاب عشق بتان حسین ہوا
حیرت کمال ہوگئی مقابل کو دیکھکر — آئینہ روبرو جو تمہارے کہین ہوا
[illegible] قیس نہ پہونچا غبار تک — اسدرجہ تیز ناقہ کہ محمل نشین ہوا

پردہ دوئی کا دیدۂ دل سے جو اوٹھ گیا
دیدار تیرا پھر تو مجھے ہر کہین ہوا

دل آتش فراق مین اپنا جلا گیا
ہمکو کبھی نہ وصل بت مہ جبین ہوا

روز ازل جو فقر مقدر مین لکھ گیا
ہمکو پسند لقمۂ نان جوین ہوا

غیرونکے ساتھ تمنے جو کی چاندنی کی سیر
مجھکو کمال داغ بت مہ جبین ہوا

بےخود ہوا ہون مین جو حضرت موسی کیطرح
کسکا خیال خانۂ دل مین مکین ہوا

پریونکے طرح ایک بھی ناز و ادا نہین
زاہد عبث تو شیفتۂ حور عین ہوا

زنگ دوئی کو کسب ریاضت سے کھو دیا
شفاف آئینے سے سواد دل کہین ہوا

منکر نکیر قبر مین آئے پئے سوال
مر کر بھی ہمکو چین نہ زیر زمین ہوا

دیر و حرم کنشت و کلیسا و خانقاہ
مین تو خراب تیرے لیے ہر کہین ہوا

بالین پہ میری آئے عیادت کے واسطے
دیدار اونکا مجھکو دم واپسین ہوا

۶ — بعد فنا خدا کی عنایت سے اے وفا
پھر فشار قبر نہ زیر زمین ہوا — ۱۳

طور پر دیدار کسکا تمنے دیکھا کیا ہوا
اپنی بیہوشی کا کہیے حال موسی کیا ہوا

تو تو شیدا اوسپہ تھی پھر کیون طبیعت پھر گئی
قید مین یوسف کو بھیجا اے زلیخا کیا ہوا

نیم بسمل چھوڑ کر قاتل سدھارا اپنے گھر
رقص بسمل کا نکیون دیکھا تماشا کیا ہوا

مار ڈالا ہجر نے اوس ماہ کے اے آسمان
پھر نہ لایا ایک شب میری تمنا کیا ہوا

گر پڑے بیہوش ہوکر کسلیے تم اے کلیم
طور پر دیکھا تھا تمنے کسکا جلوا کیا ہوا

کسکے مرجانیکا تمکو اسقدر ہے پیچ و تاب
تم جو زلفونمین نہین کرتے ہو شانا کیا ہوا

وصل کے شب کیون بگڑ کر اپنی گھر بیٹھے ہو تم
گر گیا بیتاب ہوکر مین تو ایسا کیا ہوا

غرق گرداب بلا کرتا ہوا منظور کیون
چشم گریان نے مری طوفان اوٹھایا کیا ہوا

خط لگے بھرے اوسکے پرزے کیا ستمگر نے اوڑائے
یا الٰہی نامہ بر اب تک نہ آیا کیا ہوا

شعلہ زن کیا آتش فرقت ہی نے مرنیکے بعد
جل گیا بالکل مری تربت کا سبزا کیا ہوا

کچھ نہ کچھ صدمہ عزیزان وطن پہ ہی ضرور
آج غربت مین جو میرا دل بھر آیا کیا ہوا

عرش پر باتین خدا سے کین رسول اللہ نے
چرخ چارم پر اگر پہونچے مسیحا کیا ہوا

١٥	ان بتون کے ہجر کے صدمے اوٹھا کر مر گئے اے وفا اس عشق کا انجام دیکھا کیا ہوا	٧

یہ راز سوز محبت کبھی عیان نہوا
تمام خانۂ دل جل گیا دھوان نہوا

کبھی نہ خانۂ دل مین مرے وہ بت آیا
یقین حیف ہے زینت دہ مکان نہوا

ہوا مین سوز تپ غم سے جلکے خاکستر
پر اسطرح سے کہ پیدا ذرا دھوان نہوا

نہ جلکے سے مین نظر آیا تو نہ سینے مین
خراب تیرے لیے مین کہان کہان نہوا

دوئی کا ہٹنے تو دل سے اوٹھا دیا پردہ
ہزار پردہ نشین پر وہ صنم نہان نہوا

حباب وار ہے بحر جہانکے نشو و نما
نہو بلا سے اگر قبر کا نشان نہوا

کبھی نہ آنکھ مری جھپکی تیغ قاتل سے
ہزار بار سے کم میرا امتحان نہوا

صفائے قلب سے دیکھا کیا مین جلوۂ حسن
حجاب مانع نظارۂ بتان نہوا

ملا یا خاک مین جسکو فروغ پہ دیکھا
ستم شعار کوئی تجھسا آسمان نہوا

یہ کسکے بار الم نے اسے خمیدہ کیا
جھکا کچھ ایسا کہ سیدھا پھر آسمان نہوا

بغل مین یار پری وش ہو دور ساغر ہو
ہمین نصیب کسی روز یہ سمان نہوا

بہار مین بجلا ضعف سے جنون کا روز
کہ اپنا پیرہن تن بھی دھجیان نہوا

اگر کہا تو کہا اسکو نقطۂ موہوم
ترے دہن پہ دہن کا کبھی گمان نہوا

ہوس یہ تھی ہمہ تن صرف شکر حق ہو
مرے بدن کا ہر اک رونگٹا زبان نہوا

١٣	ہوا جو سرمۂ چشم بتان پس مردن وفا غبار بھی اپنا تو رائگان نہوا	٨

مہربان مجھپہ ذرا وہ بت ترسا نہوا
کچھ اثر نالۂ و فریاد مین پیدا نہوا

کب مری پیش نظر وہ قد بالا نہوا
حشر کسر ذرہ میرے سامنے برپا نہوا

مین رہا تیری تجسس مین سدا خانہ خراب
کچھ خیال حرم و دیر و کلیسا نہوا

طور پہ ہمکو صنم ایک زمانہ گذرا
تیرا دیدار مگر صورت موسے نہوا

ہم ہون گلشن ہو وہ مہرو ہو گھٹا چھائی ہو
یہ سمان ہاے کسی روز مہیا نہوا

روز پہرتے ہو بہٹکتے ہوے اک مدت سے
الغرض تمسے بھی طے عشق کا رستا نہوا

وہ حسین تو ہی کہ صناع ازل سی ابتک
دوسرا تجسا جہان مین کوئی پیدا نہوا

مر گیا تھا شب غم مین مجھی زندہ کرتے
تمسے اتنا بھی تو او رشک مسیحا نہوا

یاد مین روے منور کے جو موت آئی مجھی
تو ذرا بھی مری تربت مین اندہیرا نہوا

ہجر مین موت مجھے آئیگی یا ہوگا وصال
مجھپہ ظاہر مری تقدیر کا لکھا نہوا

صاف دل جو تری کوچیمین ملے مٹی مین
تا قیامت کفن انکا کبھی میلا نہوا

جز غم و درد و الم حسرت و یاس و حرمان
کوئی مونس شب فرقت مین ہمارا نہوا

٢٣	ای وفا پہیرے ہوئی منہہ وہ گئے مقتل سے رقص بسمل کا پسند انکو تماشا نہوا	٩

دہوم سے فصل بہار آئی چمن مین دیکھنا
دختر رز پہ کیا ہی جوبن انجمن مین دیکھنا

اللہ اللہ کسقدر بہایا جمال شمع بزم
جلکے پروانے گرے لاکہون لگن مین دیکھنا

مرگ پروانہ کا غم عالم پہ ظاہر ہو گیا
تا سحر جو شمع روئی انجمن مین دیکھنا

سانپ بنکر عشق پیچان پہر مجھے ڈسنے لگا
پہنس گیا دل جب سے زلف پر شکن مین دیکھنا

پرسش اعمال کا جب آگیا دلکو خیال
تھرتھری پیدا ہوئی سارے بدن مین دیکھنا

پھوٹ کر کیا بہہ گیا ہی آج دلکا آبلہ
ہو رہی ہے جو کمی اس کی جلوہن مین دیکھنا

مر گئے پہ دولت منعم نہ کام آئی ذرا
دفن لاشا ہو گیا دو گز کفن مین دیکھنا

ڈر ہے دیکھین پائین کیا اپنے گناہونکی سزا
اسلیے ہم منھ چھپا کر ہین کفن مین دیکھنا

یار تے کاندھا دیا اگر جنازے کو مرے
پھر سمائی کسطرح لاشا کفن مین دیکھنا

وہ بہار آتی ہی رند و جاتی ہی فصل خزان
پھر جمال دختِ رز تم انجمن مین دیکھنا

رنگ سے شفاف ہو جاے جو دل کا آئینہ
جلوۂ دلدار پھر ہر انجمن مین دیکھنا

فصل گل ہی کھل رہی ہین پھول صد رنگ کے
کیا ترانہ سنج ہی بلبل چمن مین دیکھنا

اوس سہی قد کو جو دیکھا خود بخود شرما گئے
سرو اور شمشاد دستے تھے چمن مین دیکھنا

آسمان پر چھائی ہے گھنگھور کیا کالی گھٹا
رقص کرتا ہی جو ہر طاؤس بن مین دیکھنا

سانس لینی ہی مجھے دشوار ہجر یار مین
اتنی بھی طاقت نہین ہے سیر بدن مین دیکھنا

شکر کرنا چاہیے ہر حال مین اللہ کا
ہے زبان کی شکل ہر رویان بدن مین دیکھنا

زرد ایسا کر دیا ہی اک پری کے ہجر نے
خون کا دھبہ نہین باقی بدن مین دیکھنا

سیر غربت کیجیو اے دل تو گھر کو چھوڑ کر
جب نہ کچھ الفت کی بو اہل وطن مین دیکھنا

فصل گل آئے تو دو یارو جنونکے ہاتھ سے
تار رہجائے جو میرے پیرہن مین دیکھنا

زور پر دست جنون ہو گا جو آئیگی بہار
چاک لاکھون پھر تو میری پیرہن مین دیکھنا

میکشی اگر کریگا زاہد شب زندہ دار
اکے دور ساقی توبہ شکن مین دیکھنا

روح پر ملک عدم کا کوچ ایسا شاق ہے
چھٹتی پھرتی ہی یہ ہر اک عضو تن مین دیکھنا

۱۳۱	اے وفا او شاد کا تیرے یہ ادنے فیض ہے دھوم تیری ہے جو اقلیم سخن مین دیکھنا	۱۰

جاتا پھر اے کلیم سر طور دیکھنا
ہان ہو جمال یار جو منظور دیکھنا

مشتاق تھے کلیم تمہارے جمال کے
کیسے گرے ہین غش سے سر طور دیکھنا

کرتا ہون ضبط آہ تو کہتے ہین غیر سے
قابو مین آگیا دل مجبور دیکھنا

آئینہ دل کا زنگ دوئی سے کیا صاف
کسکا جمال تھا تجھے منظور دیکھنا

کھینچکر وہ دار پر بھی انا الحق کہے گیا
ثابت قدم تھا عشق مین منصور دیکھنا

زاہد کو اجتناب تھا کل تک شراب سے
ہے آج وہ کمال ہی مخمور دیکھنا

روز الست مینے پیا تھا جو ایک جام
ابتک ہون اوسکے نشہ سے مخمور دیکھنا

خالق کریگا میرے گناہون سے درگذر
یہ اوسکے رحم سے نہین کچھ دور دیکھنا

اوس وقت آیا ہے مری بالین پہ وہ صنم
جب آنکھ ہوگئی مری بے نور دیکھنا

کیا عندلیب زار گرفتار ہوگئی
صیاد باغ مین ہے جو مسرور دیکھنا

کاوش مجھے جو ناوک مژگان کی ہے صنم
دلکو مثال خانۂ زنبور دیکھنا

پروانے گرد پھرتے ہین بیتاب و بیقرار
فانوس مین جو شمع ہے مستور دیکھنا

۱۱	ہر اک حسین گاتا ہے میری غزل وفا ایسا مرا کلام ہے مشہور دیکھنا	۱۵

حسن عالم سوز کا اونے کرشما دیکھنا
ہوگیا ہے جلکے کوہ طور سرما دیکھنا

ترچھی نظر وں سے ہوا ہے قہر جسکا دیکھنا
اوس پہ پردہ پہ ہمارا دل ہے شیدا دیکھنا

مجکو اوچھے ہاتھ قاتل نے لگائے اسلیے
تھا اوسے منظور بسمل کا تڑپنا دیکھنا

نزع کا عالم ہے جان آنکھون مین ہے اٹکی ہوئی
نبض بیمار محبت کی مسیحا دیکھنا

ایک لیلے وش کی صورت پر ہوا ہون شیفتہ
قیس کیصورت ہوا ہے مجکو سودا دیکھنا

بیڑیان مجنونکی صورت پانؤن مین پہنینگے ہم
لیلی زلف چلیپا کا ہے سودا دیکھنا

موسم گل کی خبر لائی ہے کیا باد بہار
بلبلین گاتی ہین گلشن مین ترانا دیکھنا

ہجر کی شب حسرت و اندوہ و غم کا ہے ہجوم
ایک میری جان پہ صدمے ہین کیا کیا دیکھنا

جیب و دامن پہ ترے پرزے کر دیئے مجنون کی شکل
فصل گل مین کیا ترقی پر ہے سودا دیکھنا

سامنا تمسے مقابل کا نہو جائے کہین
آئینے مین منھہ نہ اپنا ای خود آرا دیکھنا

غیر حالت دیکھکر مجھسے مریض عشق کے
میری بالین پر ہے روتا وہ مسیحا دیکھنا

ہو رہا ہی منزلت مین دل جو کعبہ سے سوا
اسمین پوشیدہ ہی کوئی جلوہ فرما دیکھنا

دوست جسکو جانتے تھے وہ بھی دشمن ہوگیا
کسقدر ہمسے مخالف ہے زمانا دیکھنا

۱۲
گھر چھٹا احباب چھوٹے ہم وفا غربت مین ہین
کیا خبر تقدیر مین باقی ہی کیا کیا دیکھنا
۲۱

میری آنکھون مین سمایا وہ حسین ہے دیکھنا
جسکا ثانی دین و دنیا مین نہین ہی دیکھنا

کعبہ و بتخانہ و دیر و کلیسا و کنشت
سب ہین خالی کوئی بھی اینمین نہین ہی دیکھنا

سب عزیز احباب جیتے جی مرا بھرتے تھی دم
بعد مردن کوئی بھی ساتھی نہین ہے دیکھنا

ضبط فریاد و فغان فرقت کی شب مین کرسکون
مجھسے یہ ممکن کسی صورت نہین ہے دیکھنا

یا محمد نار و دوزخ سے بچالے جو مجھے
دوسرا تیرے سوا کوئی نہین ہے دیکھنا

جسکا دیوانہ ہوا مین وہ ہی بڑا نازک مزاج
میری بیڑی بھی صدا دیتی نہین ہی دیکھنا

میکدے جاتا ہون کرنے میکشی بے اختیار
فصل گل مین دل ہی قابو مین نہین ہی دیکھنا

کافر و دیندار تیری جستجو مین ہین خراب
یاد تیری کسکو ہر لحظہ نہین ہے دیکھنا

چونکہ اسمین ہے مزار مصطفےٰ اصل علی
عرش اعظم سے سوا اسکی زمین ہے دیکھنا

یا رسول اللہ مدد مجھ روسیہ کی کیجیے
پیشتر مجکو پس مردن زمین ہے دیکھنا

چھوٹ جائے دیدۂ حق بین سے گر زنگ دوئی
جلوہ فرما وہ صنم پھر ہر کہین ہے دیکھنا

اے کلیم اللہ جسے دیکھا تھا تمنے طور پر
وہ تو میرے خانۂ دل مین مکین ہے دیکھنا

دل جو میرا آئینے کیطرح سے شفاف ہی
کوئی تو اسمین بلاشبہہ مکین ہے دیکھنا

عاشقون کے قید کرنیکا ہی اسکا مدعا
رخ پہ بل کھاتی وہ زلف عنبرین ہی دیکھنا

قتلگہ مین بہر قتل عاشقان خستہ تن
کھینچے خنجر اوسکی چشم سرمگین ہے دیکھنا

جتنے اپنے ہجر مین صدمے دیے بے انتہا
لب پہ اوسکا نام وقت واپسین ہی دیکھنا

قتل جس سفاک نے مجکو کیا ہی بیگناہ
پہنچی اوس قاتل کی چشم شرمگین ہی دیکھنا

ساربان ناقہ مجنون نے بنایا آپ کو — ایسا عشق لیلی محمل نشین ہی دیکھنا
اوسکی ذات پاک سے امید عفو جرم ہی — جسکے سجدے مین جھکی میری جبین ہی دیکھنا
ہر سخنور سنکے کہتا ہے مری اشعار کو — یہ بلاشبہ صبا کا خوشہ چین ہے دیکھنا

۱۳	بخشوالین گے وفا کو حشر مین اللہ سے پر رسول اللہ سے مجکو یقین ہے دیکھنا	۱۵

عشق بتان مہر نے دیوانہ کر دیا — دونون جہان سے مجھے بیگانہ کر دیا
دل نے غضب کیا مجھے دیوانہ کر دیا — شمع جمال یار کا پروانہ کر دیا
الجھن شب فراق رہی تا سحر مجھے — غیرون نے اونکی زلف مین جب شانہ کر دیا
اوس برق وش نے آنکھ ملا کر ستم کیا — لبریز میری عمر کا پیمانہ کر دیا
ساقی کو مجھسے رند نے لاکھون دعائین دین — لبریز مَی سے جب مرا پیمانہ کر دیا
مجھ بادہ کش کا شیشۂ دل چور ہو گیا — سو ٹکڑے محتسب نے جو پیمانہ کر دیا
کیا آج کوئی رند قدح نوش مر گیا — ساقی نے بند جو در میخانہ کر دیا
وہ رند بادہ کش ہون کہ جب سے شراب لی — ساقی عروج پر ترا میخانہ کر دیا
جام و خم و سبو کو قیامت کی دی شکست — ویران تیری چشم نے میخانہ کر دیا
کیا ابکے سال آئی ہے زور و نپہ فصل گل — ساقی نے وقف عام جو میخانہ کر دیا
بل کی جو مجھسے لینے لگی زلف پرشکن — شانہ بنا کے دل کا وہین شانہ کر دیا
دشت جنون مین پھنستا ہون جسکے بسان قیس — سودائے زلف نے مجھے دیوانہ کر دیا
رونق فزا جو وصل کی شب مین ہوا وہ ماہ — پر نور آتے ہی مرا کاشانہ کر دیا
بنت العنب کی آنکھ تھی جادو بھری کوئی — زاہد کو اک نگاہ مین دیوانہ کر دیا

۱۴	دل مین بتان دیر کو کیون دی جگہ وفا کعبہ تھا جسکا نام اوسے بتخانہ کر دیا	۱۶

پہلے وصال یار سے دل شاد کر دیا
رنج فراق چرخ نے پھر عمر بھر دیا

وہ سخت جان تھا مین کہ نہ نکلی بدن سے روح
آری رگون نے خنجر قاتل کو کر دیا

احباب سے یہ قبر مین کہتا ہون وقت دفن
شانہ ہلا کے کیون مجھے بیدار کر دیا

صبح شب وصال نہ آتی مجھے نظر
پیوند خاک تو نے نہ اسے چرخ کر دیا

پھولے ہوے نہ گل مین نہ بلبل ہی نغمہ سنج
آکر خزان نے باغ کو تاراج کر دیا

کسنے یہ اپنے بام سے جلوہ دکھا کے آج
مرنے کی طرح مجھے بیہوش کر دیا

صدمے اوٹھائے ہجر کے اُف تک کبھی نہ کی
پتھر سے سخت ہمکو خدا نے جگر دیا

جھیلے مرے طرح جو صدمے فراق کے
اللہ نے رقیب کو کب یہ جگر دیا

پہلے سے وصل یار مین تو بوسے دگا
صدمہ کمال ہی سے مجھے مرغ سحر دیا

یہ کہا کہ چھوڑ کے تنہا کہان چلے
لاشا مرا جو قبر مین یارون نے دہر دیا

ہر شے مین تو ہی تو نظر آتا جو اے خدا
کیون اسقدر نہ آنکھ مین نور نظر دیا

آباد میکدہ ترا پیر مغان رہے
مجھ رند بادہ نوش کے ساغر کو بھر دیا

جمشید وقت بنگیا مین رند بادہ نوش
ساقی نے مے سے جب مری ساغر کو بھر دیا

سوکھے درخت گل نظر آئے خزان مین جب
بلبل نے آب اشک سے تھالونکو بھر دیا

اوس بت کی بارگاہ مین رو کر دعا جو کی
دامان دلکو گوہر مقصد سے بھر دیا

۱۵	پیری کی شب جو ہونے لگی ختم اے وفا دانتون نے مجکو گر کے پیام سفر دیا	۱۵

مجکو بیخود کسنے یہ جلوہ دکھا کر کر دیا
صورت آئینہ جو حیران ششدر کر دیا

طالب دیدار جب صدہا نظر آنے لگے
حشر پہ دیدار کو اوسنے مقرر کر دیا

سخت جانی کا مری قاتل بھی قائل ہو گیا
کند مجھ بسمل نے جسدم اوسکا خنجر کر دیا

خوف سے تھرا رہے ہین حاملان عرش تک
میری نالون نے بپا دنیا مین محشر کر دیا

اپنی صورت دیکھ کر ہر اک حسین مغرور ہے
آئینہ ایجاد کیون تو نے سکندر کر دیا

لامکان تک لیگیا مجکو مرا ایک خیال
جب عطا پیر مغان نے کوئی ساغر کر دیا

بے وضو چھوتا نہتا تجکو مرا جام شراب
محتسب تو نے نجس کیون میرا ساغر کر دیا

کوئی عاشق لاکھ تڑپے یہ خبر ہوتی نہین
ان بتون کا دل خدا نے سخت پتھر کر دیا

سوجھتا کچھ بھی نہین آئی لبون پر جان ہے
حسرت دیدار نے آنکھون کو پتھر کر دیا

کوچۂ الفت مین کامل مجکو پا کر عشق نے
خضر کو پیرو مرا اور مجکو رہبر کر دیا

نعرہ زن فصل خزان مین ہی جو ہر اک شاخ پر
ہجر گل نے یہ دل بلبل کو مضطر کر دیا

مال دنیا میری نظرون مین سماتا ہی نہین
میرے خالق نے مجھے ایسا تونگر کر دیا

موج زن بحر کرم تیرا ہوا جب ای کریم
بینوا محتاج کو دم مین تونگر کر دیا

شوق حورون کا تجھے اور مین ہیرا دون پہ غش
مجکو تجکو عشق نے زاہد برابر کر دیا

ماتمی پوشاک میرے غم مین اک عالم کی ہے
میرے مرنے نے وفا ماتم گھر گھر کر دیا

۱۶

۱۷

رفعت گیسو نے دونون کو پریشان کر دیا
مجکو مجنون کر دیا دلکو بیابان کر دیا

رنگ رخ نے عشق جانا نکو نمایان کر دیا
آشکارا اک جہان پر راز پنہان کر دیا

باغ مین گلگشت کرنے جب گیا وہ گلعذار
گل کو حیران کر دیا بلبل کو نالان کر دیا

شاخ گل پر ایک بھی بلبل نہین ہی نغمہ سنج
ظلم نے صیاد کے گلزار ویران کر دیا

مین وہ میکش تھا مری میت پر ساقی نے کہا
تیرے مرنے نے میرا میخانہ ویران کر دیا

شکر ہی فرقت کی شب جو یاد میری آگئی
اے اجل تو نے مجھے ممنون احسان کر دیا

کر سکا وصلت کی شب مین بھی نہ عرض مدعا
ایسا دل نے محو حسن روے جانان کر دیا

مین وہ دیوانہ تھا میرا زور سودا جب سنا
قیس نے میرے لیے خالی بیابان کر دیا

کشتگان ناز کی بے انتہا قبرین بنین
اپنا کوچہ آپ نے گنج شہیدان کر دیا

پہر رہے ہین بیڑیان پہنے ہمو چارونطرف ‌ آپ کے عشاق نے آباد زندان کر دیا

یہ کہا دل نے نشان رفتگان کو دیکہہ کر ‌ ایخدا آباد کیون شہر خموشان کر دیا

سر بکف کب سے کہڑا تہا اشتیاق قتل مین ‌ تونے ای قاتل مری مشکل کو آسان کر دیا

بڑہ گئی ہی دست وحشت کی درازی اسقدر ‌ پرزے پرزے موسم گل مین گریبان کر دیا

مین وہ سودائی تہا جب زور جنون پر آئی فصل گل ‌ پرزے پرزے دست وحشت نے گریبان کر دیا

ہی جنازہ بعد مردن صورت تخت روان ‌ اک پریکے ہجر نے مجکو سلیمان کر دیا

اسے وفا یہ خاصیت رکہتا ہی نام بوتراب ‌ یا علی جسنے کہا مشکل کو آسان کر دیا

۱۷ ‌ ۱۳

بندہ بتون کا ہمکو بنایا یہ کیا کیا ‌ اپنا دیا نہ عشق خدایا یہ کیا کیا

غیرون کو تمنے پاس بٹہایا یہ کیا کیا ‌ پہلو سے اپنے ہمکو اوٹہایا یہ کیا کیا

دل خانۂ خدا تہا رہا وسمین بت کا دہیان ‌ کعبے کو ہمنے دیر بنایا یہ کیا کیا

مرتیکا میرے واقعہ سنتے ہی خوش ہوے ‌ آنسو نہ تمنے کوئی بہایا یہ کیا کیا

مشتاق دید طور پہ موسی صفت تہی ہم ‌ تمنے کنکہیون سے بہی نہ دیکہا یہ کیا کیا

کیون اے فلک یہ بغض تجہے بعد مرگ ہی ‌ میرا نشان قبر مٹایا یہ کیا کیا

آوارہ ہجر یار مین پہرتا ہون کو بکو ‌ اے خضر راستہ نہ بتایا یہ کیا کیا

اے شوخ ہاتہ پانون مین ملنا نہ تہی حنا ‌ بیکار میرا خون بہایا یہ کیا کیا

زلفون کا عشق جان کو جنجال ہو گیا ‌ دام بلا مین دل کو پہنسایا یہ کیا کیا

اچہی زلف یار سے ناحق کیا ہے عشق ‌ دشمن کو ہمنے دوست بنایا یہ کیا کیا

عاشق وہ اپنا ہو گیا میری طرح سے خود ‌ آئینہ تمنے اوسکو دکہایا یہ کیا کیا

منکر نکیر سے یہ کہون گا لحد مین مین ‌ مین سو رہا تہا تمنے جگایا یہ کیا کیا

موسی کیطرح طالب دیدار مین بہی تہا ‌ جلوہ مجہے نہ تونے دکہایا یہ کیا کیا

۱۶	صدمے ہزارون ہجر مین جہیلے مگر وفا پہر بیوفا سے دلکو لگایا یہ کیا کیا	۱۸

دیکھون دکھاے عشق رخ و زلف یار کیا
لائے بلا کہین گردش لیل و نہار کیا

تو اہان نہ سلطنت کا نہ ہین تخت و تاج کا
میرا کریگی گردش لیل و نہار کیا

وہ جہوٹے جہوٹے کرتا ہی وعدے وصال کے
اوس بیوفا کے قول کا ہو اعتبار کیا

زلفونکا بار وہ ہی کہ بل کہاتی ہی کمر
اوسسے اوٹھایا جائیگا پہولونکا ہار کیا

لب پہ ہی جان تن سے نکلتی نہین ہی روح
کیا جانین ہی مشیت پروردگار کیا

وہ آنکھ ہی نہین ہے نظر آئے کس طرح
دیکھون تو نہین قدرت پروردگار کیا

سارا شباب کھویا بتون کے فراق مین
پیری مین اب ہو طاعت پروردگار کیا

مجرم وہ ہون کہ نامۂ اعمال ہے سیاہ
میرے گنہ کا ہوگا کسی سے شمار کیا

سرگشتگی کو میری ذرا بہی نہ پائے گا
کرتا ہے گردشین فلک کجمدار کیا

جو پاس بیٹھنے کا روادار تک نہو
ایسے سے پہر کہون مین بہلا حال زار کیا

وصلت کی شب مین راہ دکہائینگے تا سحر
تھا آپ کے مری یہی قول و قرار کیا

گلدستہ اسکو چاہو کہو باغ خلد کا
لایا ہے رنگ دیکھو دل داغدار کیا

تک سے آندھیرا تیرہ مین حاجت چراغ کی
کچھ کم ہے روشنی مین دل داغدار کیا

جاری ہے میرے دیدۂ مشتاق سے لہو
فرقت مین رنگ لایا دل داغدار کیا

دم سے وہ آے جبکہ زبان بند ہو چکی
اونسے کہون مین حال دل بیقرار کیا

۱۹	دنیا مین ایکدم کا بہروسا نہین وفا بے اعتبار زندگی مستعار کیا	۱۹

آنکو غیرون مین جو اک رشک قمر دیکھ لیا
مضطرب صورت سیماب جگر دیکھ لیا

ہیں گلی مین تری غیرونکا گذر دیکھ لیا
جان دی ہنسنے یہ اے رشک قمر دیکھ لیا

خود چلے آئے جگر تھامے جو تم میرے پاس — میری نالوں کا مری جان اثر دیکھ لیا

باغ مین چاک گریبان کیا ہر غنچہ نے — نالۂ بلبل شیدا کا اثر دیکھ لیا

مضطرب ہوکے نہ آئے وہ تو ہمنے یہ کہا — نالۂ نیم شبی تیرا اثر دیکھ لیا

کیا کڑی ہی عدم آباد کی منزل ہے ہے — کوئی ساتھی نہوا وقت سفر دیکھ لیا

وہ جو تھا یار تری مہکی میان کا عاشق — آج دنیا سے ہوا اوسکا سفر دیکھ لیا

روح نے جسم سے رو رو کے کہا نزع کو وقت — اے مسافر تجھے پیش آیا سفر دیکھ لیا

پوچھا احباب نے تربت مین ہلا کر شانہ — تجکو رہنا ہی یہان تونے یہ گھر دیکھ لیا

حسرت و درد و الم نے شب تنہائی مین — اپکے عاشق ناشاد کا گھر دیکھ لیا

رو کے کہنے لگا مین خاک کرون اسکا علاج — چارہ گر نے جو مرا زخم جگر دیکھ لیا

صبح تک صورت سیماب نتھا اسکو قرار — مضطرب ایسا شب ہجر جگر دیکھ لیا

اپنے مطلب کا زمانے مین سبھونکو پایا — خود غرض ہمنے ہر اک فرد بشر دیکھ لیا

ہوگیا نوح کا طوفان بپا ہجر کی شب — جوش گریہ ترا ای دیدۂ تر دیکھ لیا

کیون لڑائین بت سفاک سے تونے آنکھین — جان کا مفت ہوا تیری ضرر دیکھ لیا

کرتی ہی باغ مین خوش ہوکے ترانہ سنجی — گل کو بلبل نے جہان ایک نظر دیکھ لیا

کیا عجب ہے جو نہ دعوے رہے یکتائی کا — آئینہ تمنے اگر ایک نظر دیکھ لیا

بیخودی صورت موسیٰ ہوئی اوسی طاری — جان جان جسنے تجھے ایک نظر دیکھ لیا

٢٠ — مرگ پروانہ کا غم کھل گیا عالم پہ وفا / شمع کو روتے جو تا وقت سحر دیکھ لیا — ١٧

شب فراق جو مین نالہ و فغان کرتا — تو سنکے سارا جہان شور الامان کرتا

جہان مین کسلیے مین الفت بتان کرتا — دو روزہ عمر کو کیون اپنی رائگان کرتا

مین آپ اپنے کو کرتا زمین کا پیوند — جو یاد صحبت یاران رفتگان کرتا

کنشت و دیر و حرم مین ندیکھا جلوہ ترا — تجھے تلاش مری جان پھر کہان کرتا
ضرور آنکھون مین اونکے بھی اشک بھر آتے — جو اونسے صدمۂ فرقت کو مین بیان کرتا
جو ہوتا وحشتِ جنون مین کبھی گذر میرا — ضرور دامنِ صحرا ہی دہجیان کرتا
جھپکتی خنجر خونخوار سے نہ آنکھ مری — ہزار مرتبہ قاتل جو امتحان کرتا
وہ سخت جان تھا کہ آری اوسے بنا دیتا — گلے پہ میری جو خنجر کوئی روان کرتا
بتونکے ہجر مین جلتا جو برہمن کا دل — تو شور صورت ناقوس ہر زبان کرتا
کبھی نہ ناقۂ لیلےٰ کو تیز لیجاتا — خیالِ قیسِ حزین کچھ جو ساربان کرتا
اوجاڑ دیکھکے گلشن کو خوب روتا مین — گذر خزان مین اگر سوے بوستان کرتا
جو پھول توڑتا شاخون سی موسم گل مین — ستم یہ بلبلِ محزون پہ باغبان کرتا
بتانِ دیر سے کرتا اگر محبت مین — تمام عمر کے اعمال رائگان کرتا
ہمارے قتل کو قاتل نہ کھینچتا خنجر — دکھاکے ابروے خمدار نیم جان کرتا
پھنساکے دام مین صیاد مجھے بلبل کو — اوجاڑ باغ مین پھر میرا آشیان کرتا
بہار آئی ہی پیرِ مغان دریا دل — ضرور دخترِ رز نذرِ میکشان کرتا

٢١ — تمام عمر گنوائی گناہ کرنے مین / خدا سے خاک وفا خواہش جنان کرتا — ١١

ہجر کی شب دل جو مصروفِ فغان ہوجائیگا — جلکے خاکستر اوسیدم آسمان ہوجائیگا
لب پہ مسی ملکے تم جاؤگے جب گلگشت کو — رنگ سوسن اوڑکے گلشن مین ہوائی ہوجائیگا
صاف ہوجائیگا دل کسبِ ریاضت سے اگر — جلوہ جانانہ ہر شے مین عیان ہوجائیگا
تم سرک جاؤگے پہلو سے جو وقتِ واپسین — تیرہ و تاریک نظرون مین جہان ہوجائیگا
غیر مقتل سے سرک جائیگا ہم دینگے جان — صاف ظاہر تجھپہ وقت امتحان ہوجائیگا
مین وہ دریا نوش میکش ہون کہ مرتے ہی مرے — بند میخانہ ترا پیرِ مغان ہوجائیگا

موت کے آتے ہی چھٹ جائینگے احباب عزیز
دور مجھسے ہائے میرا کاروان ہو جائیگا

بادہ نوشو آئیگی زور و نپہ جب فصل بہار
محتسب بھی پیرو پیر مغان ہو جائیگا

یاد آئینگے جو مرتے دم مجھے اپنے گناہ
اک سمندر آنکھ سے میری روان ہو جائیگا

صورت منصور اٹھ جائیگے دوئی کا گر حجاب
پھر تو حق حق ہی ترے ورد زبان ہو جائیگا

۲۲	پاؤن سوتے مین دبا سکتا نہین اوسکے وفا خوف ہے مجکو وہ کافر بدگمان ہو جائیگا	۱۶

اے صنم تو بام پر جب جلوہ گر ہو جائیگا
چرخ پہ بے نور غیرت سے قمر ہو جائیگا

آئینہ سان دل ترا شفاف اگر ہو جائیگا
جلوۂ جانان ترے پیش نظر ہو جائیگا

خود وہ دوڑے آئینگے بیتاب ہو کر میرے پاس
میرے نالون مین جو پیدا کچھ اثر ہو جائیگا

آپ غیرون سے کرینگے بزم مین جب ہنسکے بات
ٹکڑے ٹکڑے اے صنم میرا جگر ہو جائیگا

اشتیاق قتل لیجائیگا مقتل مین مجھے
قاتل آمادہ جو میرے قتل پر ہو جائیگا

سارے عالم کو یقین ہوگا صدائے رعد کا
جب مرا دل نالہ گیر شب نوحہ گر ہو جائیگا

اپنی رحمت حشر مین دکھلائیگا جب وہ رحیم
خلد پھر تو ہم گنہگارون کا گھر ہو جائیگا

بار عصیان لیکے جب جانا پڑیگا حشر مین
بید کی صورت سے لرزان ہر بشر ہو جائیگا

جب نہوگی دید تیری مر گئے پر اے خدا
خلد بھی پھر تو مجھے مثل سقر ہو جائیگا

اسقدر رونا ترا فرقت کی شب اچھا نہین
نوح کا طوفان عیان پھر چشم تر ہو جائیگا

شب بسر کر اس مسافر خانۂ دنیا مین تو
صبح ہوتے تیرا ہی غافل سفر ہو جائیگا

ذبح کر ڈالونگا بولا وصل کی شب تو اگر
خون تیرا مفت اے مرغ سحر ہو جائیگا

خشت گر مین پھول توڑیگا جو تو اے باغبان
عندلیب زار کا ٹکڑے جگر ہو جائیگا

باغ مین ہر گل کریگا دامن اپنا چاک چاک
نالۂ بلبل مین پیدا جب اثر ہو جائیگا

بی ثباتی دیکھکر اپنی یہ کہتا ہی حباب — بحرِ عالم سے کوئی دم میں سفر ہو جائیگا

۲۳

ہجر کی شب ہو رہا ہے شام سے دل بیقرار
کوچ دنیا سے وفا کا تا سحر ہو جائیگا

۱۵

جو کوئی ظلم تم ایجاد کرنا — مجھی کو یاد کرکے یاد کرنا
شہا ہم بھر رہائی پھر کہین گے — نہ تو آزاد اسے صیاد کرنا
یہ مجھے عشق کا طفلی مین تھا قول — جوانی کو نہ تم برباد کرنا
گریبان چاک کیونکر ہو کہ ہی ضعف — ذرا دستِ جنون امداد کرنا
قفس سے مجکو الفت ہو گئی ہے — رہا ہرگز نہ اے صیاد کرنا
بس اے بلبل نہ اب صنیدِ فغان کر — کہانتک خاطرِ صیاد کرنا
نہ آنا قبر پہ ہمراہ اغیار — کبھی مجپر نہ یہ بیداد کرنا
ستمگر اپنے جانباز و نپہ ہردم — تجھے لازم نہین بیداد کرنا
لگانا تیغ ابرو میرے دل پر — بڑا احسان اسے جلاد کرنا
وہ سیکھے ہین سکھانے سے عدو کے — ہمین بیفائدہ برباد کرنا
کبھی تو اے فلک وصل بتان سے — دلِ ناشاد کو بھی شاد کرنا
صلاے عام اب کل ہی ہو ساقی — یونہین میخانونکو آباد کرنا
سنجاؤن دیر سے کیے کیجانب — بتو اتنی مری امداد کرنا
بڑہایا ضعف فرقت مین کسیکی — ہمین مشکل ہوا فریاد کرنا

۲۴

وفا سے حشر کو اے بت ہی دشوار
تری اللہ سے فریاد کرنا

۲۰

تارِ رواہ کا جب مین متحمل نکلا — کوی قاتل کیطرف لیکے مجھے دل نکلا

صاف جب گرد کدورت سے مرا دل نکلا
پھر یہ آئینہ تری دید کے قابل نکلا

تشنۂ جام شہادت جو یہ بسمل نکلا
آب شمشیر پلا نیکو وہ قاتل نکلا

تیغ براں لیے جب گھر سے وہ قاتل نکلا
سر ہتھیلی پہ لیے عاشق بیدل نکلا

قتل کے بعد مری خاک بھی کردی برباد
ابتو ارمان ترا اے مرے قاتل نکلا

سمجھا عالم مہ نو آیا شفق سے باہر
جب لہو پیکے مرا خنجر قاتل نکلا

لے گیا کوچۂ سفاک پہ پیرو میں مجھے
میرا دشمن مری پہلو مین مرا دل نکلا

شکر ہے کوچۂ جاناں مین ملی جا سے مزار
بعد مرون ترا ارمان تو ایدل نکلا

ساربان لاکھ ھنکا تا تھا نہین چلتا تھا
نجد کے دشت سے جب ناقۂ محمل نکلا

اسقدر تھی ترے دیدار کی حسرت دل کو
تن سے دم میرا شب ہجر بہ مشکل نکلا

سخت جانی کی مری ہو گئی کیا اوسکو خبر
میان سے خنجر قاتل جو بہ مشکل نکلا

آپ کے گیسو و رخ کی ہوئی الفت جسکو
اک شب و روز مین وہ گور کے قابل نکلا

رخ انور کی تجلی نے کیا اوسکو خجل
آئینہ کب ترے نظارے کے قابل نکلا

رونق بام ہوئے تم جو نکھر کر سر شام
تا سحر پھر نہ فلک پر مہ کامل نکلا

ہمنے صیاد کا گھر جلتے ندیکھا اتبک
بے اثر نالۂ جانسوز عنا دل نکلا

دیکھ کر کنج لحد ہو گئی دنیا اندھیر
ہوش گم کردہ ہر اک رہرو منزل نکلا

غم پروانۂ جانسوز کھلا عالم پر
شمع کی لو سے دھواں جب سر محفل نکلا

رکھدیا سر پہ مرے روز ازل خالق نے
جب کوئی بار محبت کا نہ حامل نکلا

دار پر کھینچدیا شرع کے پابندوں نے
دعوے حضرت منصور جو باطل نکلا

۲۵	وحشت زمیری گلے لپٹی ہی جاتی تھی وفا پانون میخانے سے اسوقت بہ مشکل نکلا	۱۲

آپ صناع ازل جب ترا شیدا ٹھرا
سب حسینوں سے جدا پھر ترا نقشا ٹھرا

جبکہ اللہ ترا والہ و شیدا ٹھہرا / سب نبیون مین ترا مرتبہ اعلا ٹھہرا
نہین معلوم پڑہی کون دعا اوس بت نے / ہاتھ سینے پہ جو رکھتے ہی کلیجا ٹھہرا
کر دیا نوح کا طوفان بپا رو رو کر / میری آنکھون کے مقابل مین نہ دریا ٹھہرا
تو جو نادیدہ بنا حور جنان کا عاشق / واعظا تجکو یہ سودا نہین تو کیا ٹھہرا
یار و احباب نے کاندہا ندیا بعد فنا / یہ گرانبار گنہ سے مرا لاشا ٹھہرا
جلوۂ رشک چمن جب نہ کسی جا دیکھا / پھر تو گلشن بھی نظر مین مری صحرا ٹھہرا
دونون خالی جو نظر آئے ترے جلوے بن / نہ تو کعبہ ہی نظر مین نہ کلیسا ٹھہرا
غیر حالت جو نظر آئی دم نزع مری / پھر نہ دم بھر مری بالین پہ مسیحا ٹھہرا
دیکھتے خوب حسینان جہان کو لیکن / چار دن بھی نہ جوانی کا زمانا ٹھہرا
یار و احباب سے کیونکر نہو نفرت دلکو / جب سفر ملک عدم کا تن تنہا ٹھہرا

۲۶ — اوسنے جب بخشدیا اپنی کریمی سے مجھے / اہل محشر کو وفا ایک تماشا ٹھہرا — ۱۳

بن سنور کر او نہین گھر سے جو نکلتے دیکھا / دل بے صبر کو پہلو مین مچلتے دیکھا
اک روش پہ کبھی گردونکو نہ چلتے دیکھا / ہر گھڑی اسکو نیا رنگ بدلتے دیکھا
مرگئے پہ نہ مٹی سوزش داغ فرقت / قبر عاشق سے دھوان روز نکلتے دیکھا
جسم مین خون ہوا شرم سے پانی پانی / منہدی اوس شوخ کو جب ہاتھ مین ملتے دیکھا
رال واعظ کی ٹپکنے لگی فصل گل مین / دور ساغر کا جو مینوشون مین چلتے دیکھا
کم سنی کا یہ سبب تھا کہ وہ گھبرا کے گری / دم جو بیمار محبت کا نکلتے دیکھا
میری بالین سے اوٹھے روتے ہوئے عیسیٰ / واے قسمت کہ مرا دم نہ نکلتے دیکھا
مرتے دم خوب ہی نظارہ کیا قاتل کا / حوصلہ دل کا دم قتل نکلتے دیکھا
گلشن دہر مین یہ عام ہوا ہے سودا / چاک دامن کئے ہر گل کو نکلتے دیکھا

بے حجابانہ جو لپٹا یا گلے سے اونکو
وصل کی شب او نہین سو رنگ بدلتے دیکھا

حسن کے جوش نے تن کو یہ صفائی بخشی
دوش پر اونکے دوپٹہ نہ سنبھلتے دیکھا

یہ اثر نام علی مین ہے کہ گرتے گرتے
جسنے یہ نام لیا اوسکو سنبھلتے دیکھا

۲۷	اے وفا ہجر کی شب موت جو آئی میری جسم سے روح کو مشکل سے نکلتے دیکھا	۱۴

ظلم صیاد سے گلزار ہے ویران کیسا
نالی کرتا ہے ہر اک مرغ خوش الحان کیسا

نہ نشان دیر مین ہے اور نہ پتہ کعبے مین
ڈھونڈتے ہین تجھے پھر گبر و مسلمان کیسا

بلبلین بولتی ہین باد صبا چلتی ہے
موسم گل مین ہے سرسبز گلستان کیسا

دونون گھر اوسکے ہین کعبہ ہو کہ بتخانہ ہو
پھر بہم لڑتے ہین یہ گبر و مسلمان کیسا

نجد کے دشت مین تو ناقۂ لیلے لایا
ساربان تونے کیا قیس پر احسان کیسا

اپنی رفتار سے پامال کرو تم اسکو
ناز سے چلتا ہے طاؤس گلستان کیسا

ہجر مین اوس بت کافر کے مین چلاتا ہون
دل ہے ناقوس کی صورت مرا نالان کیسا

گھیرے رہتے ہین حسینان زمانہ اوسکو
غول مین رہتا ہے پریونکے سلیمان کیسا

آبلے پھوٹ گئے پاؤن نہین اوٹھتا ہے
اے جنون ہو گیا پر خار بیابان کیسا

باغبان باغ مین کیا آمد فصل گل ہے
چہچہاتا ہے ہر اک مرغ خوش الحان کیسا

آتے ہی موسم گل کے ہوئی وحشت مجکو
لیچلا جوش جنون سوے بیابان کیسا

مجھسا دیوانہ ہوا آکے مقید اسمین
آج آباد ہوا خانۂ زندان کیسا

اک نظر دیکھ لون اوسکو جو وہ آئے دم نزع
ہاے یہ دل مین بھرا ہی مرے ارمان کیسا

غرق دریاے ندامت ہی نگہ نیچی ہے
قتل کرکے مجھے قاتل ہے پشیمان کیسا

تار باقی نہ رہا موسم گل مین کوئی
دست وحشت نے کیا چاک گریبان کیسا

وہ پری سی ہے ترا مہمان مبارک ہو وفا

منصور نے کہا جو انا الحق ہوا نہ ضبط
سب راز فاش ہو گیا پنہان کہان رہا

رندونکو شیخ جی سمجھے برا کہہ رہا ہے تو
واعظ مجھے بتا تو مسلمان کہان رہا

رفتار یار دیکھکے نادم ہوا کمال
کبک دری چمن مین خرامان کہان رہا

اوسنے ضیا سے چہرۂ جانان جو دیکھ لی
تابندہ چرخ پر مہر تابان کہان رہا

اللہ رے زور دست جنونکا بہار مین
سالم ہر ایک تارِ گریبان کہان رہا

فصل بہار مین تھا یہ میرے جنونکا زور
دامن کہان رہا ہے گریبان کہان رہا

نکلی جو روح جسم سے بیگانہ ہو گئی
تھا جو کہ اتحاد تن و جان کہان رہا

سنتے ہی عیب اور ہنر اوسکا دیکھ لے
ایسی صفت کا کوئی سخندان کہان رہا

موسے کو طور پر جو تجلی نظر پڑی
وارفتگی مین ہوش کا سامان کہان رہا

نظارہ روز کرتا تھا روے نگار کا
پوشیدہ میری آنکھ سے قرآن کہان رہا

سمجھے ہین گھر خدا کا یہ بتخانہ وہ حرم
پھر اتفاق گبر و مسلمان کہان رہا

کانٹو مین پہنسکے ہو گیا صد چاک شکل گل
سالم بہار مین مرا دامان کہان رہا

شمع سحر کیطرح سے بے نور ہو گیا
پیری مین داغ عشق نمایان کہان رہا

۹	ہو نکتہ سنجیو نسے تری شاد اسے وفا ایسا جہان مین کوئی سخندان کہان رہا	۳۰

تیری طاعت کا خدایا نہ مجھے ہوش رہا
عمر بھر اک بت کافر سے ہم آغوش رہا

ہجر مین جس بت کافر کے مری جان گئی
مجکو بھولا ہوا وہ وعدہ فراموش رہا

میکدے جاتا تھا کعبے کیطرف جا نکلا
نشۂ مے مین مجھے ہاے نہ کچھ ہوش رہا

دیکھا جب حسن خداداد ترا یوسف نے
ایسے بیہوش ہوے پھر کہ نہ کچھ ہوش رہا

مین وہ بیہوش تھا جب مر گیا ساقی نے کہا
میکدے مین نکوئی رند قدح نوش رہا

صورت غنچہ رہا میرا گریبان صد چاک
موسم گل مین جنونکا نہ مجھے ہوش رہا

شام سے تا بہ سحر چین نہ آیا دم بھر
تیری فرقت مین جو خالی مرا آغوش رہا

دم نکلتا تھا دم نزع بھی رک رک کے مرا
دھیان تیرا جو بت وعدہ فراموش رہا

۳۱ | ۱۷

اوسکی رحمت کا ادا شکر ہو کیا مجھسے وفا
مین خطا وار رہا اور وہ خطا پوش رہا

دل مین خیال یار سدا میہمان رہا
پر نور اس مکین سے ہمارا مکان رہا

لب پر شب فراق مین شور و فغان رہا
نالان ہمارے ہاتھ سے سارا جہان رہا

کب راز عشق دلمین ہمارے نہان رہا
چہرےکے رنگ زرد سے سب پر عیان رہا

گرد اوسکی پا سکا نکوئی شہسوار بھی
کس درجہ تیز توسن عمر رواں رہا

صد شکر داغ عشق سے آباد اب ہوا
برسون او جاڑ خانۂ دل سا مکان رہا

واعظ کی وعظ و پند نہ کچھ کارگر ہوی
جو بادہ کش تھا پیرو پیر مغان رہا

احباب سارے چھوٹے مین سوی عدم چلا
کوسون ہی دور مجھسے مرا کاروان رہا

مرنیکے بعد ایسا فلک نے مٹا دیا
دو روز بھی لحد کا نہ باقی نشان رہا

حصہ سگ حبیب کا ہو اسے ہمنے کہا
باقی جو ایک آدھ مرا استخوان رہا

جب تک جیے پیا نہین ہاتھ سے مئی مدام
ہمکو پسند مشرب پیر مغان رہا

پختہ بنے لحد بھی نہ بعد فنا مری
مجکو نہین پسند جو دو دن نشان رہا

دم بھر گئے تھے رقیب بہت عاشقی کا یار
ثابت قدم نہ کوئی دم امتحان رہا

ملتے جو مجکو حضرت موسےٰ تو پوچھتا
کہیے تو کوہ طور پہ کیسا سمان رہا

اوس بت کے کوچہ مین ملے اب قبر کی جگہ
اللہ سے ہمین طالب باغ جنان رہا

نقش قدم کیطرح مٹا ہو تمین خاکسار
مجسے کشیدہ کسلیے پھر آسمان رہا

ایسا جلایا فرقت جانان نے بعد مرگ
جاے چراغ میری لحد پر دھوان رہا

جب اوٹھ گیا حجاب دوئی دل سے اے وفا

۳۲ | پردہ کسیطرح کا نہ پھر درمیان رہا | ۱۵

ہجر کی تب کیا کہین پہلو سے کیا جاتا رہا
دل ہمارا ناز کا پالا ہوا جاتا رہا

کیا کہین کیا ہاتھ آیا اور کیا جاتا رہا
دل بتون پر آگیا عشق خدا جاتا رہا

اوٹھ گیا دنیا سے کوئی عاشق جانباز کیا
یار تیری دل سے جو شوق حنا جاتا رہا

ہوگئی پھر لہو جب ہو کا ہاتھ پانون ؛ ؛
یار کو نفرت ہوئی شوق حنا جاتا رہا

ایک بت کے ہجر مین صدمے اوٹھائے اسقدر
دل کسیکو پھر مین دو دن یہ حوصلا جاتا رہا

سخت پتھر سے زیادہ دل بتونکا دیکھ کر
نالہ و فریاد کا اب حوصلا جاتا رہا

دید بازی مین حسینو نکی جوانی کی بسر
آئی پیری ہاے وہ بھی مشغلا جاتا رہا

تجھے بیعت کی جو فصل گل مین اے پیر مغان
میرے دل سے حشر کا بھی وسوسا جاتا رہا

دختر رز نے حسن پر اپنی تجھے مائل کیا
تیرا اے زاہد جو زہد و اتقا جاتا رہا

ہر روش پر شور کرتے ہین جو ہر برگ خزان
موسم گل بلبلو گلشن سے کیا جاتا رہا

ہوگئی رخصت جوانی آئی پیری ہاے ہاے
دیکھنے کا مہ جبینونکے مزا جاتا رہا

سو جگر شکنے ہزارون ہم گئے تھے پیش یار
چار آنکھین ہوتے ہی سارا گلا جاتا رہا

کون میرے قتل کی دیگا گواہی حشر مین
دامن قاتل سے دہبہ خون کا جاتا رہا

دیکھ تو لی اونکی صورت آج تجھے دور کر
اپنے قابو سے جو دل جاتا رہا جاتا رہا

۳۳ | جان دیتے تھے جوانی مین حسینو نپر وفا
اب بڑھاپا آگیا وہ ولولہ جاتا رہا | ۱۵

چھپ چھپکے ہر بہانے سے گھر اونکے جاؤنگا
دیکھین نہ دیکھین وہ مین انہین دیکھ آؤنگا

فریاد و آہ ہجر مین گر لب پہ لاؤن گا
افلاک کو دہوین کیطرح سے اوڑاؤنگا

سو سو طرحکے ظلم بتونکے اوٹھاؤن گا
مین تنگ دل سے اوٹھ کے نہ کعبے کو جاؤنگا

مین اونکا حسن اونکو کسی دن دکھاؤنگا
آئینہ رکھکے سامنے زلفین بناؤنگا

ساقی ترے بغیر جو میخانے جاؤن گا
ٹھوکر لگاکے جام و سبو کو لنڈہاؤن گا

صدمے اوٹھاکی فرقت جانانکے ابکی بار
زندہ رہا تو دل نہ کسی سے لگاؤن گا

تشانہ ہلاکے قبر مین کہنے لگا وہ شوخ
لو جاگو ورنہ مین کبھی پھر جگاؤن گا

کھیلین وہ رنگ غیر سے نوروزمین جورا
آنکھون سے اپنی خون کا دریا بہاؤن گا

وصلت کی شب مین ذکر جاتیکا کیجیے
مین کسطرح فراق کے صدمے اوٹھاؤنگا

آنکھون سے ہمسری نکری ابرتر ذرا
جی چھوٹ جائینگے جو مین طوفان اوٹھاؤنگا

جب تک جیا جہانمین تہو نپر فدا رہا
اللہ کو مین حشر مین کیا منھہ دکہاؤنگا

جب چاہونگا مین دیکھونگا صورت حضور کے
شفاف مثل آئنہ دلکو بناؤنگا

راہین وہ مجھکو کوچۂ الفت کے یاد ہین
آئین خضر تو انکو بھی رستہ بتاؤنگا

پروانے جلکے دیتا ہے محفل مین یہ صدا
اپنے طرح سے شمع کو بھی مین جلاؤن گا

۱۶	امت مین ہون حبیب خدا کی مین ای وفا مرنیکے بعد خلد مین کیونکر نجاؤن گا	۳۴

مرے محبوب کو جب دہیان آرائش کا آئیگا
سکندر فخر سے آئینہ خود لیکر دکہائے گا

کسی بت سے دل اپنا اے وفا گر تو لگائیگا
خدا کو روز محشر کسطرح پھر منھہ دکہائیگا

ہمارا نالۂ جانسوز جیدم لب تک آئیگا
جلا کر آسمان کو خاک کا تودہ بنائیگا

پس مردن اگر دل جذبۂ الفت کو دکہائیگا
مرے مرقد پر آکر وہ ستمگر خاک اوڑائیگا

مجھے مرنیکا اپنے غم نہین ہے غم ہی تو یہ ہی
کہ ظالم روز کے تیرے ستم پھر کون اوٹھائیگا

شب وصل صنم مین ذبح کر ڈالونگا مین تجکو
اگر پچھلے سے ای مرغ سحر تو غل مچائیگا

مسیحا جان دینگے رشک سے چرخ چہارم پر
سنا کر تم باذنی تو اگر مجکو جلائیگا

عبث مغرور ہی تو اپنے مال و زر پہ ای منعم
نہ کچھ دنیا سے بعد مرگ تیرے ساتھہ جائیگا

تصدق نقد جان اوسپر کرونگا یہ خوشی ہوگی
خبر وصل صنم کے نامہ بر جیدم سنائیگا

نہ رہیگا تجکو اوسکا جلوہ پہر ہر اک شی مین
دوئی کا اپنے دلسے جبکہ تو پردہ اوٹھائیگا

درختینگے بہ وحش اوسکے اپنے سوز کو دہ بہولے گا
مری صحرا وحشت خیز مین مجنون جو آئیگا

شہادت کی خوشی مین ہم کرینگے نذر سر اپنا
جو تو خنجر بکف مقتل مین اے سفاک آئیگا

تجلی طور کی بہو لیگی تمکو حضرت موسے
نقاب رخ اوٹھا کر بام پر وہ بت جو آئیگا

عزیز و اقربا احباب سب ساتھی ہین جیتے کے
پس مردن لحد مین ساتھ کوئی بھی نہ جائیگا

کہو ... ملنے کے مشتاق ہم بھی صورت موسے
بھلا دیکھین کب تک نہ وہ جلوہ دکھائیگا

۳۵	وفا تم جس بت کافر پہ اپنی جان دیتے ہو پس مردن لحد پہ فاتحہ پڑھنے نہ آئے گا	۱۳

بیخودی نے مجھے صد حیف سنبہلنے نہ دیا
حوصلہ دل کا شب وصل نکلنے نہ دیا

بعد مردن کوئی ارمان نکلنے نہ دیا
ہو نزاکت کا برا ساتھ بھی چلنے نہ دیا

اونکی آنکھون کا رہا عشق کبھی رنج کا کچھ
آسمان نے مجھے گردش سے نکلنے نہ دیا

روح تن سے مرے نکلی تو رہی آنکھون مین
حسرت دید نے دم بھی تو نکلنے نہ دیا

وہ شب وصل جو سوئے تو بدلکر کروٹ
دل کا دل مین رہا ارمان نکلنے نہ دیا

ہجر کی شب مین زیادہ رہے گو بیتابی
شدت درد نے پہلو بھی بدلنے نہ دیا

لیچلا باغ سے کیون جلد قفس مین صیاد
دل بلبل کو ذرا تو نے بہلنے نہ دیا

موسم گل مین مجھے پڑ گیا جب مے کا مزہ
دختر رز کو ذرا پاس سے ٹلنے نہ دیا

چھوٹنے کی مرے خوش ہوا ایسا صیاد
پھر قفس سے مجھے اک آن نکلنے نہ دیا

زاہد قصد تھا کعبے کا مگر کیا کرتا
دیر سے اک بت کافر نے نکلنے نہ دیا

شب کو کہتے ہیں ... کیا تھا جو یہین
منہ سے نالہ شب غم سینے سے نکلنے نہ دیا

محتسب نے اسے مجرم کسطرح قید کیا
مے پری تھی جسے شیشے سے نکلنے نہ دیا

	عاشقون پہ مرے سفاک نے مقتل مین وفا	

۳۶	تیغ پر تیغ لگائی کہ سنبھلنے نہ پایا	۱۰

آئنہ دیکھکے کہتا ہے یہ دلبر میرا — ماہ کنعان بھی نہین حسن مین ہمسر میرا
دل قاتل سے پس قتل بھی نکلا نہ غبار — لاشہ تشہیر کیا کرکے جدا سر میرا
یار پھر جاتا ہی آکر مرے دروازے سے — مجھسے برگشتہ ہے کسقدر مقدر میرا
راہ گم کردہ وہ خود پھرتا ہی اک مدت سے — کوئی الفت مین خضر کیسے ہو رہبر میرا
نہین معلوم کہ قاصد پہ مرے کیا گذری — آج قابو مین نہین ہے دل مضطر میرا
میکدے پہ مرا قبضہ ہی مین وہ میکش ہون — شیشہ میرا ہے سبو میرا ہے ساغر میرا
کیون لگا رہنے دیا اے مرے قاتل تسمہ — ایک ہی وار مین کرنا تھا جدا سر میرا
آیئے آیئے دکھلایئے صورت اپنی — دم شب ہجر مین آیا ہے لبون پر میرا
قتل ہوتے ہوگئے جی بھرکے اونہین دیکھ لیا — حوصلہ آج تو نکلا تہ خنجر میرا

۳۷	اے وفا تھی جو تمنا مجھے پابوسی کی پائے قاتل پہ گرا ہوکے جدا سر میرا	۱۷

دیکھا قاتل نے جو مقتل مین تڑپنا میرا — دل پکارا کہ ذرا دیکھ تماشا میرا
تا دم نزع اوٹھایا کیا مین جسکے ناز — دو قدم لیکے چلا وہ نہ جنازا میرا
وصل کی شب ہی نہ ترساؤ گلے سے لپٹو — آج قابو مین نہین ہے دل شیدا میرا
کیون نہ اولجھن ہو رہائی نہین ممکن تا حشر — دام کاکل مین پھنسا ہے دل شیدا میرا
آج پھر لیکے چلا کوچۂ قاتل مین مجھے — ہوگیا جان کا دشمن دل شیدا میرا
کعبے جاتا ہون کبھی اور کبھی بتخانے مین — دین و دنیا مین نہین ہائے ٹھکانا میرا
لاکھ احباب نے چاہا نہ اوٹھا وانسے قدم — لے چلے کوچۂ جانا نسے جو لاشا میرا
اوپچھے ہاتھونسے لگائیگا جو خنجر قاتل — مرغ بسمل کیطرح تڑپیگا لاشا میرا
فاتحہ پڑھنے جو غیرونکو وہ لیکر آئے — دیر تک قبر مین تڑپا کیا لاشا میرا

خاک کر دونگا تجھے آہ شرربار سے مین
دیکھ اچھا نہین اے چرخ ستانا میرا

غیر حالت مری کیا اوسکو نظر آئی ہے
کف افسوس جو ملتا ہے مسیحا میرا

رکھکے سینے پہ مرے ہاتھ پڑھو تم جو دعا
ہاتھ بھر کا ابھی ہو جائے کلیجا میرا

رشک اغیار و تپ ہجر کے صدمے جھیلے
سخت پتھر سے زیادہ ہے کلیجا میرا

روح کو اے ملک الموت ابھی قبض نکر
دیکھنے آیا ہے وہ رشک مسیحا میرا

شمع جلوائی رقیبونے مری تربت پر
تھا جو منظور پس مرگ جلانا میرا

بعد مرنیکے ہوئی ہے مجھے معراج نصیب
لیے جاتے ہین وہ کاندہے پہ جنازا میرا

۳۸ عاشقانہ مرے مضمون وفا ہوتے ہین
شاعری مین ہو کسطرح سے شہرا میرا ۱۴

وہ اثر باقی نہین نالونمین ایدل کیا ہوا
کھینچ لائے یار کو وہ جذب کامل کیا ہوا

کوے الفت مین قدم رکھا تو حاصل کیا ہوا
میرا کہنا جو نہ مانا حضرت دل کیا ہوا

آئنے کو دیکھ کر محو تماشا ہوگئے
کیا نظر آیا تمہین اپنا مقابل کیا ہوا

ہمدم اغیار کے گھر میہمان ہے آج یار
کیون تڑپ ہی دلکو شکل مرغ بسمل کیا ہوا

اے فلک مرنے پہ بھی بیداد تونے مجھپہ کی
میری تربت کو مٹا کر تجھکو حاصل کیا ہوا

جان دی کیا جل کے پروانونکی صورت ہجر مین
شمع رویونپر فدا ہونے سے حاصل کیا ہوا

زخم آے ہوتے ہین ہر روز ٹانکے ٹوٹ کر
اس تری بخیہ سے اے جراح حاصل کیا ہوا

لوٹ لی فوج خزان نے کیا بہار بوستان
نعرہ زن مین چار جانب جو عنادل کیا ہوا

بے نقاب آیا ہی میرا شعلہ رو کیا بزم مین
چھپ گئی فانوس مین کیون شمع محفل کیا ہوا

ہاتھ رکھکر سینہ پر کیا پوچھ رہے ہین وہ دغا
مضطرب اسدم جو پہلو مین تمہین دل کیا ہوا

چھپ رہی فانوس کے پردہ مین جا کر شمع بزم
اونکے آتے ہی کہون مین رنگ محفل کیا ہوا

گذری احباب وطن پہ کیا الٰہی خیر ہو
بیٹھے بٹھلائے جو بھر آیا مرا دل کیا ہوا

جسم خاکی مین یہ مدت تک رہی سے مہمان
روح گر تن سے نکلی ہی یہ مشکل کیا ہوا

٣٨	اے وفا چین گزر کہا ہے کسکی ہجر نے آج قابو مین نہین جو آپکا دل کیا ہوا	17

جو دل گرد کدورت سے مصفا ہو نہین سکتا
تو اوس پردہ نشین کا اسمین جلوا ہو نہین سکتا

مریض ہجر کا ذرا ادا ہو نہین سکتا
مریجان پہر مسیحائی کا دعوا ہو نہین سکتا

شہید ناز تربت مین پڑے آرام کرتے ہین
قیامت تک کفن بہی اونکا میلا ہو نہین سکتا

سسکتا ہی پڑا دم لب پہ ہی بیمار الفت کا
مسیحا بہی اگر آئین تو اچھا ہو نہین سکتا

مسیحا نے کہا دیکہا جو مجہ بیمار الفت کو
کہ اس بیمار کا مجہسے مداوا ہو نہین سکتا

مسلمانون کا بیت ایمان تو وہ کفار کا معبد
برابر کعبے کے ہرگز کلیسا ہو نہین سکتا

چمن پہ چاندنی چٹکی ہوی ہو دور ساغر ہو
یہ سامان وصل کی شب مین میسر ہو نہین سکتا

فلک بیکار کم مین ہی بنی آدم کا دشمن ہی
کسیکی یہ جو بر لائے تمنا ہو نہین سکتا

ہزارون زندے مرتے ہین تیغ لاکہون مرے جیتے ہین
تری رفتار سے کب حشر برپا ہو نہین سکتا

وہ گلگون پیرہن جب تک نہین ہوتا ہی پہلو مین
تو مینوشو نہین دور جام صہبا ہو نہین سکتا

مبارک کعبۃ اللہ کی زیارت مجکو ای زاہد
مرا کوچۂ دلبر سے اوٹہنا ہو نہین سکتا

لحد مین تیری وحدت کا جو ہو جاونگا مین قائل
فرشتو سے ذرا بہی پہر تو جہگڑا ہو نہین سکتا

ہر اک کی آنکہ سے پنہان رہو تم بات پردہ نشین
جب آئیگی قیامت پہر تو ایسا ہو نہین سکتا

بہار آئی ہی زور و شور تیر سے کہتی ہی اے واعظ
کرون مین ترک مینوشی کو ایسا ہو نہین سکتا

شب غم رو کے طوفان نوح کا کرتی ہین برپا
مری آنکہونکا ہمسر کوئی دریا ہو نہین سکتا

کیا ہی قتل گر مجکو تو دیکہو رقص بسمل کا
مرے سفاک پہر ایسا تماشا ہو نہین سکتا

٣٩	صبا کی روح کہتی ہی وفا سے مرحبا کہکر مقابل شاعری مین کوئی تیرا ہو نہین سکتا	١٥

جو اک لحظہ یہ کوہ صبر میرے دل سے ٹل جاتا
تو پھر نالہ شب غم میں مرے منہ سے نکل جاتا

تمہارا خنجر براں اگر گردن پہ چل جاتا
تو مقتل میں ہمارا حوصلہ دل کا نکل جاتا

جو نشہ کے اترتے ہی پلا دیتا کوئی ساغر
تو اے پیر مغاں پھر لڑکھڑا کر میں سنبھل جاتا

جو سنتا قتل گہ میں آتا ہے خنجر بکف قاتل
مجھے شوق شہادت اسقدر تھا سر کے بل جاتا

غضب فرقت میں گر میں نالۂ آتش فشاں کرتا
زمیں ہی نام کسکا خیمۂ گردوں بھی جل جاتا

پس مردن مری تربت پہ وحشت برستی ہے
جو پھر فاتحہ آتا کف افسوس مل جاتا

اثر نالوں کا میرے سنگدل تجھپر نہیں ہوتا
اگر پتھر بھی ہوتا موم کیصورت پگھل جاتا

گرانی اسقدر ہے بار عصیاں کی پس مردن
جنازہ میرا جو کوئی اٹھا لیتا کچل جاتا

جو میرا ساتھ ہو جاتا کبھی صحرا نوردی میں
تو میں مجنوں کے آگے سیکڑوں منزل نکل جاتا

اگر چلتا مرا بس کاتب قدرت سے یہ کہتا
کسی صورت مری تقدیر کا لکھا بدل جاتا

وہ بلبل تھا کہ جب سنتا بہار آئی ہے گلشن میں
قفس کو توڑ کر صیاد میں فوراً نکل جاتا

ترے عشاق میں رتبہ مجھے معراج کا ملتا
مرا دم تیرے زانو پہ اگر اے جان نکل جاتا

شب وصل صنم میں یہ خدا سے تھی دعا میری
سحر ہونے نہ پاتی اور میرا دم نکل جاتا

دم آخر یہی حسرت تھی تمہاری دید کی اے جان
جو تم دم بھر ادھر آتے تو میرا دم نکل جاتا

جو میرا دسترس ہوتا تمہاری زلف پیچاں تک
تو کنگھی اس طرح کرتا کہ سارا خم نکل جاتا

۱۴	کسی صورت نہ شک رہتا وفا کو اپنی بخشش میں جو اے بت نام تیرا مرتے دم منھ سے نکل جاتا	۱۵

فصل بہار آئیگی پروردگار کب
وہ ترک کھیلے گا لب طمی کا شکار کب

سودے میں زلف در خنکی ہی الجھا قرار کب
جاتا نہیں حلب سے میں سوی تتار کب

رہنے کو میں نے پایا بھلا کوئی یار کب
خلد بریں پہ میرا ہوا اختیار کب

کیا حال کہیے اپنے دل بیقرار کا
سیماب وار اسکو رہا ہے قرار کب

بجلی کیطرح کیسا تڑپتا ہے ہجر مین
بے یار آتا ہی مرے دلکو قرار کب

جاتا ہی دوڑ دوڑ کے کوچہ مین یار کے
کہنے مین سب ہے ہمارا دل بیقرار کب

جاری ہماری آنکھ سے دریا کہان ہوا
فرقت مین یار کی ہوے ہم اشکبار کب

بہاتی نہین مجھے تری وعدہ خلافیان
سچ کہہ تو آئیگا مرے گھر اے نگار کب

اوس برق وش کی یاد ہی مرنیکے بعد بھی
آتا ہی چین مجکو میان مزار کب

بعد فنا بھی اونکو ہے عشاق سے گریز
آئینگے وہ پھر فاتحہ سوے مزار کب

سلطان بحر و بر بھی اگر آئے روبرو
تعظیم کو اوٹھے گا ترا خاکسار کب

پیری ہوئی شباب کا سب ولولہ مٹا
غافل کریگا طاعت پروردگار کب

بیکار ہین یہ کاتب اعمال دوش پر
انسے گنہ کا ہوگا ہمارے شمار کب

بیتاب ہوکے دوڑے چلے آئے تیرے گھر
ہین کیا تھا تا اپنے اختیار کب

۴۲	اس چرخ کجمدار کے ہاتھونسے اے وفا ہمکو نصیب ہوگا وصال نگار کب	۱۹

باغ کو صیاد سے خالی جو پائے عندلیب
کیون نہ پھر ہر شاخ گل پہ چہچہائے عندلیب

مہربان اپنے پر اوس گل کو جو پائے عندلیب
چہچہا کر داستان اپنی سنائے عندلیب

آج کوئی بھی نہین صیاد و گلچین باغ مین
داستان اپنی گل تر کو سنائے عندلیب

اپنا دامن چاک گل کرے گلزار مین
گر زبان پر داستان ہجر لائے عندلیب

روز گلچین آکے فصل گل مین چن لیتا ہی پھول
سر پہ نالونسے نہ کیون گلشن اوٹھائے عندلیب

خار ہم پہلوے گل تھا اوس سے وہ آگاہ تھی
دل لگا نیکی سزا پھر کیون نہ پائے عندلیب

باغ مین صیاد ظالم نے بچھا رکھا ہی دام
اے صبا کہدے اِدھر ہرگز نہ آئے عندلیب

اوس گل تر کی جدائی مین ہے بیحد بیقرار
سیکڑون نالے زبان پر کیون نہ لائے عندلیب

موسم گل آتے ہی باہم یہ الفت ہوگئی
بلبلین گل پر فدا گل بتلائے عندلیب

فصل گل آئی کھلے ہین پھول ہر اک شاخ مین
آج گلشن مین ترانہ سنج آکے عندلیب

تا نہ یان کیونکر نہ لائے نالہ ہاے دردناک
جب خزان مین باغ کو ویران پائے عندلیب

جب خزان مین اوس گل تر کو نہ دیکھے جلوہ گر
چرخ ناوکسے نہ پھر کیونکر بلائے عندلیب

موسم گل آگیا جو بن ہوا گلزار پہ
شاخ گلپر آشیان اپنا بنائے عندلیب

اوس گل تمسے رہین گے خار ہم پہلو سدا
آتش غمسے کلیجا کیون جلائے عندلیب

لوٹنے فوج خزان آئی ہر اب گلزار مین
آج بستر اپنا گلشن سے اوٹھائے عندلیب

جب بہار آئی تو اوسکی نغمہ سنجی دیکھکر
ہو گیا گلشن مین ہر اک گل فدائے عندلیب

شاخ گلپر بوستان مین ہو رہی ہے نغمہ سنج
یاوری پر آج ہی بخت رسائے عندلیب

پھرتے ہین صیاد گلچین چار جانب باغ مین
داستان ہجر کیا گل کو سنائے عندلیب

۴۳ | وصل کے مضمون کیا کرتا ہون موزون اے وفا
چہچہے کرتا ہون صحبت مین بجائے عندلیب | ۱۴

زرد ہوگیا آثار محبت
چہرسے عیان ہین مرے آثار محبت

عشاق کے رونے پہ کبھی آپ نہ ہنستے
دل آپ کا ہوتا جو گرفتار محبت

سمجھاتا نہ اسطرح سے ہنس ہنسکے کبھی تو
ناصح تو اگر ہوتا گرفتار محبت

صحت کا کبھی ہیان بھی آتا نہین مجکو
جس روز سے دل ہے مرا بیمار محبت

اے نرگس شہلا تری آنکھین جو کھلی ہین
کیا میری طرح تو بھی ہے بیمار محبت

عیسے بھی اگر چرخ چہارم سے اوتر آئین
ممکن نہین اچھا ہو جو بیمار محبت

کہتے ہین مرے دوست مری دیکھکے صورت
دشمن کو بھی یارب نہو آزار محبت

کا نٹا سا ہوا سوکھکے اپنا تن لاغر
سچ ہے کہ برا ہوتا ہے آزار محبت

یوسف سے زیادہ ہو ترے حسن کا شہرہ
تا حشر رہے گرمی بازار محبت

منصور کو سولی جو ملی تو یہ کھلا حال
بس دار کے قابل ہین گنہگار محبت

قاتل تو ہر دست چھری پھیر دے ہنر
سر اپنا جھکائے ہین گنہگار محبت

دل کو مرے جب سے تری نوک لگی ہی الفت
کچھ دل مین کھٹکتا ہی مرے خار محبت

آتی ہے نظر جب کبھی اچھی کوئی صورت
سر بیچ کے ہوتا ہون خریدار محبت

۴۴

رکھنا ہے وفا تمکو ملاقات اگر اوسے
کرنا نہ کبھی بھولکر اظہار محبت

۱۸

یہ کیون ہے پیر مغانکا عتاب کیا باعث
بہار مین نہین چلتی شراب کیا باعث

تمہین ہے وصل کی شب مین حجاب کیا باعث
اوٹھاتے کیون نہین رخ سے نقاب کیا باعث

لرزدن ہی دلکو مرے اضطراب کیا باعث
نہین ہے سانس بھی لینے کی تاب کیا باعث

خدا کے واسطے میرے گلے لپٹ جاؤ
شب وصال مین اتنا حجاب کیا باعث

سکوت کس لیے منعم سوال سائل پر
زبان سے کیون نہین دیتا جواب کیا باعث

شب وصال مین لیتے ہین بوسے بے گنتی
تم آج کرتے ہو انجان حساب کیا باعث

گناہگار تو نازان ہین اوسکی رحمت پر
پھر اونکا حشر کیدن ہو حساب کیا باعث

مئے طہور کی تو مدح کرتا ہے واعظ
حرام پھر ہوئی کیونکر شراب کیا باعث

حلال جب مئے اطہر خدا نے کی واعظ
پیین نہ کسلیے میکش شراب کیا باعث

رقیب ہوگئے سیراب دست ساقی سے
نہ ایک بوند مجھے دی شراب کیا باعث

نگاہ شوق سے دیکھا تھا بزم مین تمکو
دکھائی کیون مجھے چشم عتاب کیا باعث

لیا جو بوسہ تو برہم ہو صورت گیسو
ذرا سی بات پہ یہ پیچ و تاب کیا باعث

ہمیشہ پھرتا ہے زاہد تو گرد میخانہ
شراب پینے سے پھر اجتناب کیا باعث

سفید بال ہوئے اور ہوئی خمیدہ پشت
ذرا بھی ٹھہرا نہ اپنا شباب کیا باعث

ہر ایک چیز کی ہوتی ہی قدر بعد زوال
نہ یاد شب مین آئے شباب کیا باعث

یہ کسکو ڈھونڈتے پھرتے ہین کافر دیندار
ہین دونون دیر و حرم مین خراب کیا باعث

رجوع قلب سے پیش خدا جھکائے جو سر — نہو دعائے بشر مستجاب کیا باعث

٤٥	زبانسے نزع مین جونام لے خدا کا وفا فنا کے بعد ہوا وسپر عذاب کیا باعث	١١

فرقت مین حال دل مرا نوحہ گر ہی آج — مضطر ہی روح شدت دردِ جگر ہی آج

حلقوم مین بعد یار کے کل تک تھا جان بلب — مشہور دلکی اور طرحسے خبر ہے آج

موئے سفید لائے ہین پیغام موت کا — اپنی حیات صورت شمع سحر ہے آج

پہلوسے اوٹھکے جائیگا وقت سحر وہ ماہ — دنیاسے کوئی دم مین ہمارا سفر ہی آج

بیمار ہی ہے رات ہجر کی اے غیرت مسیح — کب مجھ مریض غم کو اُمید سحر ہے آج

فرمائے حشر پرسش اعمال ہے ضرور — فکر مآل چاہیے کیون بے خبر ہے آج

کیونکہ شب فراق بسر ہوگی دیکھیے — پہلو مین بیطرح مرے درد جگر ہی آج

یہ ہے سوا خدا کے کوئی جانتا نہین — کل ہوگا کیا کسیکو بھلا یہ خبر ہے آج

فرح خزان نے باغ کو تاراج کر دیا — بلبل چمن مین دیکھیے کیا نوحہ گر ہی آج

رونق فزا ہین آپ مرے گھر مین اے صنم — سجدے کرون تبا ہی کعبہ کدہر ہے آج

٤٦	اہل دل کے سامنے مین کیون جھکون وفا مفلس ہون پہ دماغ مرا عرش پر ہے آج	١٣

اے نگاہ یار بتلادے مرا دل کسطرح — ہجر مین تھا مضطرب بیتاب و بسمل کسطرح

روح نے بھی جسم کو گھبرا کے چھوڑا خلق مین — ساتھ میرا کوئی دیتا وقت مشکل کسطرح

سر جھکایا کس خوشی سے ہینے زیر تیغ ناز — ہوگیا انجام مجھسے کار مشکل کسطرح

قتل گہ مین کر دیا چورنگ مجھ عاشق کا تن — بانکپن اپنا نہ کھلاتا وہ قاتل کسطرح

مجکو بے دیکھے تمہارے چین آتا ہی نہین — دل نہ تڑپے میرا شکل مرغ بسمل کسطرح

محو حیرت تھا ترا روے منور دیکھ کر — آئینہ ہوتا ترے رخکے مقابل کسطرح

صاف دل ہوتا تو ہر ذرّے مین آتا نظر
دیکھتا چشم حقیقت بین سے غافل کسطرح

سختیان فرقت کی جھیلے تھا مرا دل ابجنون
مجکو پہناتا کوئی طوق و سلاسل کسطرح

نغمہ سنجی شاخ گلپر کرتی ہین گلزار مین
شادمان ہین موسم گل ہین عنادل کسطرح

شب کو وہ ہمراہ غیر و نکو مرے گہر آئے تھے
عرض کرتا اونسے پہر مین مطلب دل کسطرح

تھا ابہی مین کیا ہجوم یاس واندوہ والم
رہگیا ماتم کدہ بنکر مرا دل کس طرح

ساتھ والے چل بسے مین سبکے پیچھے رہگیا
پہونچونگا منزل پہ مین گم کردہ منزل کسطرح

۴۷	وصل کی شب مختصر اور قصۂ فرقت طویل اسئے وفا پہر مین نکالون حسرت دل کسطرح	۱۱

آئی بہار دہوم ہے سارا چمن ہے سرخ
رندان بادہ نوش کی یہ انجمن ہے سرخ

پوشاک جب سی پہنی مرا گلبدن ہی سرخ
رنگ شفق سے گنبد چرخ کہن ہی سرخ

شیشونمین چھلکے بیٹھی ہی کہتے ہین بچے
رندونکے لگا دعروس چمن ہے سرخ

فصل بہار مین تھا یہ رندونکو شوق مے
اتنی شراب پی کہ ہوا سب بدن ہی سرخ

مجکو شہید کرکے گیا قتل گاہ مین
خنجر لیے جو ہاتہ مین وہ تیغ زن ہی سرخ

فصل بہار مین وہ پلائی شراب ہے
پیر مغان کے فیض سے ہر انجمن ہے سرخ

اگر شراب پیتے ہین رندان بادہ نوش
پیر مغان تمام تری انجمن ہے سرخ

ہم پہلوے رقیب جو بیٹھے وہ بزم مین
غصے سے ہوگیا مرا سب تن بدن ہی سرخ

چورنگ مجھ شہید کو قاتل نے جب کیا
اتنا لہو رواں ہوا سارا کفن ہے سرخ

گلگون شراب پیتے ہین رندان بادہ کش
ساقی بہار گل مین تری انجمن ہے سرخ

۴۸	غربت سی پہر کے آیا جو مین اپنے گہر وفا بشاش ہوگئے رخ اہل وطن سے سرخ	۱۳

کرونگا قبر مین جسدم مین ناتوان فریاد
سنے گا کون تمہارے سوا وہان فریاد

ہوا عدو نہیں سنتا یہ آسمان فریاد
یہی ہے سوچ کروں جا کے اب کہاں فریاد

کریں لوزے نہ کسطرح استخوان فریاد
یہ عشق وہ ہے کہ کرتے ہیں بے زبان فریاد

تیوں کے ہجر کی اللہ سے قیامت میں
کرینگے صورت ناقوس استخوان فریاد

درِ صنم پہ پہنچکر جو دل مرا اوٹھا
تو مجکو کرنے نہیں دیتا پاسبان فریاد

جو اشک آنکھ میں پھر آئے پی گیا اونکو
کبھی نہ لایا میں بہوسے سے تا زبان فریاد

بتاں وہ پہرکو دل میں اگر جگہ ہوتی
نہ جاتی پھر تو کسطرح رایگان فریاد

یہ ہے خیال کہ رسوائی اونکی ہو نہ کہیں
میں لاؤں ہجر میں کسطرح تا زبان فریاد

ملال اوٹھائیں دل حاملان عرش بریں
کروں زمین پہ جو میں زیر آسمان فریاد

کنشت و دیر و کلیسا و کعبہ و مسجد
تری تلاش میں کی ہے کہاں کہاں فریاد

خزاں نے لوٹ کے گلزار کر دیا صحرا
ہر اک روش پہ جو کرتے ہیں باغبان فریاد

بچیگی جان مری کسطرح محبت میں
عدو ہوئے ہیں مری ہفت آسمان فریاد

۴۹	غم فراق میں جینے سے تنگ ہوں میں وفا رہے لبوں پہ کسطرح سے فغان فریاد	۱۳

میرے بازو پہ جو اوسکو نظر آیا تعویذ
کہا میرے ہی لیے تونے یہ باندھا تعویذ

ہو کے مضطر وہ گلے سے مرے لپٹیں آکر
کسی عامل سے نہیں ملتا ہے ایسا تعویذ

ہوگئی اونکو رقیبوں سے عداوت دم میں
دیا عامل نے مجھے خوب ہی اچھا تعویذ

کہتے ہیں وہ کہ محبت تجھی ہو دلیں مری
تو عبث کرتا ہے میرے لیے گنڈا تعویذ

ہو گیا ابر سیہ میں مجھے شک بجلی کا
زلف پر پیچ میں جب راتکو چمکا تعویذ

مضطرب ہو کے لپٹ جاتے وہ آکر مجھسے
پہ اثر ہاتھ جو آتا مرے حب کا تعویذ

شومی بخت نے دکھلایا عداوت کا اثر
پہنے لکھا جو تری واسطے حب کا تعویذ

دل جو پھر آیا تو وہ خوب ہی روئے سر قبر
جب نظر آیا اونہیں میری لحد کا تعویذ

وہ یم حسن ہو شاید کہ سحر میرا
اٹھی زلف ہو قابو مین مرے ای عامل
وصل کی رات بڑی چین سے کاٹی مین نے
سامری کا تری آنکھو نمین بھرا ہی جادو

روز لکھتا ہون مین جا کر لب دریا تعویذ
ایسا تیلا کوئی منتر کوئی لٹکا تعویذ
وہ پریزاد ہا میرے گلے کا تعویذ
تجھپہ چلتا ہی نہین کوئی بھی گنڈا تعویذ

٥١	جذبۂ دل سے پریزادون کو لایا آخر جب وفا سے نہ پایا کوئی حب کا تعویذ	٧

ہمرا ارادہ ادہر تیر نگاہ یار لنے پر
ارادہ تھا کہ بوسی ہوین تیری تیغ ابرو کی
تمہارے ہجر مین ایجان جان دم لب پر آیا ہی
یہ زخم تیغ الفت ہی نہ اچھا ہو گا محشر تک
حلال اوسکو شب وصلت مین کرتا گر پھری ملتی
ہماری طرح جلتی ہے سحر تک ہجر کی شب مین
نظر آتی ہی وات مجکو خدا کی شان اے زاہد
تری ترچھی نظر سے طائر دل ہو گیا بسمل
قفس مین آہ و زاری تو عبث کرتی ہی ای بلبل
حسینان جہانکی دعوتین کرتے زمانے مین
اگر ہوتی ترے دلمین خدا کے عشق کی لذت
نہونے پائے کچھ شکوی شکایت وصلکی شب مین
ہمارا دل ہی رہبر ہے طریق کوی الفت مین
حباب آسا ہی تیری زندگی اس بحر عالم مین
جہان سب غرق ہو گر دو دن نظر آئی حباب آسا

کمر باندہ ہون دل بیتاب کے تو وہ بتانے پر
فنا دم ہو گیا قاتل تری تیوری چڑہانے پر
ترس تمکو نہین آتا ہماری جان جانے پر
نہ آمادہ ہوا ای جراح تو ٹانکے لگانے پر
یہ غصہ تھا مجھے مرغ سحر کے غل مچانے پر
نہ کیونکر آئے رونا شمع کے آنسو بہانے پر
جبین پر کیون نہ رگڑو نمین تیرے آستانے پر
مری صیاد تیرا تیر کیا پہونچا نشانے پر
نہ چھوڑیگا تجھے صیاد ہرگز غل مچانے پر
ہمارا دسترس ہوتا جو تار و نکے غزانے پہ
نکرتا طعن ای زاہد تو مسے دل لگانے پہ
موذن نے کمر پچھلے سی باندہی غل مچانے پہ
چلین گے راہ کب ہم خضر کی رستہ بتانے پہ
بھروسا کر نہ ای غافل جہان کے کارخانے پر
جو ہم فرقت مین آئین اشک کا دریا بہانے پر

لگایا ہاتھ کیون اوچہار ہی ہم نے جادر قاتل وہان زخم ہنستے ہین ترے خنجر لگانے پر

۵۲	وفا اشعار میرے سنکے حاسد کیون نہ جل جائین مقلد ہین ہون آتش کا یہ روشن ہے زمانے پر	۱۱

رہتا نہین زمانہ کبھی ایک حال پر بیجا غرور ہے تمہین حسن وجمال پر
کیون خفتگان خاک کی تن مین نہ جان آئی یہ سب فدا ہین آپ کی مستانہ چال پر
آئی بہار کھل گئین کلیان چمن مین سب بلبل ترانہ سنج ہے ہر اک نہال پر
جنت عطا کی میرے گنہ سب کیے معاف آیا خدا کو رحم مرے انفعال پر
لاکھون گنہ کیے ہین جو ہین فی جہانین آنسو بہایا کرتا ہون اپنے مآل پر
نظر دمین دوسریکا سماتا نہین بحسن آیا ہوا ہے دل ہمارا اوس خوش جمال پر
دہو جاے میرا نامۂ اعمال سربسر روؤن جو سوچکر کبھی اپنے مآل پر
زلف سیاہ یار کا جب سے ہوا ہے عشق نازل بلا ہوئی ہے مرے بال بال پر
زاہد ہمیشہ اوسکے غضب سے ڈرا کرین رندونکو ناز ہے کرم ذو الجلال پر
شرمندہ ہو جو دیکھلے رفتار یار کو نازان بہت سے کبک دری اپنی چال پر

۵۳	ہر شعر مین وفا کے بھرا ہے محاورہ اپنا تو دم نکلتا ہے اس بول چال پر	۱۲

کیون نہ جہومین رندے بیکر در خمار پر بیخودی نشہ مین غالب ہوئی ہر ہشیار پر
پہر سماتا کیا مری نظر دمین یوسفکا جمال شیفتہ تھا مین تو حسن احمد مختار پر
آئی ہے زور و نپہ اپکی سال کیا فصل بہار جو ہجوم بادہ نوشان ہے در خمار پر
فصل گل مین بادہ نوشی کا مزہ ہے زاہدا کیون نہ پھر بستر لگاؤن مین در خمار پر
نالۂ گل پہولے ہین بلبل ترانہ سنج ہے فصل گل کے آتی ہی جوبن ہوا گلزار پر
دیکھکر گلہاے رنگا رنگ کے نقش و نگار وجد کا عالم ہے طاری بلبل گلزار پر

عمر بھر سمجھا بتان دیر کو تو نے خدا
اے برہمن کیا پڑے پتھر تری پندار پر

ذبح کے دم چلتی ہے رگ رگ کی گردش پھری
بارڑہ ایقاتل نہین ہے کیا تری تلوار پر

قتل گہ مین جب کیا چورنگ قاتل نے مجھے
مرحبا نکلا وہان زخم سے ہر وار پر

کیون نہ ہم میکش کرین پھر فصل گل مین میکشی
جب بھروسا زاہدا ہو رحمت غفار پر

قتل گہ مین لیگیا شوق شہادت جب ہمین
ہمنے گردن اپنی رکھدی خنجر خونخوار پر

نامہ عصیان سے میرے دہو گئے اعمال بد
بینے دو آنسو بہائے جب مآل کار پر

طور پر موسیٰ صفت اک عمر مجکو ہو گئی
منتظر بیٹھا ہون تیرے وعدہ دیدار پر

زلف شبگون سے بھلا تو پیچ کیا کٹ سکی
فوق کافر کو کبھی ہوتا نہین دیندار پر

ہر بن مو سے نکلتی تھی انا الحق کی صدا
حضرت منصور جب پہنچے گئے تھے دار پر

۵۴

اے وفا چپ ہی رہ جنے کیا حق بیان
صورت منصور وہ کھینچا گیا ہے دار پر

۱۵

آگئی جب سے طبیعت اوس سراپا نور پر
شکل موسیٰ رہ رہ ہم جاتے ہین کوہ طور پر

اے کلیم ایسے ہوئی بیخود کہ کچھ کہتے نہین
کسکا جلوہ تمنے دیکھا جاکے کوہ طور پر

بولا رند وقت کہ ہے جام مے کوثر حلال
آئی واعظ کی طبیعت جب مے انگور پر

دار پر کھچوا دیا گو عالمان شرع نے
تھی انا الحق کی صدا جب بھی لب منصور پر

بادۂ وحدت سے جب پیمانۂ دل بھر گیا
پھر انا الحق تھا زبان حضرت منصور پر

صاف دل ہوتا ہی جنکا شکل آئینہ کلیم
روشنی اونکو نظر آتی ہی ہر دم طور پر

اے کلیم اللہ وہ ہر دم ہمارے دل مین ہی
جو تجلی آپنے دیکھی تھی کوہ طور پر

دم نکلجائے مرے تن سے مدینہ دیکھکر
پہونچون جسدم آستان روضۂ پر نور پر

ہوکے شرمندہ دوبارہ چاہ کنعان مین گرین
آنکھ پڑجائے جو یوسف کی تمہارے نور پر

جان زاہد کیون نہ دیتا برہمن کی طرح سے
ایسا جوبن تھا بتونکے عارض پر نور پر

آپکو عشاق سے زیبا نہین ذرا غرور
کوئی پوچھے اب کہان ہی اطلس و دیبا کا فرش
ہین ازل سے شیفتہ حسن پریزادیان کا ہون
زخم دل بہرتا نہین رستا ہی جو اٹھون پہر

دیکھیے آغاز خط ہی عارض پر نور پر
خاک اوڑتی ہے مزار قیصر و فغفور پر
تو فدا رہ واعظا حسن و جمال حور پر
رکہدے اے جراح تو تیزاب اس ناسور پر

۵۵	اے وفا ہے غیرت لیلے اگر وہ حسن مین عشق مین مجکو بھی فوقیت ہے قیس عور پر	۱۰

بہروسا اک ذرا سا بھی نہین ہم عبادت پر
خزا ئین کہنے سے واعظ کی توبہ ہم سی کرتے ہین
وفاداری پہ میری آنکھ سے آنسو نکل آئے
بتان دیر کو اے برہمن معبود سمجہا ہے
شعار اپنا تو کرتا خاکساری دار فانی مین
کوئی دم کا مجھے مہمان پاکر سخت حیران ہین
وہ لاثانی تھے آئینے مین جیسا ثانی نظر آیا
لحد مین صورت سیماب لاشہ خود ہی تڑپا
پس مردن اثر ظاہر جو ہوتا جذب الفت کا

مگر ہی ناز مجھ مجرم کو یارب تیری رحمت پر
بہار آئی ہی اب قابو نہین اپنا طبیعت پر
وہ آئے فاتحہ پڑہنے پس مردن جو تربت پر
ارے نا فہم کیا پتھر پڑے تیری جہالت پر
تجھے ہوتی جو آگاہی ذرا اپنی حقیقت پر
مسیحا کو بھی ہے سکتے کا عالم میری حالت پر
بہت غصہ او نہین آیا سکندر تیری صنعت پر
رقیبونکو وہ ساتھ اپنے جو لائے میری تربت پر
بجاے پہنگ لیلی بیٹھتی مجنون کی تربت پر

۵۶	خدا نے اے وفا مرتے ہی سب میرے گنہ بخشے بہروسا زندگی بہر تھا جو مجکو اوسکی رحمت پر	۱۴

گلا کاٹا مرا ابرو نے تیغ خونچکان ہو کر
کبھی نکلے نہ باہر گھر سے تم عذر نزاکت سے
سمائے میری نظرون مین بھلا کوئی حسین کیونکر
گھٹا نے آبپاشی روز کی ہی میری تربت پر

لہو شہرگ سے بہتا ہے مرے آب روان ہو کر
چمن مین شادمان پہرتے ہو تم ہم ویران ہو کر
رہی ہو مدتون آنکھون مین میری تم نہان ہو کر
رہا چرخ برین مرقد پہ میرے سائبان ہو کر

جواب اسکا وہ خود سمجھیں گے جو دشنام دیتے ہین — دکہائی گی تماشے میری خاموشی بیان ہوکر
امان دے مجکو اسے صیاد کیون تعزیح کرتا ہی — چہپا ہون آسکے دامن مین تہ سے لیے آشیان ہوکر
گنہ کے بوجہ نے اسدرجہ بہاری کردیا اشہ — عزیزو نسے ہی اوٹھ سکتا نہین بارگران ہوکر
نہ بہکون گا کبہی وہ سالک راہ حقیقت ہون — کہ مین کعبے کو جاؤنگا سوے کوئی بتان ہوکر
ہوئی اکدن نہ دیدار سکی بدی قسمت ہی ظاہر ہے — درجانان پہ مدت تک رہا مین پاسبان ہوکر
اسی منہ پر جلانے کا کیا کرتے تہی تم دعوی — ہمین زندہ نہین کرتے مسیحا زمان ہوکر
عیادت کیلئے آیا وہ گل ہمراہ غیرون کے — بہار آئی مرے گلزار مین فصل خزان ہوکر
بوقت نزع کب مین اپنے ہاتھونکو ٹپکتا ہون — طناب عمر اپنے کا ملتا ہون ناتوان ہوکر
پہر رند لاؤبالی رہگیا محروم اسے ساقی — گلابی بزم مین آئی نصیب دشمنان ہوکر

۵۷	وفا لازم ہی یہہ فکر کفن پہلے سے کر رکہو اودتر جائیگا یہ پیراہن تن دہجیان ہوکر	۱۶

شوخی و ناز و کرشمے مین ہے بانکا انداز — حسن سکہلاتا ہی اوس شوخ کو کیا کیا انداز
سارے خوبان جہانسے ہی نرالا انداز — کون پا سکتا ہی ایجان تمہارا انداز
وہ لبشر تو ہی پریزاد تو کیا ہین ای یار — حور بہی غش ہو اگر دیکہے تیرا انداز
خاک پر یہ صفت نقش قدم بیٹہا ہے — کوئی دیکہے تو ترے در کے گدا کا انداز
سایہ پیدا نہ کیا پاس سے یکتائی کے — دل سے اللہ کو بہایا ترا ایسا انداز
چلتی ہے گردن عشاق پہ کس تیزی سے — تیری شمشیر مین ہے تیغ قضا کا انداز
ایسی حیرت ہوئی سودا او سی بہولا اپنا — تیری دیوانگی کا مجنون نے جو دیکہا انداز
جان عشاق کی لینے کو ہے مار سیاہ — ہمنے دیکہا تری گیسو مین بلا کا انداز
دہجیان دامن صحرا کی اوڑائین کیا کیا — موسم گل مین یہ تہا دست جنون کا انداز
بہولے اللہ کو کرنے لگے سجدے تجکو — دیکہے زاہد جو ترا اے بت ترسا انداز

آپ کیون غش ہوے فرمائیے ہم بہی تو ہین / جلوۂ طور مین تہا کو تسا موسیٰ انداز

شکر اللہ کہ غنچون نے چمن مین سیکہا / بلبلون نے مرے نالون کا اوڑایا انداز

دم نظارہ جہپک جاتی ہی چشم عشاق / برق کا جلوۂ رخسار نے پایا انداز

ستے ہا سہا جبی تو بیساختہ تعریف کرے / اپنے اشعار مین ہوتا ہی کچھ ایسا انداز

دہن زخم سے بوسے لب خنجر کے لیے / دیکہا قاتل کا دم ذبح جو پیارا انداز

۱۲	دیکہکر ناز و ادا خلد مین حورون کے وفا یاد آیا مجھے اوس رشک پری کا انداز ؎	۵۸

دہوم سے گلشن مین آئی ہے بہار ایکبرس / گر دہین پیر مغانکے بادہ خوار ایکبرس

زور پر آئی چمن مین کیا بہار ایکبرس / ہو گئے جیب و گریبان تار تار ایکبرس

باغ مین زور و نپر آئی ہے بہار ایکبرس / زاہد بے بہی سہے بادہ خوار ایکبرس

ساقیا فصل بہار آئی جمادے ایسا رنگ / زاہدا کر مے مین بے اختیار ایکبرس

باغ پر چہائی گہٹا ہے پیتے ہین میکش شراب / ہی نزول رحمت پروردگار ایکبرس

مین تو توبہ توڑنے پر مستعد ہون ساقیا / تیرے آنیکا فقط ہی انتظار ایکبرس

پہاڑ کر کپڑے چلین دیوانے صحرا کیطرف / کیا جنون زا آئی ہو فصل بہار ایکبرس

قید خانہ اپنا مسکن ہو کہ صحرا اے جنون / کہلتی ہی دیکہین کہان فصل بہار ایکبرس

رند دریا نوش ہون ساقی ترے میخانے مین / لا پلائے جا شراب خوشگوار ایکبرس

قائم اپنے زہد پر سال گذشتہ تک رہا / بادہ نوشون مین ہی زاہد کا شمار ایکبرس

پہوے اچہی زلف اونکو ایمرے دست جنون / ہو گریبان اسطرحسے تار تار ایکبرس

۹	ساقی گلگون قبا کے ہاتہ سے مے پی وفا رندون نے کہیلا ملبلاہی کا شکار ایکبرس	۵۹

بتون کو دیکہکر ایسا گیا ہوش / یہ کہتا ہون الٰہی کیا ہوا ہوش

چھوڑی بادہ نوشی مرتے دم تک
بتان دیر نے آنکھیں ملا کر ؛؛
عیادت کو وہ آئے میری جس دم
خزان میں مے سے توبہ میں نکرتا
تجلی طور پر دیکھی تھی کسکی
وہ پہلو سے ہٹے تو مر گیا میں
گئے تھے طور پر تا دیکھیں اوسکو

قیامت کا نہ کچھ ذرا رہا ہوش
خدا شاہد ہے میرا لے لیا ہوش
ادھون تعظیم کو اتنا نہ تھا ہوش
بہار گل پھر آئیگی نہ تھا ہوش
جو موسٰے آپکا جاتا رہا ہوش
جو پاس آئے تو مجکو آگیا ہوش
بتاؤ کیون نہ ہی موسی رہا ہوش

۶۰	میں وہ میکش وفا تھا فصل گل میں ؛؛ سوائے میکشی کچھ بھی نہ تھا ہوش ؛؛	۹

فصل گلمیں کرتے ہیں میخوار یون گلشن میں رقص
میں وہ عاشق ہون کہ بعد مرگ جذب عشق سے
لطف می نوشی کا ہی گھنگھور چھائی ہی گھٹا
تن تڑپتے ہیں جدا اور تڑپتے ہیں جدا
فصل گل آئی ہے سارے رندمیخانے میں ہین
فاتحہ پڑھنے کو لیلے آئی ہی تربت پر آج
روحیں جسمونسے نکالیں گے یہ عزرائیل ہی
جسطرف دیکھو طپیان ہیں کشتگان تیغ ناز

صاف گویا کر رہی ہی روح انکی تن میں رقص
روز کرتے ہیں پری پیکر مری مدفن میں رقص
کرتے ہیں طاؤس ای پیر مغان گلشن میں رقص
بلبلون سے رہتا ہے کوئی بت پرفن میں رقص
ساقیا بنت العنب کا آج ہو گلشن میں رقص
روح مجنونکی کرے کیونکر نہ پھر مدفن میں رقص
میرا قاتل دیکھتا ہی بسملونکا رنگین رقص
رہتا ہی انھون پہ کوی بت پرفن میں رقص

۶۱	اے وفا میری غزل گائی جو اوس رقاص نے چار سو ہونے لگا پھر محفل دشمن میں رقص ؛	۱۱

لیلی کا کل کا تیرے دھیان لاؤن کیا غرض
ترا ہر اک بت میں آتی ہے نظر شان خدا

شکل مجنون دلکو دیوانہ بناؤن کیا غرض
اور مکے بتخانہ سے میں کعبے جاؤن کیا غرض

مین نہین کرنیکا ناصح تیری کہنے پر عمل
کوچۂ محبوب سے بستر اوٹھاؤن کیا غرض

حسن یوسف نے نمک اور حسن تیرا با نمک
اوسکی صورت سے تری صورت ملاؤن کیا غرض

اپنے کوچے مین جنازہ دیکھکر میرا کہا
دو قدم مین لاش کے ہمراہ جاؤن کیا غرض

جان دیدون ہجر مین اے شعلہ رو پہنچو نہ آہ
شمع سوزان کی طرح آنسو بہاؤن کیا غرض

کوچۂ الفت مین گو اوستاد کامل ہون مگر
اے خضر مین آپ کو رستہ بتاؤن کیا غرض

شعلہ رویان جہان پر جان کیون دیدون مثل شمع
آتش الفت سے اپنا دل جلاؤن کیا غرض

وصل کی شب مین لگاون دلکے سارے حوصلے
داستان فرقت کے کیون اونکو سناؤن کیا غرض

اوسکی رحمت سے زرا بڑہکر نہین میری گناہ
زشتی اعمال پر آنسو بہاؤن کیا غرض

۶۲	شمع رخسار پریویان کا ہون شیدا وفا بزم مین پروانہ نسان دلکو جلاؤن کیا غرض	۱۲

مینے بھیجے اوسکو لاکھون بار خط
وہ نہین لکھتا کبھی زنہار خط

مینے بھیجا ہجر مین سو بار خط
تو نے کب لکھا مجھے اے یار خط

چومتا آنکھون سے رکھتا سر پہ مین
گر کبھی آتا تمہارا یار خط

کیون نہ پھر دفتر شکایت کا کھلے
جب نہ لکھے وہ بت عیار خط

جانتا تمکو کہ تم ہو بیوفا
پھر کبھی لکھتا نہ مین زنہار خط

دیکھ لینا گر مقدر ہے درست
اب نہ بھیج اے طالب دیدار خط

لکھتے لکھتے حال مین آیا ہون تنگ
وہ نہین لکھتا مجھے زنہار خط

نیش زن ہوتے وہ میرے وصل مین
دیکھ لیتے گر مرا اغیار خط

میرا نامہ پڑھکے کر دیتا ہے چاک
اب نہ لکھونگا کبھی زنہار خط

اوس مسیحا سے نہ کچھ ہوگا علاج
اب نہ بھیج اوسکو دل بیمار خط

ہے اداکی بیوفائی مین ہو فرد
تمکو لکھتا خاک مین اے یار خط

۲۲	اے وفا مین آرزو ہے وصل مین بھیجتا ہون یار کو سو بار خط	۶۳

مے کی حرمت کو بیان روز کیا کر واعظ
رند میخوار نہین کرینگے باور واعظ

فصل گل آئے تو دے ہاتھ سے ہم رندونکے
طوق و زنجیر نہین لیجیو زیور واعظ

کچھ بھی معلوم نہین نار و جنان کا احوال
جھوٹی باتین ہین یہ ساری سر منبر واعظ

فیض ساقی کا نمایان ہو بہار آئی تو
صورت رند کرے بادہ کشی پھر واعظ

مین ہون وہ رند کہ جب حشر کا دن آئیگا
جام مے دینگے مجھے ساقی کوثر واعظ

شکر ہے شیفتۂ دختر رز وہ بھی ہوا
آج میخانے چلا جاتا تھا چھپکر واعظ

جان کیون دیتا ہے بے دیکھے سنے تو اوپر
حور کیا دختر رز سے بھی ہے بہتر واعظ

میکشی مجھسے نچھوٹے گی ترے کہنے سے
حشر مین حور نہو مجکو میسر واعظ

نشۂ مے مین رہا کرتا ہے بدمست یہ کیا
بہکی باتین جو کیا کرتا ہے اکثر واعظ

حسن پر اپنے کیا شیفتہ دخت رز نے
اب تو پینے لگا چھپکر مے احمر واعظ

غیبت دختر رز روز کیا کرتا ہے
حشر مین پائیگا دوزخ تو مقرر واعظ

رند مانین گے نہ کہنا ترا فصل گلین
بادہ نوشی کیے جائین گے برابر واعظ

زور پر ابکی بہار آئے الٰہی ایسی
بیعت پیر مغان سے نہون باہر واعظ

وہ حسین دختر رز ہے جو نظر آئے تجھے
اپنے جامے سے ابھی تو کبھی ہو باہر واعظ

نشہ مین تجکو نظر آئے خدا کا جلوہ
دست ساقی سے جو پی لے کوئی ساغر واعظ

مے جو دی ہاتھ سے ساقی پری پیکر نے
پی گیا پھر تو برابر کئی ساغر واعظ

ہجر مین اوسکے مری جان نکل جائے گی
دخت رز مجھسے نہین چھٹنے کی دم بھر واعظ

دل مین رندونسے یہ کرتا ہے مذمت مے کی
مست رہتا ہے مے ناب سے شب بھر واعظ

حلت دختر رز مین نہ رہا پھر تو کلام
رند پھیریگا جو چھری تیرے گلے پر واعظ

موسم گل مین تو ہے تیری نصیحت بیکار — میکشی چہوٹیگی ہم رندونسے کیونکر واعظ
بہرسون ہی سے کہلی شان رحیمی اوسکی — دوزخی کہتاہے رندونکو تو کیونکر واعظ

۶۴	ہے تاحشر گدای درمیخانہ وفا تجکو مسجد کا مبارک رہے منہ واعظ	۱۴

جوش پر آئے ہے میرا دیدۂ تر وقت نزع — دہوئکن سارا اپنے عصیانکا مین دفتر وقت نزع
تیرے میخانے مین اے ساقی مین تہا وہ بادہ کش — لائی ہین حوران جنت جام کوثر وقت نزع
خاتمہ بالخیر میرا ہوگیا جنت ملی — منہ سے جب نکلا مری نام پیمبر وقت نزع
کسقدر شوق شہادت مین بڑہی ہے تشنگی — مجکو اے قاتل پلادے آب خنجر وقت نزع
سب عزیز و اقربا روتے تھے کیسا زار زار — میری بالین پہ بپا تہا شور محشر وقت نزع
مین وہ میکش تہا کہ زینت تیری میخانیکی تہی — ساقیا للہ دینا کوئی ساغر وقت نزع
ہر بن مو سے یہی کہتا ہون ہنگام مرگ — شکل دکہلا دو مجھے بہر پیمبر وقت نزع
چہنکے انشان آیا ہی وہ مہ عیادت کیلیے — اختر طالع ہوا ہے میرا یاور وقت نزع
دم نکلتا جسم بسمل سے ابھی دشوار ہے — وار کر قاتل مری اک اور مڑکر وقت نزع
آئینہ سے یون لے آپنے مین جب دیکہا منہ — اپنی صنعت پر ہوا نادم سکندر وقت نزع
مر رہا ہون آخری دیدار دکہلا دے مجھے — اور ٹہہر ہو مری جان پہلو مین دم بھر وقت نزع
تھی مری نازک خیالی اک زمانے کو پسند — میری بالین پر ہی گریان ہر سخنور وقت نزع
میکشی کی عمر بہر اب مرتے دم توبہ کرون — تیرا کہنا واعظا مانون نہین کیونکر وقت نزع

۶۵	پہر کے آنے کا نہ لونگا نام محشر تک وفا اسقدر دنیا سے جاتا ہون مکدر وقت نزع	۱۳

[illegible] پہ فصل گل ہوئی رونق فزای باغ — بلبل ہے تیری دید کے لائق فضای باغ
برگ خزان [illegible] کرتے ہین شور و غل — آتے خزان کے مٹ گئی نشو و نمای باغ

حسرت ہی دید گل کی بہت عندلیب کو
دکھلا دے اک نظر اوسے گلچین فضای باغ

باد خزان کے ہاتھ سے تاراج دیکھکر
کہتی ہے عندلیب حزین ہای ہای باغ

پژمردہ ہر روش پہ خجالت سے پہول ہین
وہ رشک گل ہی آج جو رونق فزای باغ

گل کا کہین نشان ہی نہ بلبل ہے نغمہ سنج
کیسا خزان نے لوٹ لیا ہای ہای باغ

فصل خزان روانہ ہے ہی آمد بہار
بلبل نہ آہ و نالہ سے سر پر اوٹھای باغ

مر جاے ہجر گل مین جو بلبل تو باغبان
تو اوسکو دفن کرتا نہ ہرگز سوای باغ

صیاد و باغبان مین ہوا ہی یہ مشورہ
بلبل بہار مین بہی نہ دیکھے فضای باغ

صیاد فصل گل ہی قفس اب تو کہول دے
نالان ہی عندلیب نہایت برای باغ

کنج قفس مین کرتا نہ صیاد اوسے اسیر
گر عندلیب نہ ہوتی فدای باغ

فصل خزان مین تہی لب بلبل پہ یہ صدا
سرسبز پہر خدا سے مجہے جلد ہی دکھای باغ

۶۶	جاری نہ آبجو ہے نہ گل ہین نہ بلبلین حیرت ہی کس سے پوچھون وقا ماجرای باغ	۱۹

کچھ توجہ کی نہ حسن ماہ کنعان کی طرف
کیون زلیخا تو نے بہیجا اوسکو زندان کی طرف

پہیکی پہ سبکی رویا صورت ابر بہار
جب گذر میرا ہوا گور غریبان کی طرف

اک ہجوم درد و رنج و یاس و غم رہتا ہے روز
کون روتے جاتا ہی گور غریبان کی طرف

چہٹ نہ جاتی پاؤن کی مہندی اگر آتے کبہی
فاتحہ پڑھنے کو تم گور غریبان کی طرف

فصل گلبن جب ترقی کرتی ہے وحشت مری
صورت مجنون مین جاتا ہون بیابان کی طرف

پاتو پہر اونکا نہ اوٹھا لاش گر اوٹھی ہوگی
جب جنازہ میرا آیا کوی جانان کی طرف

روے روشن کا ترے نظارہ ہی آنکھون بہر
آنکہ اوٹھا کر خاک دیکھون ماہ تابان کی طرف

فصل گلبن کو نہ دے جانے ابہی باغبان
ہم نگہ سے دیکھی گر گلہای خندان کی طرف

جوش وحشت پہر ترقی پہ ہی کیا لائی بہار
کیجیون جو ہاتہ جاتا ہے گریبان کی طرف

آمد فصل جنون مین ٹکڑے دامن کر چکا
دست وحشت اب چلا میرا گریبانکی طرف

وصل کی شب اونکو زلفین کے بنانے مین کٹی
کب توجہ کی مرے حال پریشانکی طرف

یاد آئین مجکو بل کہائی ہوئی زلفین تری
آنکہہ گلشن مین پڑی جب عشق پیچانکی طرف

دید یوسف کا نہ آیا دھیان کیسا عشق تہا
بہولکر نکلی زلیخا تو نہ زندانکی طرف

فصل گلمین رہنمائی گر کرے جوشش جنون
طوق اور زنجیر پہنے چلیے زندانکی طرف

دل نہ قابو مین رہا رونے لگی خود زار زار
بہیجا یوسف کو زلیخا نے جو زندانکی طرف

موسم گل مین جنون صحرا کو لیجاتا ہے جب
آبلے کہنتے ہین چل خار مغیلان کی طرف

سخت مشکل ہو تو حل ہو جائے وہ اک آن مین
جب خیال انسان رکہے شاہ مردانکی طرف

روح آتی دور تک کشتون کے استقبال کو
آپ جاتے تو کبہی گنج شہیدانکی طرف

۶۷	مرحبا مینے کہا شوق شہادت مین وفا رخ کیا جلاد نے جب تیغ برانکی طرف	۱۲

بجلی کیطرح تہا مین تڑپتا شب فراق
آ آ گیا ہے منہ کو کلیجا شب فراق

یاد آئی جب وہ زلف چلیپا شب فراق
وحشت جنون مین لیگیا سودا شب فراق

پتہرا گئی تہین آنکہین لبون پر تہا دم مرا
پیش نظر تہا موت کا نقشا شب فراق

برق طپان کی طرح نہین تہا مجھے قرار
ایسا اوٹہا یا درد تہا صدما شب فراق

آیا نظر نہ آپکا حسن و جمال جب
تڑپا کیا مین شام سے کیا کیا شب فراق

الجہن کمال تہی کسی کروٹ نہ چین تہا
سامان موت سب تہے مہیا شب فراق

فریاد و آہ و نالہ مین کاٹی تمام رات
مین کیا کہون جو حال تہا اپنا شب فراق

میخانہ مین نہ ہوتا جو ساقی وہ ماہرو
کیونکر مین پیتا ساغر صہبا شب فراق

آجاے موت تن سے نکلجاے دم مرا
بس تہی اسیکی دلکو تمنا شب فراق

ایسا نہو کہ راز محبت ہو آشکار
ایمل لبون تک آہ نہ لانا شب فراق

پرنور ہو گئی شب تاریک ہجر کی ۔۔۔ یاد آیا جب وہ چاند سا چہرا شب فراق

٦٨	گذری تمام رات تڑپتے ہی ہمدموں کیا پوچھتے ہو حال وفا کا شب فراق	١٢

ہمیں صورت نہ دکھلائی کبھی بیگانہ وار ابتک ۔۔۔ تمہیں دل دیکے ہم پچھتا رہے ہیں اے نگار ابتک

خزان کا دور ہے شاید نہیں آئی بہار ابتک ۔۔۔ جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے صورت ہزار ابتک

صراحی مین چھپی ہے ساقیا باہر نہیں آتی ۔۔۔ نہیں ہوتی ہے کیون رندوں سے دخت رز دوچار ابتک

برنگ ماہی بے آب سب عاشق تڑپتے ہین ۔۔۔ نہا دھو کر نہیں جو آپ کرتے ہین سنگار ابتک

لگائی قبر پہ تاریخ مرنیکی عزیزون نے ۔۔۔ کسی من کا مری چھاتی پہ ہے سنگ مزار ابتک

سمجھاؤن ناصحا کسطرح مین اوس بت کی کوچے مین ۔۔۔ دل بے صبر پہ میرا نہیں ہے اختیار ابتک

شروع شام وصلت سے گلے اونکو لگائے ہین ۔۔۔ اوٹھاتے ہین برابر لذت بوس و کنار ابتک

حسین سرمہ سمجھ کر اپنی آنکھوں مین لگاتے ہین ۔۔۔ مرے سر پہ بھی ہوا کب رائگان میرا غبار ابتک

جسے ہو میکشی منظور آئے موسم گل ہے ۔۔۔ یہی ہے محفل ساقی مین ہر جانب پکار ابتک

لحد مین بھی کسی کروٹ نہین آرام آتا ہے ۔۔۔ تمہارے دیکھنے کو دل بہت ہے بیقرار ابتک

خدایا مین نے مے سے توبہ کی بہار آئی تو پی لی ۔۔۔ یہی ہے مدتوں سے واعظا میرا شعار ابتک

٦٩	وفا پیری مین لذت اوٹھاتا ہے جوانی کی بغل مین روز رہتا ہے نیا اک گلعذار ابتک	١٥

فصل گل کب کی گئی لیکن ہے سودا آجتک ۔۔۔ تنکے چنتا پھرتا ہون صحرا بصحرا آجتک

زور پہ ہے کسقدر عشق جنون زا آجتک ۔۔۔ کم نہین ہوتا کسی صورت سے سودا آجتک

ایک مدت سے کھڑے ہین طور پر موسیٰ صفت ۔۔۔ آپکا جلوا کبھی ہمنے نہ دیکھا آجتک

حضرت یوسف یہ بولے دیکھکر صورت تری ۔۔۔ ہمنے دنیا مین حسین تجھسا نہ دیکھا آجتک

ہجر کے صدمے اوٹھاتے ہمکو برسون ہوگئے ۔۔۔ وصلت جانانکی ہے دلمین تمنا آجتک

کیونکر نہ تہا تجہہ صناع ازل پہر شیفتہ — کیسے پایا تری صورت حسن زیبا آجتک
ایک بہی نیکی نہین کی سب کیی اعمال بد — ہم سا مجرم خلق سے آیا نہوگا آجتک
حشر کا دن آگیا تمنے نہ سرکائی نقاب — طالب دیدار سے ہو آنکہ پردا آجتک
پانؤن مین مدت سے ہم پہنے ہوئے ہین بیڑیان — سوی صحرا جانے کا پہر ہی ارادا آجتک
وصل اون سی باغ مین ہو اور چلے جام شراب — بر نہ آئی یہ مری دلکی تمنا آجتک
حسرت دیدار مین ہی رنج وغم کا سامنا — کیا کہین دیکہا جدائی مین ہی کیا کیا آجتک
کوچۂ الفت مین بہٹکے پہرتے ہو مدت ہوئی — ای خضر تجہہ سے ہوا کب طے یہ رستا آجتک
اوسکی رحمت پر بہروسا مجہہ سے مجرم کو رہا — دہیان آیا کچہہ گناہ ہونکا نہ اصلا آجتک
اوسنے پوچہا ہی نہین عاشق لب گور آگئے — سنتے ہی رہتے ہین مریضون نے مسیحا آجتک

۱۵	خاک مین ہم ملگئے مرکر وفا عرصہ ہوا وہ ستمگر فاتحہ کو بہی نہ آیا آجتک	۷

مصروف ہین طواف مین میخوار آجکل — کعبہ بنا ہے خانۂ خمار آجکل
کوچہ ہے اونکا مصر کا بازار آجکل — چارونطرف کہڑے ہین خریدار آجکل
تار نظر بہی کٹتے ہو دیکہی اگر کوئی — ایسی اوکی ہے یار کی تلوار آجکل
جاتی ہی ایسے غیرت یوسف پہ اپنی جان — سارا جہان ہی جسکا خریدار آجکل
ہر ہر قدم پہ ہوتے ہین عشاق پایمال — سیکہی ہے تمنے کس سے یہ رفتار آجکل
بجلی بہی گر پڑی تو مین دیکہون جمال یار — اللہ رے یہ حسرت دیدار آجکل
تیری کمر سے دیتے ہین تشبیہ خاص وعام — لاغر ہوا ہے ایسا تن زار آجکل
حداد وحشیونکو ہے سودائے زلف یار — زنجیر وطوق دونون ہین درکار آجکل
صیاد و باغبان ترے دشمن ہین عندلیب — رہتا نہ تو چمن مین خبردار آجکل
ہین لنترانیونکو نہ مانونگا آپ کی — موسی صفت ہون طالب دیدار آجکل

دیتے ہین وہ سزا مجھے غیرونکے جرم پر — کوئی نہیں ہے مجھسا گنہگار آجکل
پھر اختلاج قلب ہوا پھر ہوا جنون — پھر ہو گیا ہے عشق کا آزار آجکل
بلبل ہے شاخ گل پہ نہ قمری ہی سرو پہ — برباد سب خزان سے ہی گلزار آجکل
طاؤس و کبک دونون ہین وارفتہ چال پر — چلتا ہے ناز کی جو وہ رفتار آجکل

١٧ — دل کس صنم پہ آیا ہے بتلاؤ تو وفا — ١٦
پھر درد تم جو کہتے ہوا اشعار آجکل

رو برو آنکھونکے ہی اک ماہ طلعت آجکل — کیون نہو حور جنان سے مجکو نفرت آجکل
ساقی مہوش ہو فصل گل ہی دور جام ہی — مغتنم ہے ہمسے رندونکی بہی صحبت آجکل
جب ذرا گردن جھکائی دیکھلی تصویر یار — کیا صفائی سے ہوئی ہی دلکی صورت آجکل
شام سے تا صبح چلتا ہی مے گلگونکا جام — پیر ساقی کے ہی مجھپر کیا عنایت آجکل
مجکو یہ ڈر ہی کہ یکتائی کا دعوی ہو نجاے — آئینے مین دیکھتا ہی یار صورت آجکل
چال مستانہ تری طاؤس نے پائی کہان — ہر قدم پہ تیرے برپا ہے قیامت آجکل
شش جہت مین تو ہی تو مجکو نظر آنے لگا — ایسا ساقی نے پلایا جام وحدت آجکل
جنبش ابرو سے قاتل نے کیے عشاق قتل — کسقدر ہی گرم بازار شہادت آجکل
وصل جانانکے مزے ہم لوٹتے ہین رات دن — دیکھیے یاور ہے کبتک اپنی قسمت آجکل
ذرے ذرے مین نمایان جلوۂ دلدار ہی — مجکو آتی ہے نظر کثرت مین وحدت آجکل
چھوٹ کعبے کی اذان ناقوس پہونکا دیر مین — زاہدا کس بت پہ آئی ہے طبیعت آجکل
سر بکف جاتا ہو نہین کوی بت سفاک مین — دیکھیے ہی کسقدر شوق شہادت آجکل
قد قیامت کا بلا کی زلف چتون قہر کی — دید کے لایق ہے اے بت تیری صورت آجکل
فصل گلمین مجھسے چھٹ سکتی دشوار ہی — ناصحا بیکار ہی تیری نصیحت آجکل
کر عبادت غافل اپنی عمر غفلت مین نہ کھو — ایکدم کی تجکو فرصت ہی غنیمت آجکل

۷۲	ہر غزل مین عاشقانہ ہوتے ہین مضمون سب اے وفا کیونکر نہو پہر اپنی شہرت آجکل	۱۲

اپنا سر رکھد ینگے جسدم زیر تیغ نازہم
عاشقو نہین آپ کے ہو جائینگے ممتاز ہم

محتسب نے پرسش محشر سے دہکایا ہزار
پر نہ آئے میکدے مین میکشی سے باز ہم

قلقل مینا سے میخانے مین اے پیر مغان
واعظ بے بہرہ کے سن لیتے ہین سب راز ہم

اسقدر تڑپے کر سارے توڑ ڈالے بال و پر
فصل گل مین رکھتے تھے یہ حسرت پرواز ہم

جل بجھے ہم بزم مین اور بات نہ کی مانند شمع
پہر سیان عاشقان ہوتے نہ کیون ممتاز ہم

آمد قاتل کا شہرہ قتل گہ مین جب سنا
نذر کو سر لیکے پہونچے ایسے تھے جانباز ہم

کہتا ہے پیر مغان میخانے مین مجہہ رند سے
پاتے ہین تجھ مین بلا نوشی کے سب انداز ہم

قید سے اوسدم رہا صیاد نے ہمکو کیا
حیف جب رکھتے نہین ہین طاقت پرواز ہم

اہل حسرت مین بیزبان کو بہی نہین دم بہر قرار
دردآگین پاتے ہین ناقوس کی آواز ہم

بادہ نوشی کا جو انی مین مزہ ہی زاہدا
کیا بہار گل مین آتے میکشی سے باز ہم

بادہ نوشو مے پیے جاؤ خدا غفار ہے
شیشہ و ساغر سے سنتے ہین یہی آواز ہم

جنکدیکو جانتے ہین مظہر شان خدا
پہر نہ نہنگے کیون نہ ای زاہد اوٹہائین ناز ہم

امتحان عشاق کا لینے کو جب آیا وہ ترک
سبکے پہلے پہونچے مقتل مین وہ تہی جانباز ہم

عشق حق دلمین چہپایا کی خموشی اختیار
فاش کرتے صورت منصور کیا یہ راز ہم

ہمکو ضبط آہ کا دیوانے پن مین ہی خیال
کیا نکلنے دین بہلا زنجیر سے آواز ہم

۷۲	تب بہی ہاتھ آئے نہ مضمون دہان غنچہ لب اے وفا عنقا صفت بہی گر کرین پرواز ہم	۱۳

صدمہ دور جدائی مین جو مر جائینگے ہم
عاشقو ہمین آپ کے اک نام کر جائینگے ہم

بادہ کش وہ ہین جو فصل گلمین مر جائینگے ہم
میکدہ ساقی ترا سنسان کر جائینگے ہم

ای مسیحا پاس سے او ٹھکر نجا وقت اخیر
تو سرک جائیگا بالین سے تو مر جائینگے ہم

وہ صدا سنکر گجر کی کہتے ہین وصلت کی شب
اب کسی صورت نہین ٹھیرینگے گہر جائینگے ہم

دیر مین بت پوج لینگے پہلے تشکل برہمن
زاہدا پہر طواف کعبہ گر جائینگے ہم

تیغ خون آشام کہینچے آئیگا جسدم وہ ترک
ایسی عاشق ہین کہیے سینہ سپر جائینگے ہم

فاش ہوجائیگا راز عشق کہٹکا ہے یہی
دیکھنے کو اونکے گر شام و سحر جائینگے ہم

واعظا تیری نصیحت سے نچھوڑینگے شراب
میکشی کو میکدہ مین عمر بہر جائینگے ہم

حسرت واندوہ وغم کے فوج ہوگی ساتھ
حشر کے میدان مین باکر و فر جائینگے ہم

نامۂ اعمال دہو جائیگا آب اشک سے
جب خدا کے سامنے باچشم تر جائینگے ہم

صورت موسے تجھے گر دیکھ لینگے طور پر
ایسے بیخود ہونگے ہستی سے گذر جائینگے ہم

عرصہ گاہ حشر بھی تہرائیگا مانند بید
بار عصیان جبکہ بالاے سر جائینگے ہم

۱۱	نعت کے اشعار ہونگے لب پہ اپنے اے وفا اسطرح پیش شہ جن و بشر جائینگے ہم	۱۴۷

بہار آئی تو اسیرو کہ مین مانند زندان ہون
اسیر رنج و غم ہون مبتلای درد ہجران ہون

خدارا اے صنم اپنی دکھادی چاند سی صورت
لبوں پر جان آئی ہی فقط دم بھر کا مہمان ہون

بسر کرنا مسافر کیطرح سے اسمین لازم ہے
یہ دنیا ہی سرا مین ایکدم کا اسمین مہمان ہون

شب فرقت کی صدمے ہای اب جھیلے نہین جاتی
جو موت ایسی مین آجائے تو مین ممنون احسان ہون

مبارک ہو تجھی گلگشت باغ خلد کی زاہد
مجھے کیا کام جنت سے گدای کوی جانان ہون

پس مردن مجھے تو بخشدیا اپنی رحمت سے
مقر اپنے گنہ کا ہون خدایا مین پشیمان ہون

یہی سمجھون کہ باغ خلد پر قبضہ ہوا میرا
جو مین مدفون پس مردن میان کوی جانان ہون

یہی کہتا ہی مانی دیکھ کر او سیرا تصویر کو
مین کیا تصویر کہینچون صورت آئینہ حیران ہون

جنون نے فصل گل مین بیڑیان بہاری پہنائی ہین
بہلا مین کسطرح آمادہ سیر بیابان ہون

تری فرقت مین اے پیاری اجل کا کیون خواہان ہون		نہایت تنگ آیا ہون شب ہجر انکی ایذا سے

۱۳	وفا مین واعظو کیسے کہون ملون جہک کر زمانے مین نہ مین دوزخ سے ڈرتا ہون نہ مین جنت کا خواہان ہون	۷۵

ہجر مین اوس گل کے ایسا زار ہون	جسم عالم مین برنگ خار ہون
اک بت کافر پہ دل شیدا ہوا	اسلیے پہنے ہوے زنار ہون
کیا کرون شمشیر بران دیکھکر	مین قتیل ابروے خمدار ہون
خواب مین آیا ہے میرا ماہرو	مین رہین طالع بیدار ہون
اٹھ گیا پہلو سے وہ عیسی نفس	زندگی سے اپنی مین بیزار ہون
مجکو بھی جلوہ دکھا دے اے صنم	مثل موسی طالب دیدار ہون
وہ مثال برق گر ہین خندہ زن	رونے مین مین ابر دریا بار ہون
خم کے خم دم بھر مین پی جاتا ہون مین	ساقیا وہ رند بادہ خوار ہون
عشق حق مین صورت منصور اگر	حق کہون تو مستحق دار ہون
ساقیا آپہونچی ہے فصل بہار	مین قریب خانہ خمار ہون
وصل جانان کی خبر لا قاصدا	مین تصدق تیرے سو سو بار ہون

۱۲	حشر مین پاؤنگا جنت اے وفا مین غلام احمد مختار ہون	۷۶

فصل گل مین ساقیا مست مے انگور ہون	روز و شب ہے زیر تاک وہ مخمور ہون
خلد کی خواہش نہ مین شیداے حور ہون	دل یہ کہتا ہے اوسکے نور سے معمور ہون
متشکل موسی اشتیاق جلوۂ دیدار مین	گر زمین پہ ہون کبھی بالاے کوہ طور ہون
صورت سیماب اک لمحہ نہین مجکو قرار	تنگ تیرے ہاتھ سے مین ایسا مجبور ہون
مرتبہ حاصل ہوا ہے یہ صفاے قلب سے	دیکھتا ہون تیرا جلوہ گو مین تجھسے دور ہون

ترک می نوشی کو تو کہتا ہی مجھ میخوار سے ۔۔۔ واعظا تیری نصیحت سی مین کوسون دور ہون
ای مسیحا شربت دیدار ہی میرا علاج ۔۔۔ ہین تپ فرقت کی صدمونسے بہت رنجور ہون
ضبط فریاد و فغان فرقت کی شب کیونکر کرون ۔۔۔ صورت سیماب دل بیتاب ہی مجبور ہون
کوچہ دلدار مین کیونکر نجاؤن ناصحا ۔۔۔ دل نہین قابو مین اپنا کیا کرون مجبور ہون
ایک جلوہ ہی پہ دیتا ساری دنیا کا خراج ۔۔۔ ساقیا مین رند فصل گلمین بے مقدور ہون
کوی جانا ہین اوڑا کر لیگئی میرا غبار ۔۔۔ ای صبا بعد فنا بھی مین ترا مشکور ہون

۱۸	عاشقانہ ہوتا ہی ہر شعر اپنا اے **وفا** شاعر رنگین طبیعت کیون نہ پھر مشہور ہون	۷۷

آہ و نالہ مین شب وعدہ بسر کرتے ہین ۔۔۔ انتظار آپ کا ہم تا بسحر کرتے ہین
نالہ و آہ و فغان چار پہر کرتے ہین ۔۔۔ ہم شب ہجر کو اس طرح سحر کرتے ہین
نالہ و آہ و فغان کچھ جو اثر کرتے ہین ۔۔۔ مجھپہ الطاف و کرم کی وہ نظر کرتے ہین
جرم و عصیان مین بشر عمر بسر کرتے ہین ۔۔۔ پرسش حشر کا ذرہ نہین ڈر کرتے ہین
خضر کہتے ہین بھٹک جاتے ہین رستہ ہم بھی ۔۔۔ کوی الفت مین جو سودے سے گذر کرتے ہین
تیغ کھینچے ہوے مقتل مین جو آتا ہی وہ ترک ۔۔۔ ایسے جانباز ہین ہم سینہ سپر کرتے ہین
وصل کی شب مین سر شام سے چلاتے ہین ۔۔۔ کیا ستم مجھپہ یہ مرغان سحر کرتے ہین
جلتے ہین کہ یہ دنیا ہے سرای فانی ۔۔۔ ہم مسافر کی طرح اسمین بسر کرتے ہین
اپنے احباب کی محفل ہمین یاد آتی ہے ۔۔۔ جانب گور غریبان جو گذر کرتے ہین
دل ہے آئینہ صفت خوب ہمارا تو فقاف ۔۔۔ اسمین نظارہ ترا آٹھ پہر کرتے ہین
ابر نیسان سے تجھے سامنا ہوگا اکدن ۔۔۔ تجکو آگاہ ہم اے دیدۂ تر کرتے ہین
بے خطا دیکھیے کس کس کا لہو بہتا ہے ۔۔۔ آج تلوار وہ پھر زیب کمر کرتے ہین
نہین کہتے یہ موذن ہین اذان وصل کی شب ۔۔۔ ٹکڑے ٹکڑے مرا دل اور جگر کرتے ہین

کہتے ہین بعد فنا ہوگا جہنم مسکن
اپنے اعمال زبون پہ جو نظر کرتے ہین

وعدہ وصل جو ہوتا ہے کسی عاشق سے
غل سر شام سے مرغان سحر کرتے ہین

سیر دنیا کی مبارک ہو رقیبو تم کو
ہم سوے ملک عدم آج سفر کرتے ہین

خرچین روتے ہین رہ رہ کے یہی سوچکے ہم
زاد رہ پاس نہین اور سفر کرتے ہین

٧٨

نفس سرکش کو و ٹھاتہ سیر کر بیٹھے لڑکر
اوس ظالم کو جو خدا چاہے تو سر کرتے ہین

١٩

تمہاری زلف کا جب ہم خیال کرتے ہین
اسیر دام بلا بال بال کرتے ہین

کسی پہ رحم کہین خوش جمال کرتے ہین
خمیدہ ابرو نے یہ حلال کرتے ہین

دعا خدا سے دم انتقال کرتے ہین
گناہ کرینکا ہم انفعال کرتے ہین

دکھا کے شکل جو محو جمال کرتے ہین
مثال آئینہ سکتے کا حال کرتے ہین

خجالت آب ندامت مین غرق کرتی ہے
مآل کار کا جب ہم خیال کرتے ہین

مَی طہور یہ پائینگے حشر مین واعظ
جو نوش جام مَی پرتگال کرتے ہین

حجانہ رنگ حنا الکہ لاکہ شکر خدا
ہمارے خون سے وہ ہاتھ لال کرتے ہین

لحد پہ اونکے برستی ہے حشر تک حسرت
تمہارے ہجر مین جو انتقال کرتے ہین

ذرا ٹھہرے کہ نا لو یہ دم نکلتا ہے
بس ایک آن مین ہم انتقال کرتے ہین

عدم کی راہ نہ دیکھی نہ راہبر ہمراہ
اسیکی فکر دم انتقال کرتے ہین

اٹھا دو اونکو سرہانے سے ہین ابھی کمسن
وہ ڈر ہی جائینگے ہم انتقال کرتے ہین

وہ پھیر لیتے ہین منہ کو جواب کیا دیتے
تونگروں سے جو مفلس سوال کرتے ہین

خدا کے بندے ہین امت مین مصطفے کی ہین
فرشتے قبر مین پھر کیون سوال کرتے ہین

لحد مین دیکھا فرشتو نکو جب کہ ہم مجرم
زبان سے نعرہ یا ذوالجلال کرتے ہین

رہے نہ تربت عاشق کا تا نشان باقی
لحد کی خاک بھی وہ پائمال کرتے ہین

نمود ہو نہ شب ہجر روز محشر تک
دعا خدا سے یہ روز وصال کرتے ہین

وہ ترچھی نظر وسے کرتے ہین لاکھونکو دو دل
نئی طرح سے وہ ہمکو حلال کرتے ہین

شراب پی تو گزک بھی ضرور کھا زاہد
زرزاٹھر کہ بط بھی حلال کرتے ہین

۷۹	وفا کو دیکھکے مقتل مین بولے وہ ہنسکر ذرا ٹھہر کہ تجھے بھی حلال کرتے ہین	۲۲

کوی قاتل مین گذر کرتے ہین
پیشکش تیغ کے سر کرتے ہین

کیا غضب ہای بشر کرتے ہین
عمر غفلت مین بسر کرتے ہین

اپنے نالے جب اثر کرتے ہین
دل مین معشوق کے گھر کرتے ہین

تارے گن گن کے بسر کرتے ہین
یون شب ہجر سحر کرتے ہین

میری فریاد وہ سنکر بولے
ایسے نالے بھی اثر کرتے ہین

قاصدا ابتک نہ پھر لیکے جواب
ہم تو دنیا سے سفر کرتے ہین

زاد رہ پاس نہین خالی ہاتھ
دار فانی سے سفر کرتے ہین

ہجر مین اپنے حسینان جہان
دربدر خاک بسر کرتے ہین

تیغ کھینچے جو وہ آتے ہین نظر
سینہ ہم اپنا سپر کرتے ہین

دام مین لاتے ہی صیاد مجھے
قطع بالکل مرے پر کرتے ہین

قیس کہتا ہے وہ اوستاد آیا
دشت مین ہم جو گذر کرتے ہین

دیکھکر تیر مژہ ہم عاشق
نذر دل اور جگر کرتے ہین

جب بہار آتی ہی گلشن مین تو ہم
غنچہ سان چاک جگر کرتے ہین

آپکے ہجر مین ہمسے عاشق
نوش جان خون جگر کرتے ہین

بے چھری ہوتے ہین عشاق حلال
آپ جب ترچھی نظر کرتے ہین

قتل عام اونکو جو منظور ہی آج
تیز وہ تیغ نظر کرتے ہین

ہم تڑپ جاتے ہین وحدات کی شب
انتظار آپ کا ہم وصل کی شب
نور وحدت سے یہ بہر جاتا ہے
کیون سخنور نہ معرف ہون سرے
دیکہین کس روز ہماری نالے

شور جب مرغ سحر کرتے ہین
شام سے تا بہ سحر کرتے ہین
دل مین جلوہ وہ اگر کرتے ہین
جوہری قدر گہر کرتے ہین
دل جانان مین اثر کرتے ہین

٨٠	روز و شب کسکی محبت مین وفا گردشین شمس و قمر کرتے ہین	٢٠

پس مردن کسیدن ہم جو اونکو یاد آتے ہین
حیات جاودانی کا مزہ دلمین وہ پاتے ہین
مآل کار اپنا سوچتے ہین خوف کہاتے ہین
خوشی سے ہم کفن مین اپنے پہولے نہ سماتے ہین
جلاتے بہی مسیحا تم باذن اللہ سی مردی
خدا نے ای صنم تجکو وہ صورت نور کی دی ہے
وہ عاشق ہین کڑی جہیلے ہوی ہین تجہ جیلا
نکیرین آکے کیا پوچہین لحد مین فکر ہی اسکی
خطوطکے پرزے لاکہون ہونگے صد پارہ کبوتر کی
مثال حضرت مجنون ہوگہ ہین ہم بہی دیوانے
ہوا حاصل ہمین کوچے مین الفت کی کمال لیا
نکیون عشاق جا ملتی سرکہ پہل شوق نہاتی ہین
جگر پہ پاکہ حل پہ آتی ہی پہ شجہ بجہا نت
یہ ساتون آسمان جل بہنکے ہو جاتی ہین خاکستر

تو مرقد پہ ہماری آکے وہ آنسو بہاتے ہین
خضر بہی سبزہٗ خط پر تمہارے زہر کہاتی ہین
اسی سے نزع کے عالم مین ہم آنسو بہاتے ہین
لحد پہ جب وہ آکر فاتحے کو ہاتہ اوٹہاتے ہین
وہ ٹہوکر مار کر صد سالہ مردونکو جلاتے ہین
مہ کنعان بہی تجکو دیکہکر شرماتے جلتے ہین
عبث افلاک ایذا دیکے ہمکو آزماتے ہین
اسی سے ہم سوی ملک عدم خاموش جاتی ہین
پتہ قاصد یہ تجکو ہی دلبر کا بتاتے ہین
بیابان جنون مین سر پہ اپنے خاک اوڑاتی ہین
جو آئین خضر تو اونکو بہی ہم رستہ بتاتے ہین
سنا ہی آج وہ خنجر بکف مقتل مین آتے ہین
ہماری آنکہ سے جو اشک بہتا بانہ آتے ہین
شب غم لب پہ گر ہم نالہ و فریاد لاتے ہین

سمجھتے ہین اوسے ہم رند بڑھکر جام کوثر سے
ترے ہاتھوں سے ساقی جب کبھی پیمانہ پاتے ہین

ہمین تو دیہم داغ محبت دیتے حاصل ہے
کہ ویرانی ہی مین اکثر خزانہ لوگ پاتے ہین

ہمارے نامہ پر کو قتل قاتل نے کیا شاید
لسان برق اپنا دل جو ہم بیتاب پاتے ہین

غم پروانۂ جانسوز مین سے صاف ظاہر ہے
سحر تک شمع محفل کو جو ہم روتے ہی پاتے ہین

پھنسا کر حلقہ ہای زلف مین دلکو وہ کہتے ہین
اسی صورت سے ہم عشاق کو قیدی بناتے ہین

٨١	غزل اب دوسری بھی اس زمین مین ای وفا پڑھنا تری شیرین زبانی سے سخنور لطف اوٹھاتے ہین	٢٢

بہار گل کے آنیکی خبر جس وقت پاتے ہین
تو ہمسے رند سرکے بل سوی میخانہ جاتے ہین

کبھی بتخانے سے اوٹھکر جو ہم کعبے کو جاتے ہین
جرس کیطرح پیچھے پیچھے سب بت غل مچاتے ہین

جسے وہ شکل موسے طالب دیدار پاتے ہین
جمال اپنا اوسے دکھلا کے وارفتہ بناتے ہین

ہماری لاش پر احباب ناحق غل مچاتے ہین
کسیکے رونے دہونے سے بھلا ہم پھرکے آتے ہین

موے پر ہم لحد جب تیرہ و تاریک پاتے ہین
تو ساتون آسمان پل جلتے ہین وہ غل مچاتے ہین

تمہاری زلف جب الجھی شب وصلت مین پاتے ہین
تو ہم اپنے دل صد چاک کا شانہ بناتے ہین

کسیکو دیکھتے ہین اور نہ شکل اپنی دکھاتے ہین
مثال بوی گل ہم عالم فانی سے جاتے ہین

ذرا اپنی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے جنپر
تو مثل نقش پا وہ آپ اپنے کو مٹاتے ہین

پھرے بھٹکے ہوے ہندو مسلمان دیر و کعبہ مین
ہم اپنے دلمین جلوہ اوس بت کافر کا پاتے ہین

جمال یار جنکو دیکھنا منظور ہوتا ہے
وہ آئینہ صفت شفاف اپنا دل بناتے ہین

تڑپتے ہی گذرتی ہے سحر تک ہجر کی شب مین
طریقہ برق کا اپنے دل مضطر مین پاتے ہین

گرانی سے گناہونکی قدم اونکا نہین اوٹھتا
پس مردن مرا لاشہ اگر احباب اوٹھاتے ہین

کبھی شاید وصال اونکا میسر ہمکو ہو جاے
اسی امید پر ہم صدمۂ فرقت اوٹھاتے ہین

کمر مین لاکھ بل پڑجاتے ہین ایسی وہ نازک ہین
شب وصل اونکو جب ہم بار پہلو نکی بٹھلاتے ہین

سمجھ کر حلقہ ہاے کاکل پیچان کا دیوانہ
مجھے حداد وہری بیڑیان لا کر پنہاتے ہین

وہ میکش ہین کہ توبہ توڑ کر فصل بہاری مین
در پیر مغان پر زاہد البستر لگاتے ہین

پشیمانی گناہون پر بہت ہی ایسے مجرم ہین
پس مردن اسی سے ہم کفن مین منہ چہپاتے ہین

کنشت و کعبہ و دیر و کلیسا اور مسجد کو
ترے جلوے سے ہم ایکجا جہان معمور پاتے ہین

وہ مجنون تہا کہ مرنے سے ترے سنسان جنگل ہے
بگولے چار سو دشت جنون مین خاک اڑاتی ہین

دم آخر جو آنکھین پہرتی ہین تو یہ اشارہ ہے
جہان سے پہر نہ آئین گے وہان ہم آج جاتی ہین

کسیکو زندہ کرتی ہے کسیکی جان لیتی ہے
تری تیغ نگہ مین ہم نئے انداز پاتے ہین

٨٢	وفا گبر و مسلمان کیون پڑہین کلمہ نہ پہر اونکا قدم رکہتے ہین وہ جسجا ملک آنکھین بچھاتی ہین	١٠

بہت غصہ او نہین آتا ہی بل تیوری مین پڑ جاتا
مقابل دیکھکر آئینے مین کیا کیا اکڑتے ہین

لکیلے ہین سوال بوسہ پر جب وہ بگڑتے ہین
خوشامد کرتے ہین کیا کیا ہم اونکی پانون پڑتی ہین

کبھی وہ بھولکر سجدہ نہین کرتے سوے کعبہ
جبین کو جو بتونکے آستانے پر رگڑتے ہین

نہوگا اوس زمین سے حشر تک کچھ خاک بھی پیدا
جہان پر تیرے عاشق ایڑیان اے بت رگڑتی ہین

بتون مین گر نظر آتا نہین اللہ کا جلوہ
برہمن پاے بت پر پہر جبین کو کیون رگڑتی ہین

ملمز ہے صبا سے عاشقانہ ہے کلام اپنا
کسی سے کب مرے اشعار کے مضمون لڑتے ہین

جواب خط کے بدلے دیتے ہین وہ گالیان لکھکر
پیام وصل سنکر میرے قاصد سے بگڑتے ہین

وہ گلرو پہر سیر آتا نہین جب موسم گل مین
دل بلبل مین لاے کیطرح سوداغ پڑتی ہین

خیال یار مین مانند قمری دم جو بہرتا ہون
تو گردن مین مری بہار ہے بہاری طوق پڑتی ہین

٨٣	وفا دیر و حرم کو جاتے ہین جب اوسیکا گہر تو پہر باہم مسلمان اور ہندو کیون جہگڑتے ہین	١٣

گروہون سے ملک لینے ہمین آگے ہوے ہین
ہم نزع کے عالم مین ہین گہبرائے ہوے ہین

ایسا تپ فرقت سے مرا حال ردی ہے
عیسے بھی مجھے دیکھکے گھبرائے ہوئے ہین

ایسے ہین جو آجاے تو احسان اجل ہو
ہم صدمۂ فرقت سے تبنگ آئے ہوئے ہین

وہ حسن دیا ہے تجھے اللہ نے اے بت
یوسف بھی جسے دیکھکے شرمائے ہوئے ہین

وہ دود دل عاشق سے ہین افلاک سیہ رنگ
بادل یہہ دہوان دہار نہین چہائے ہوئے ہین

گلشن مین بہار آئی ہے کس دہوم سے ساقی
مے پینے کو خود باغ مین وہ آئے ہوئے ہین

منھ دیکھتے ہی آئی نظر دوسری صورت
آئینے کو وہ دیکھکے پچہتائے ہوئے ہین

تا حشر نہو آج سحر اے مرے اللہ
وہ پہلے پہل گھر مین مرے آئے ہوئے ہین

جانبازو چلو ہو جو تمہین شوق شہادت
مقتل مین وہ شمشیر بکف آئے ہوئے ہین

بوسے کی طلب پر او نہین غصہ نہین آتا
صد شکر کہ اب راہ پہ وہ آئے ہوئے ہین

اے قابض ارواح ٹہر جاؤ ذرا تم
اک لحظہ او نہین دیکھ لون وہ آئے ہوئے ہین

موسے کیطرح ہمکو دکہا اپنی تجلی
مشتاق ترے طور پہ ہم آئے ہوئے ہین

٩۴	اک آہ مین کر دینگے وفا خلق کو بر باد چھیڑے نہ ہمین کوئی کہ دکھ پائے ہوئے ہین	١٢

بوسہ اون ابرونکا پیار سے ہم لیتے ہین
آپ کیون لیلیان سے شمشیر دو دم لیتے ہین

نہین معلوم کہ ملتی ہی او نہین کیا راحت
پہر کے آتے نہین جو راہ عدم لیتے ہین

کوہ و صحرا کو جو وحشت مین کبھی جاتا ہون
قیس و فرہاد مرے بڑھکے قدم لیتے ہین

توڑکر پانون گلی مین تری جو بیٹھے ہین
جن و انسان و ملک اونکے قدم لیتے ہین

بستر غم پہ تڑپتا ہون برنگ سیماب
ہجر مین جان مری درد و الم لیتے ہین

صورت قیس پہرا کرتے ہین صحرا صحرا
کوچۂ عشق مین عاشق کہین دم لیتے ہین

دیکھیے بہتا ہی کس عاشق مضطر کا لہو
آج پہر ہاتھ مین وہ تیغ دو دم لیتے ہین

جسکو آئی ہے پسند آپکی کوچہکی فضا
کب بہلا رہنے کو وہ باغ ارم لیتے ہین

بال بلبل اپنا گرفتار بلا ہوتا ہے — دم ترے کوچۂ گیسو مین جو ہم لیتے ہین
سیکڑون گالیان دیتے ہین بگڑ کر وہ ہمین — وصل مین بوسۂ رخسار جو ہم لیتے ہین
پیش اگر سخت مصیبت ہو وہ ٹل جاتی ہے — دل سے جب نام خدا کا کبھی ہم لیتے ہین

۸۵	عشق کرتے ہین وفا زلف سیہ سے اونکی بیٹھے بٹھلائے بلا سر پہ یہ ہم لیتے ہین	۱۳

درد کا میرے مداوا وہ کرین یا نکرین — مین ہون مشکور دم نزع جو پروا نکرین
مے سے لبریز عنایت جو وہ پیمانہ کرین — واعظا نوش اوسے رند کرین یا نکرین
عشق صادق جو ذرا اپنا اثر دکھلاوے — بے حجاب آئینہ نظر وہ کبھی پردا نکرین
فصل گل آئی ہی صیاد اگر گلشن مین — ہم وہ بلبل ہین رہائی کی تمنا نکرین
تیرے کوچے مین جو ملجاے جگہ مرقد کی — باغ فردوس کی عشاق تمنا نکرین
جلوہ گر دل مین ہے تو جنکے کسی صورت وہ — رخ حرم کا نکرین عزم کلیسا نکرین
تیرے کوچے مین میسر ہے جنہین روز طواف — کعبے کی سمت وہ بھولے سی بھی سجدا نکرین
ہو سکا دیدار کسی طرح نہین ممکن ہے — شکل آئینہ جو ہم دل کو مصفا نکرین
یار بالین پہ ہے ٹھہرین ملک الموت ذرا — روح کے قبض کا کچھ دیر ارادا نکرین
دم کا مہمان ہون دم لب پہ ہے اے جان جہان — آپ گھر جانیکا اسوقت ارادا نکرین
مرتے دم نام ترا منھ سے نکلجاے اگر — پھر نکیرین لحد مین کوئی جھگڑا نکرین
دیر و کعبہ تو حقیقت مین اسیکے گھر ہین — باہم گبر و مسلمان کوئی جھگڑا نکرین

۸۶	آہ و زاری مین وفا جو اثر پیدا ہو پھر کسطرح رقیبونکو وہ دیکھا نکرین	۱۸

ہجر مین نالہ و فریاد کرون یا نکرون — جان جان شکوۂ بیداد کرون یا نکرون
نیم جان پا کے مجھے کہتا ہے قاتل میرا — کشتۂ خنجر بیداد کرون یا نکرون

شیفتہ زلف کا پاکر مجھے کہتا ہے جنون
ایسے دیوانے کی امداد کرون یا نکرون

ہر حسین آیا نظر حور جنان سے بڑھکر
الفت عالم ایجاد کرون یا نکرون

موسم گل مین یہ صیاد نے بلبل سے کہا
مین قفس سے تجھے آزاد کرون یا نکرون

رشک لیلے کی محبت نے بنایا مجنون
نجد کا دشت اب آباد کرون یا نکرون

ہاتھ دنیا مین نہ آیا کوئی مضمون کمر
اب مین قصد عدم آباد کرون یا نکرون

مین ہون وہ رند یہ کہتا ہون بہار گل مین
چلکے میخانیکو آباد کرون یا نکرون

آئی شرم اپنے گناہون سے نہ کیونکر مجکو
وعدہ روز ازل یاد کرون یا نکرون

قد خمیدہ ہوا پیری مین کمانکی صورت
مین شباب اپنا بہلا یاد کرون یا نکرون

ہر صنم نے مجھے دنیا مین دیے رنج و محن
اپنے اللہ کو پہر یاد کرون یا نکرون

موسم گل مین نکالا ہے گلستان سے مجھے
ظلم صیاد بہلا یاد کرون یا نکرون

دشت غربت مین اکیلا مین پڑا پہرتا ہون
اپنے احباب کو مین یاد کرون یا نکرون

تیغ سے بڑھکے ہی ابرو تو مژہ نشتر سے
عشق ترک ستم ایجاد کرون یا نکرون

بہت دیر سے نکلا تو یہ رو رو کے کہا
شکل ناقوس مین فریاد کرون یا نکرون

چھوڑکر مجکو اکیلا گئے احباب عزیز
قبر تاریک مین فریاد کرون یا نکرون

آب و دانہ نے مجھے لایا ہے قفس مین صیاد
تو گرفتار ہون فریاد کرون یا نکرون

۸۷	دل تو قابو مین نہین ہجر صنم مین میرا پہر وفا نالہ و فریاد کرون یا نکرون	۱۵

سوتے مین دکھا دو مجھے دیدار کسیدن
تم آؤ مرے خواب مین اے یار کسیدن

عشاق کو دکھلائیے دیدار کسیدن
وعدے کو وفا کیجیے اے یار کسیدن

تو ہی وہ حسین دیکھتی گر تجکو زلیخا
یوسف کی نہ ہوتی وہ خریدار کسیدن

موسٰے کیطرح طور پہ مدت سی کہڑے ہین
جلوہ ہمین دکھلائیے اے یار کسیدن

منصور صفت لب پہ رہا اپنے انا الحق — کہینچے نہ گئے ہم تو سر دار کسیدن
یوسف بھی زلیخا کیطرح اوس پہ فدا ہو — بازار کے مر اگر سر بازار کسیدن
دکھلا دے مجھے خواب ہی مین یار کا جلوہ — امداد کر اے طالع بیدار کسیدن
آئینہ سکندر بھی اگر ہاتھ مین لائے — منھ دیکھ نہ دوہ آئینہ رخسار کسیدن
کیا کام حرم سے مجھے مین رند ہون زاہد — کرلون گا طواف در خمار کسیدن
میخوارون نے سمجھایا بہت موسم گل مین — زاہد نے نہ کی بیعت خمار کسیدن
پیری ہوئی غفلت مین کٹی عمر دو روزہ — ہم تو نہوے خواب سے بیدار کسیدن
تو لاکھ چھپے پردۂ افلاک مین لیکن — دیکھے گا ترا طالب دیدار کسیدن
سب عمر پری حیف کٹی جرم وخطا مین — عقبے کا خیال آیا نہ زنہار کسیدن
آنکھ اپنی جھپک جاتی ہے بجلی کی چمک سے — پہر اوس سے ہون کیا طالب دیدار کسیدن

۸۸	میکش ہین وفا میکدہ دہر مین وہ ہم ہمسے نہ چھٹا خانۂ خمار کسیدن	۱۰

اب پاس سے وہ شوخ جو ٹلجائے تو جانین — آغوش تصور سے نکلجائے تو جانین
اسے جوش جنون چلتے تو ہین نجد کی جانب — دل قیس کا صحبت مین بہل جائے تو جانین
تڑپا کے مرے دلکو وہ بولے دم رخصت — اسوقت ذرا بھی جو سنبھل جائے تو جانین
دعوے ہی بہت تیزی و سرعت کا صبا کو — اگر تری کوچہ سے نکل جائے تو جانین
مشاطہ عبث کرتی ہے تو شانے سے سیدھا — بل کاکل پرخم کا نکل جائے تو جانین
واعظ جو پلائے مے گلگون وہ پریرو — پہر تیری طبیعت نہ بدل جائے تو جانین
مفلس کو خدا کر دے جو دنیا مین تونگر — اسوقت طبیعت نہ بدل جائے تو جانین
اے [illegible] دل کھینچلے لا اوسکو دم نزع — دیدار کی حسرت بھی نکل جائے تو جانین
[illegible] ہو جو فنا عشق خدا مین — پہر منہ سے انا الحق نہ نکلجائے تو جانین

٨٩	فریاد کرین ہم جو وفا ہجر کی شب مین قابو سے دل اونکا نہ نکل جائے تو جانین	١١

یا محمد تجھے سب نور خدا کہتے ہین — ہم تو اس سے بھی تری شان سوا کہتے ہین
بالون مین یار کے ہم ملکے حنا کہتے ہین — رنگ یون ہمنے جمایا اسے کیا کہتے ہین
بعد مردن بھی کھلی رہگئین دو نون آنکھین — ہاے اس حسرت دیدار کو کیا کہتے ہین
مرگئے ہم تپ فرقت کے اوٹھا کر صدمے — تم عیادت کو نہ آئے اسے کیا کہتے ہین
کوچہ عشق مین ایسا تجھے حاصل ہی کمال — قیس و فرہاد تجھے راہنما کہتے ہین
کوی الفت مین خضر پھرتے ہین بھٹکے بھٹکے — اونکو کسواسطے سب راہنما کہتے ہین
دل مین ہی یاد بتان اور ہی ظاہر مین نماز — زاہدا دیکھ اسیکو تو ریا کہتے ہین
دیر و کعبہ مین کیا مینے تجھی کو سجدہ — کیون مجھے کافر و دیندار برا کہتے ہین
ہاتھ سے اپنے جو دے پیر مغان ساغر مل — رند اوسے جام مے ہوش ربا کہتے ہین
بزم مین نعت کے اشعار جو مین پڑھتا ہون — سنکے سب اہل سخن صل علی کہتے ہین

٩٠	عاشقانہ نہو کسطرح بھلا میرا کلام مین ہون شاگرد صبا مجکو وفا کہتے ہین	٢٠

کسیکے سوز الفت مین جگر دل ایسے جلتے ہین — کہ جب مین سانس لیتا ہون تو شعلے نکلتے ہین
زبان پر آہ ہی اور دمبدم کروٹ بدلتے ہین — تمام اعضا تمہاری آتش فرقت مین جلتے ہین
تری دیوانے وحشت مین سوے صحرا جو چلتے ہین — تو کوہ و دشت سی فرہاد اور مجنون نکلتے ہین
شب فرقت مین جب نالی مرے منہ سے نکلتے ہین — زمین کہاتی ہی چکر آسمان ساتون دہلتے ہین
چلے احباب جب ملک عدم کو تو یہ دل بولا — گھڑی دم تم اگر ٹھہرو تو ہم بھی ساتھ چلتے ہین
ہزارون مردے جی اوٹھتے ہین زندے جان دیتے ہین — قیامت ہوتی ہی جب نازکی وہ چال چلتے ہین
پکڑلیتے ہین زیادہ جب گلا اونکو لگاتا ہون — دل مضطر وفا کے ارمان وصل مین بھی کب نکلتے ہین

جدا عاشق تمہارا ہی زلیخا اوسپہ عاشق تھی
تمہارے حسن سے کیا یوسف کنعان مقابل ہو

وہ ہر ذرے مین ہی لیکن ہم اوسکو کسطرح دیکھین
حجاب جسم اپنا درمیان مین جبکہ حائل ہو

تڑپتا ہون بسان مرغ بسمل ہجر کی شب مین
الٰہی موت آجائے تو آسان میری مشکل ہو

کری گر عشقبازی کی مذمت پھر تو مین جانون
کسیکی تیغ ابرو سے دل واعظ جو گھائل ہو

جو دیکھی عارض روشن ترا غیرت سی جلجاے
نہان فانوس کے پردے مین بھی گو شمع محفل ہو

غضب کا نور ہی رخ مین تمہارے اور کلف اوسمین
مقابل آپکے رخ کے بھلا کیا ماہ کامل ہو

تری فرقت کا ایذا مین اوٹھا کر دل سے کہتا ہون
اجل ایسے مین آسکے تو مری آسان مشکل ہو

وہ نالان ہون بیابان مین اگر ناقہ [illegible]
بتو تمکو دیر مین رہنا خدا چاہے تو مشکل ہے

٩٢	وفا دلکی صفا سے کیون نہ دیکھین اوسکا جلوہ ہم حجاب چرخ گردون درمیان مین لاکھ حائل ہو	١٤

ترا دیدار مرتے دم جو اے رشک مسیحا ہو
نہ ہرگز موت کے آنیکا پھر دلکو صدمہ ہو

جو تو ہے سائل راہ حقیقت ڈھونڈھنا اوسکو
حرم ہو اسمین یا بیت المقدس یا کلیسا ہو

لگا کر دل حسینوں سے پڑے ہین جان کے لالے
شروع عشق ہی انجام اسکا دیکھیے کیا ہو

جوانی کی ہی آمد وہ بھی قد سے ہے ابھی کم سن
الٰہی جلد بار آور مرا نخل تمنا ہو

بہار آئی الٰہی جشن جمشیدی ہو رندونکو
چمن ہو ابر ہو ساقی ہو دور جام صہبا ہو

نظر آسکے جمال یار تمکو زاہدو بے شک
تمہارا دل جو آئینے کی صورت سی مصفا ہو

فدا عشاق ہون ہر ہر قدم پر جان اور دل سے
چلو تم ناز کی رفتار تو اک حشر برپا ہو

حسین ایسا بنایا ہے خدا نے اے صنم تجکو
اگر یوسف بھی تیری شکل دیکھے تجھپہ شیدا ہو

شب فرقت مین آکر رشک مسیحا دم لبون پر ہے
مری بالین پہ جلد آؤ اگر تمکو جلانا ہو

وہ آنکھین سامری دیکھے تو سیکھے نبی جادو کو
مقابل چشم جانانہ کے کہان آہوی صحرا ہو

شب فرقت مین موت آئے کہ وصل اوس بت کا حاصل ہو
الٰہی وہ ابھی ظاہر ہو جو قسمت مین لکھا ہو

نکرنا نالہ و فریاد ای بلبل ہجر کی شب مین / اگر منظور تجکو راز الفت کا چہپاتا ہو
شب وصلت مین لوٹے کیون نہ لوٹین ای منیم ہم / بہلا صبر اوس سے کیا ہو جو کوئی برسون کا ترسا ہو

۹۳ — بچاۓ گا خدا نار سقر سے بعد مرنے کے / وفا دل مین تمہارے گر ذرا بہی خوف عقبا ہو — ۱۱

سرزد اگر نہ تجھسے عمل کوئی زشت ہو / مرنیکے بعد پہر تو امسکن بہشت ہو
لازم ہر ایک جا پہ مجھے ہی تلاش یار / بتخانہ اسمین ہو کہ حرم ہو کنشت ہو
حسن و جمال میری صنم کا جو دیکھ لے / زاہد کبہی نہ عاشق حور بہشت ہو
کوی صنم یہان آجتک اپنا گذر نہین / کب دیکھین اپنے قبضے مین باغ بہشت ہو
واعظ تجھسے چھوٹیگا پینا شراب کا / دوزخ نصیب اسمین ہو اور یا بہشت ہو
کوی صنم کے وصف سے آگہ ہو رقیب / معلوم دوزخی کو نہ حال بہشت ہو
اوس بت کی دید جبکہ وہان بہی نہو نصیب / دوزخ سے بہی سوا مجھے باغ بہشت ہو
کر و بیان عشق کے دم مین اوڑ لے ہوش / نالان جو ہجر مین یہ دل غم سرشت ہو
چین جبین سے کچھ نہین کھلتا مین کیا کرون / مفہوم کسطرح سے خط سرنوشت ہو
لیلے کا عشق قسمت مجنون مین تہا رقم / مٹتا نہین مٹائے سے جو سرنوشت ہو

۹۴ — امت مین ہون حبیب خدا کی مین ای وفا / کیونکر نہ بعد مرگ مرا گہر بہشت ہو — ۱۷

جدا کدم ہو جو عارض سے نقاب روی جانان ہو / کوئی بیخود بنے ششدر رہو کوئی کوئی حیران ہو
جو محفل مین کبہی رونق فزا وہ شاہ خوبان ہو / تو خجلت سے نہان فانوس مین شمع شبستان ہو
نہایت زور پر دست جنون ہی جوش وحشت مین / نکیونکر پرزے پرزے فصل گل مین اپنا دامان ہو
فدا اوسپر کرے نہین جان اپنی مثل پروانہ / مری گہر میہمان اک شب جو وہ شمع شبستان ہو
درازی سے شب فرقت کی تنگ آکر یہ کہتا ہون / الہی چاک اب صبح قیامت کا گریبان ہو

تپ فرقت مری ہرگز نجائیگی نجائیگی
معالج چرخ سے آکر اگر عیسی دوران ہو

اوٹھانا فاتحہ کو تم مری قبر پر آکر
گذر تیرا جہاں سے قاتل سوی گور غریبان ہو

بہار آئی گھٹا یںخانے پر چھائی ہوا اے ساقی
تر ہو رندو نہیں می نوشی کا پھر کبھو نکرنہ سامان ہو

ادھر اشکو نکا وہ طوفان کہ ڈوبی دو جہان ہو
اگر فرقت مین آمادہ ہماری چشم گریان ہو

نہ ہرگز گھبرانا غافلو تم بحر عالم مین
حباب آسا جہانین تم تو کوی دم کی مہمان ہو

ہزارون عاشقو نکو بیگنہ تو قتل کرتا ہے
گلی مین تیری ای قاتل نکیون گنج شہیدان ہو

غضب ناز وادا اے لعین بلا کی قہر کی چتون
فدا کیو نکر نہ اوس کافر پہ اپنا دین و ایمان ہو

پڑے سایہ ہمارا جس کی پہ جوش وحشت مین
بگولے کی طرح آمادہ کوہ و بیابان ہو

تجلی طور کی ہووے تمہیں ای حضرت موسیٰ
کھلین آنکھین اگر نظارۂ رخسار جانان ہو

تصور ہو جو صحرا مین مجھے مژگان جانان کا
زیادہ مجکو نشتر سے ہر اک خار مغیلان ہو

ہرے کانون تک آکے ہمصفیرو کی صدا ہر دم
قریب بوستان صیاد مجھ بلبل کا زندان ہو

۲۰	طرفداری کرے اللہ جب محشر مین قاتل کی ہمارے خون ناحق کا وفا پھر کون پرسان ہو	۹۵

کسیدن تو خدایا مجکو یہ سامان میسر ہو
چمن ہوا ہو پہلو مین یار حور پیکر ہو

ہوا چلتی ہے ٹھنڈی چاندنی شفاف چھٹکی ہو
لب جو بادہ نوشی آج تو اے ماہ انور ہو

نہیں ملتی کسیکو انتہا اس بحر الفت کی
جو اپنی جان پر کھیلے وہی اسمین شناور ہو

ہزارون عاشق اک جنبش مین اوسکی قتل ہوتے ہین
مقابل ابروی سفاک کے کیا خاک خنجر ہو

وہ بلبل ہون کہ فصل گل مین ہر دم تیکو سنکر
گریبان چاک گلزار جہانین ہر گل تر ہو

اگر سونا ہی چھوتا ہون تو ہو جاتا ہے وہ مٹی
زمانے مین کسیکا بھی نہ میرا سا مقدر ہو

سکندر سے حیوان سے پھر آیا واہ رہی قسمت
خضر برگشتہ بختو کا بھلا کس طرح رہبر ہو

قیامت سے زمین مین سرو اور شمشاد گر جائین
رواں سیر چمن کو گر مرا رشک صنوبر ہو

شب وصلت مین موت آئی اذانکی سنتی ہی مجکو
پیام مرگ مجکو نعرہ اللہ اکبر ہو

گری غش کہاکے موسی آنکہ تو اپنی نہ جہپکے کی
اگر دیدار تیرا طور پر ہمکو میسر ہو

لگا دے منہ سے می نوشونکی خم فصل بہاری مین
گہٹا گھنگہور آئی ساقیا اب دور ساغر ہو

چمن کی سیر کو وہ سیکش خونخوار آتا ہے
لبالب خون بلبل سی عجب کیا گل کا ساغر ہو

لوائے حمد کے سایہ مین تو مجکو جگہ دینا
سوا نیزے پہ جسدن ایخدا خورشید محشر ہو

زمین و آسمان بھی غرق ہون آب خجالت مین
اگر رونے پر آمادہ ہمارا دیدۂ تر ہو

در دندان جانانکے تصور مین روتا ہون
نہ کیون ہر دانۂ اشک اپنا رشک گوہر ہو

کہین گے ساقی کوثر سے ہم مجرم یہ محشر مین
عنایت آج تو ہم عاصیونکو جام کوثر ہو

بہٹکتے پہرتے ہین ہندو مسلمان دیر و کعبہ مین
خدا جانے ترا دیدار کسجا پر میسر ہو

ترا دیدار مرنے پر نہو گر ای صنم حاصل
جہنم اور جنان نظرو مین اپنی برابر ہو

حسین دیکہین نہ آئینے مین بہولے سے منہ اپنا
نکیونکر شرمگین صنعت پہ اپنی پہر سکندر ہو

۹۶	جمال دخت رز پر شیفتہ ہے دل سے ای ناصح وفا سے بادہ نوشی فصل گلبن ترک کیونکر ہو	۱۹

بہار آئے کہین نغمہ سنج بلبل ہو
چمن مین تخت عروسی پہ شاہ گل ہو

چمن ہوا ہو ابر ہو ساقی وہ غیرت گل ہو
شراب پینے مین اوسوقت کیا تامل ہو

تمہاری زلف کا سودا نہو جو رشک چمن
تو پیچ و تاب مین پہر مبتلا نہ سنبل ہو

وہ گلبدن ہے پئے گلگشت جب چمن مین جاے
نثار عارض گلگون پر اوسکے بلبل ہو

صبا یہ لائی ہی مژدہ وہ آئی فصل بہار
چمن مین دیدۂ گل تر نصیب بلبل ہو

تیرے ستم کی ہی کچہ انتہا بھی ای صیاد
کہ آئے موسم گل اور قفس مین بلبل ہو

جو میکدے مین نہو پاس ساقی گلفام
تو جام زہر شب ہجر ساغر مل ہو

بہار آئی ہی کس زور شور سے ساقی
شراب خوار دنین اب دور ساغر مل ہو

نہ اپنے کوچے مین گر دفن ہونے دے قاتل — شہید ناز کی مٹی خراب بالکل ہو

کھڑے ہین شوق شہادت مین سر بکف کب سے — ہمارے قتل مین قاتل نہ اب تامل ہو

پس فنا جو ہو منظور سیر جنت کی — نہ اوسکی یاد سے دم بھر تجھے تغافل ہو

ملے گا رزق وہی جو کہ ہے مقدر کا — کسطرح سے مجھے تقدیر پر توکل ہو

لوٹا ئین مال کو اپنے خدا کی راہ مین وہ — جو منعمونکو ذرا لذت توکل ہو

جو عاشقانہ مضامین ہون غزل مین رقم — تو شعر پڑھتے ہی کیا واہ واہ کا غل ہو

خدا عروج پہ میرے کلام کو رکھے — عدو ہزار مرا درپئے تنزل ہو

خزان نہ آئے الہی سدا بہار رہے — عروج پر رہے گلشن نہ اب تنزل ہو

لبون پہ دم ہے کرون کسطرح نہ مین نالے — کہانتک اب دل بے صبر سے تحمل ہو

مئے طہور وہ پائیگا روز حشر ضرور — جناب پیر مغان سے جسے توسل ہو

۹۷ — ہر ایک شعر تمہارا وفا ہے پر مضمون — شاعرہ مین نکیون مرحبا کا پھر غل ہو — ۱۳

گھٹا ہو باغ ہو پہلو مین اپنے یار جانی ہو — جو یہ سامان میسر ہو تو لطف زندگانی ہو

مزہ کیا خضر کی صورت جو عمر جاودانی ہو — ہم اس جینے سے باز آئے کہ جو ناز ندگانی ہو

گھٹا ہے ساقیا سامان وصل یار جانی ہو — لبالب بھر صراحی مین شراب ارغوانی ہو

خزان مین کہتے ہین پیر مغان سے رند مشرب یون — بہار آئی کہین دور شراب ارغوانی ہو

کسی یوسف لقا پر دل جو آئے عہد پیری مین — نئے سر سے زلیخا کی صفت پھر نوجوانی ہو

مجھے شوق شہادت تشنہ لب لایا ہے مقتل مین — پلا دے آب خنجر پیاس اگر قاتل بجھانی ہو

وہ مجرم ہون کہونگا حشر مین اللہ سے رو کر — جہنم سے مین بچ جاؤن جو تیری مہربانی ہو

محبت ان بتان سنگدل سے دیکھ کر کرنا — شب فرقت کی ایذا گر تجھے دل اوٹھانی ہو

تری تصویر ایجان کھینچے کیا تاب کستا ہی — نظر بھر کر اگر دیکھے تجھے بیہوش مانی ہو

پیے جاتا ہوں خم کے خم وہ میخانے میں میکش ہون
پلائے جا مجھے ساقی جہانتک جی پلانی ہو

حباب بحر کیصورت نہیں دم بہر ثبات اسکو
مری نظروں مین پھر دنیائے دو دن کیونکر نہ فانی ہو

کہڑا ہوں طور پر کب سے مجھے دیدار دکہلاؤ
کلیم اللہ جب آئیں تو اونسے لن ترانی ہو

۹۸ — وفا بہر خدا چہوڑو محبت ان حسینوں کی
بتوں کے ہجر میں ایسا نہو ضایع جوانی ہو — ۱۳

کہتا ہے جہان تمکو کہ تم نور خدا ہو
ڈرتا ہوں کہیں یہ نہ کہوں اس سے سوا ہو

جب زنگ دوئی آئینۂ دل سے جدا ہو
جس سمت نظر جائے وہی جلوہ نما ہو

تو خانۂ دل مین جو مرے جلوہ نما ہو
خورشید قیامت سے سوا اسمین ضیا ہو

اک آہ میں تم دوڑے چلے آئے مرے پاس
فریاد کروں میں جو شب ہجر تو کیا ہو

دوزخ سے بچالیں گے شہنشاہ دو عالم
اندیشۂ فردائے قیامت مجھے کیا ہو

ہو گوشہ نشینی میں بھی طے وادی الفت
مانند خضر دل جو مرا راہنما ہو

بہکا کیے تم عشق کے کوچے میں ابھی تک
ای خضر تمہیں کون کہے راہنما ہو

اوس شوخ کے ہاتھوں کی چرا لیگیا سرخی
بدنام زمانے میں نہ کیوں رنگ حنا ہو

کیسے کا نگر عشق دلا خوب نہیں ہے
ایسا نہو یہ تیری لیے دام بلا ہو

عالم میں مری سحر بیانی کا ہے شہرہ
پھر مجھ سے نہ کیوں رونق بزم شعرا ہو

یہ بھی کوئی انصاف ہے انصاف سے دیکھو
ہم تم پہ مریں اور تم اغیار کو چاہو

ساقی ترے میخانے میں ہوں رند بلا نوش
وہ جام پلا دے مجھے جو ہوش ربا ہو

۹۹ — سب عمر گناہوں میں وفا تو نے گنوائی
انجام پس مرگ ترا دیکھیے کیا ہو — ۱۴

لگائے مجھ پہ صد ہا وار قاتل ہو تو ایسا ہو
رہا چپ اف تک نہیں نکلی جو گھائل ہو تو ایسا ہو

جگر کو پکڑے دونوں ہاتھوں سے وہ خود چلے آئے
کسیکی آہ میں گر جذب کامل ہو تو ایسا ہو

خضر بھٹکے ہین پھرتے وہ بھی مجھسے راہ پوچھین
جمال یار کو مین دیکھتا ہون ذرے ذرے مین
بت کافر ترا شکوہ خدا سے کب کیا مینے
ہوا پھیری یہان بھی بے چین جب دیکھا حسین کوئی
پس مردن وہ آکر خاک اوڑا ئین میری تربت پے
جیلگی غم مین اوسکے صبح تک آنسو بہائی گی
ملائک [illegible] صورت [illegible] اوسکو ترساتے ہین
بھبو کا رنگ ہو جای تمہاری دست نگین کا
مہم سخت بھی اک آن مین آسان ہو جاے
فرشتے عرش سے آکر تری وہ نعل قدم چومین
مری صورت چڑہا سے جاے تو بھی خم کو خم دانفظ

طبیعت عشق مین انسان کامل ہو تو ایسا ہو
صفا گرد کدورت سے اگر دل ہو تو ایسا ہو
اوٹھاے ستم بیچور و جفا دل ہو تو ایسا ہو
پریرو یونکی صورت پر فدا دل ہو تو ایسا ہو
اثر تجھین ذرا اے حسرت دل ہو تو ایسا ہو
جو پروانہ فدای شمع محفل ہو تو ایسا ہو
تمہاری یاد سے دم بھر نہ غافل ہو تو ایسا ہو
حنا مین کچھ لہو میرا جو شامل ہو تو ایسا ہو
زہی قسمت شہید ونکی جو قاتل ہو تو ایسا ہو
مزہ فقر و فنا کا تجھکو حاصل ہو تو ایسا ہو
مزہ گر میکشی کا تجھکو حاصل ہو تو ایسا ہو

۱۰۰	زمین سخت کو ہم اے وفا گردون بنا ئی ہین اگر شعر و سخن مین کوئی کامل ہو تو ایسا ہو	۲۰

فصل گل مین دلکو وحشت کیون نہو
وادی وحشت کو طے مین نے کیا
پرسش محشر کا ڈر کچھ بھی نہین
جب نہو پہلو مین وہ گل پیرہن
سیر کو آیا ہے وہ رشک چمن
ایک دم بھر بھی نہین اسکو ثبات
ہے لبون پر ہجر کی ایذا سے دم
مر کے دنیا کے بکھیڑون سے چھٹے

جاے پھر صحرا کے رغبت کیون نہو
اے جنون تیری بدولت کیون نہو
غافلو اسدرجہ غفلت کیون نہو
میکشی سے دلکو نفرت کیون نہو
بلبلون کو گل سے نفرت کیون نہو
پھر مجھے دنیا سے نفرت کیون نہو
موت آجاے تو راحت کیون نہو
منزل اول مین راحت کیون نہو

جب ہوسشیدا تجھپہ ذات کبریا ‏ | ‏ختم تجھپر پہر نبوت کیون نہو

یاد کرکے اپنے اعمال زبون ‏ | ‏چشم تر ہنگام رحلت کیون نہو

جبکہ مین مجرم خطا کا ہون سقر ‏ | ‏مجھپہ نازل اوسکی رحمت کیون نہو

جبکہ ہم توبہ گنا ہون سے کرین ‏ | ‏موجزن دریاے رحمت کیون نہو

ناز کی رفتار سے جب وہ چلین ‏ | ‏ہرجگہ برپا قیامت کیون نہو

شان ہے اللہ کی انکا جمال ‏ | ‏پہر بتون سے دلکو الفت کیون نہو

طور پر موسے نے دیکھا تھا تجھے ‏ | ‏مجکو پہر تیری زیارت کیون نہو

خاکسار ایسا ہون میرے روبرو ‏ | ‏تخت شاہی بے حقیقت کیون نہو

لب پہ دم ہے نزع کا ہنگام ہے ‏ | ‏دیکھنے کی اونکے حسرت کیون نہو

دشت مین تنہا ہی مجھ وحشی کی لاش ‏ | ‏ازدحام یاس وحسرت کیون نہو

شہر خاموشان کی بستی دیکھہ کر ‏ | ‏آدمی کے دلکو عبرت کیون نہو

۱۰۱ ‏ | ‏ہے وفا اک شاعر نازک خیال ‏ | ‏۱۱

شش جہت مین اوسکی شہرت کیون نہو

یہ اثر سنکہتی ہے اونا سجدا بسم اللہ ‏ | ‏دلکے آئینے کو کرتی ہی صفا بسم اللہ

آمد فصل بہاریکا جو عالم دیکھا ‏ | ‏وجد مین کہتی ہی پہر موج ہوا بسم اللہ

کیا قاتل نے پس قتل جو رنگ کا قصد ‏ | ‏ہوکے خوش کہنے لگے سب شہدا بسم اللہ

کوئی الفت مین جو بہکا کوئی مانند خضر ‏ | ‏نبگئی اوسکے لیے راہنما بسم اللہ

دردلب جسکے ہوی اوسکو بنایا کامل ‏ | ‏ہر بشر کے لیے ہی پیر ہدا بسم اللہ

ہی تری یاد مین دیوانہ تیرا زندان مین ‏ | ‏اوسکی بیڑی سے نکلتی ہے صدا بسم اللہ

مژدہ وصل سے کرتا مجھے خورسند شتاب ‏ | ‏خط مرا لیکے روانہ ہو صبا بسم اللہ

تو اگر بحر حقیقت مین لگائے غوطہ ‏ | ‏دیکھکر تجکو کہین شاہ وگدا بسم اللہ

عرش پر جب شب معراج مین پہونچے حضرت
ہر قدم پر چلی آتی تھی صدا بسم اللہ

در جنت پہ مری روح جو پہونچی بعد مرگ
کہا رضوان نے کہ فردوس مین جا بسم اللہ

۱۰۲
جب مین جاتا ہون کسی بزم مین تو خوش ہوکر
کہتے ہین اہل سخن مجھسے وفا بسم اللہ
۱۶

اونکی طرف جو وصل مین مینے بڑہائے ہاتھ
شرما کے بولے وہ کہ ترا ٹوٹ جائے ہاتھ

وہ بت گلے سے آکے ہمارے لپٹ گیا
ہم کبھی مین دعا کو اوٹھانے نہ پائے ہاتھ

کیون شرم سے نہ پنجۂ مرجان سفید ہو
مہندی سے تمنے سرخ جو اپنے بنائے ہاتھ

کیا زندگی مین فکر کفن کی بھلا کرون
ہین پردہ پوشیان پس مردن پرائے ہاتھ

لکھون سوال وصل مین کسطرح نامہ بر
ایسا ہو کہ خط مرا جائے پرائے ہاتھ

بعد فنا کفن مین نہ ہووے سمائے ہم
اوسنے جو فاتحے کو لحد پہ اوٹھائے ہاتھ

حاتم سے بھی جہان مین سوا نام ہو ترا
داد و دہش سے تو جو نہ اپنا اوٹھائے ہاتھ

دیکھے وقار پیر مغان جب بہار مین
بیعت کے واسطے وہین زاہد بڑہائے ہاتھ

پیر مغان یہ کہتا ہے رندونکے سامنے
پینا ہو جسکو کم وہی پہلے بڑہائے ہاتھ

وہ بت ظہور قدرت پروردگار ہے
کیون پیرہن نہ آنکھو ںسے اوسکے لگائے ہاتھ

وہ سخت جان تہا مین کہ نہ نکلی بدن سے روح
قاتل نے مجھپہ تیغ کے کیا کیا لگائے ہاتھ

کہتا ہے یار مجھسے شب وصل بار بار
دیکھو ملال ہوگا جو بیجا لگائے ہاتھ

مین ہر دہان زخم سے کہتا تہا مرحبا
تیغ دو دم کے یار نے جسدم لگائے ہاتھ

تاثیر عندلیب کے نالون مین ہو اگر
گلچین بہار گل مین گل کو لگائے ہاتھ

اوٹھا مرا جنازہ کسی سے نہ بعد مرگ
جب تک نہ میری یار نے آکر لگائے ہاتھ

۱۰۳
آتش زبان ہون اور مقلد صبا کا ہون
مضمون عاشقانہ وفا کیون نہ آئے ہاتھ
۱۷

حالت جو میں نے خط میں لکھی اضطراب کی
ہر حرف کی کشش تھی روش موج آب کی

قاصد کی دلکو بو جو لگی ہے شراب کی
اک بات عمر بھر میں کی ہے ثواب کی

غافل پڑی تھی قبر میں اے منکر و نکیر
تم نے جگا کے نیند ہماری خراب کی

اب دلولوں کے نام سے افسردہ دل ہیں ہم
پیری میں کیا پسند ہوں باتیں شباب کی

زاہد عمامہ فرق مبارک پہ یہ نہیں
رکھی ہے سر پہ آپ کے گٹھری عذاب کی

زلف سیاہ یار کا پھر عشق ہو چلا
کم بختی آگئی دل خانہ خراب کی

دل اوسکا پانے مثل حباب آہ اوٹھ گیا
جیتے ذرا بھی سیر جہان خراب کی

گر ابجد النصیب میں دولت تھی مری
پھر دس میں لاکے کیوں مری مٹی خراب کی

ہنگام نزع دم جو بجھا آئی ہے چار سو
الفت یہ روح کو ہے جہان خراب کی

پیری میں ہی یہ سوچ کہ چھوٹا نہ خواب سے
غفلت میں ہمنے اپنی جوانی خراب کی

میں تہا وہ بادہ نوش کہ واعظ بہار میں
بوتل دبی رہی ہی بغل میں شراب کی

وہ رند بادہ کش ہوں کہ تربت پہ غیب سے
پھولوں کے بدلے چڑھتی ہی چادر سحاب کی

مجرم وہ ہیں خدا سے کہیں گے یہ روز حشر
کیا ہم گناہگاروں سے حاجت حساب کی

ہی یاد کسکی گرمی رخسار بعد مرگ
پاتا ہوں داغ دلمیں چمک آفتاب کی

دیتا ہے بے ثباتی کوئی دم کا ہی قیام
دریا پہ وہ ہمیشہ بات کہتی یہ حباب کی

جو پوچھنا ہو پوچھ لو اے منکر و نکیر
پھر احتیاج ہو نہ سوال و جواب کی

۱۰۴ — آنکھوں میں سے جگہ اسے سر صفت وفا
آئے جو ہاتھ خاک در بوتراب کی ؎ — ۱۵

شب غم گر کوئی نالہ مرے منہ سے نکلتا ہے
زمین کھاتی ہے چکر گنبد گردون دہلتا ہے

نہ ہوتی ہی جدا گردن نہ میرا دم نکلتا ہے
ارے قاتل ترا خنجر یہ کیوں رک رک کے چلتا ہے

جگر اور دل کسیکی آتش فرقت میں جلتا ہے
یہ باعث ہے دہواں ہر لحظہ جو منہ سے نکلتا ہے

بہار آئی ہے مے نوشو مین دور جام چلتا ہے
حسد سے واعظوں کا دل بسان شمع جلتا ہے

بتان دیر کا ثانی نہین ہے بیوفائی مین
دل ناقوس سے پیہم یہی نالہ نکلتا ہے

وہ تربت پر مری آتے ہین جب لیکر رقیبونکو
تو میری قبر سے بیساختہ نالہ نکلتا ہے

کہین وہ بیوفا ملجائیگا تو اوس سے پوچھینگے
ہمارے دلکا ارمان دیکھیے کسدن نکلتا ہے

کہین ایسا نہو بے چین ہوجائین وہ نازک بین
شب غم اسلیے رک رک کے نالہ نکلتا ہے

خجالت سے اوڑی کیونکر نہ رنگ پنجۂ مرجان
سنا ہے لیکے ہاتھوں مین حنا وہ شوخ ملتا ہے

نہایت سوزش آتش فرقت جگر مین ہے
کہ ہر ایک استخوان میرا بسان شمع جلتا ہے

کسیکے ہجر مین ہوتا ہے حاصل جوش گریہ کا
ہماری دیدۂ پرنم سے اک دریا ابلتا ہے

بڑا کم ظرف راہ راست پر آیا ہے مے نوشو
عمامہ اپنا واعظ ایک ساغر سے بدلتا ہے

بلائین اوسکی لیتا ہون تصدق اوسپہ ہوتا ہون
شب وصلت مری جانب جو وہ کروٹ بدلتا ہے

بنا کر وہ ہمین جو رنگ تقل مین یہ کہتے ہین
تجھے ہم دیکھتے ہین کسطرح اب تو سنبھلتا ہے

١٠٥	وصال یار کی حسرت رہی فرقت مین موت آئی وفا کی لاش پہ عالم کف افسوس ملتا ہے	١٦

وہ قتل پہ جب باندھکے تیغ دو سر آئے
ہم جان پہ کھیلے ہوے سینہ سپر آئے

آئینہ صفت دلمین صفائی اگر آئے
پھر صاف مجھے یار کی صورت نظر آئے

جاتا ہے اودہر جو نہین آتا ہے وہ پھر کر
کسطرح سے یاران عدم کی خبر آئے

اوس در کا گدا ہون کہ مری دیکھکے صورت
سلطان جہان تخت سے اپنے اوتر آئے

رقاص وہ تو ہے کہ ترا رقص جو دیکھے
افلاک سے زہرہ بھی [illegible] اوتر آئے

کشتہ ترا زندہ ہو قاتل کسی صورت
گر چرخ چہارم سے مسیحا اوتر آئے

[illegible] طوفان بپا بحر جہان مین
رونے پہ جو فرقت مین مری چشم تر آئے

بیتاب ہو اگر دیدۂ دل صورت موسے
دیدار سر طور تمہارا نظر آئے

اوٹھ جائے اگر بیچ سے پردہ یہ دوئی کا — جلوہ ترا ہر چیز مین پھر تو نظر آئے
سوسے کیطرح طور پہ ہم جاتے ہین ہر دن — دیدار ترا دیکھیے کس دن نظر آئے
مغرور ہون حسن خدا داد پہ یہ بت — اپنے مین اگر کیفیت اپنی نظر آئے
حاصل ہو اگر کسب ریاضت سے صفائی — آئینۂ دلمین تری صورت نظر آئے
سجدے کرے زاہد اوسے اللہ سمجھ کر — بتخانے مین گر وہ بت ترسا نظر آئے
یہ زہد یہ تقوی نہ رہے پھر ترا اے شیخ — بتخانے مین جلوہ جو بتونکا نظر آئے
مرقد مین پس مرگ کوئی ساتھ نہ آیا — تنہا ہمین سب چھوڑ گئے اپنے پرائے

۱۰۶ — پھولے نہ سمایا مین وفا اپنے کفن مین — ۱۷
وہ پھول چڑھانے جو مری قبر پہ آئے

کعبے سے ڈھونڈتے ہوئے ہم دیر تک گئے — یان تک پھری تلاش مین تیری کہ تھک گئے
پہلو سے جب وصال کے شب تم سرک گئے — لاکھون طرح کے یار مری دلمین شک گئے
رندونکے گوش زد جو ہوئی آمد بہار — پھولے خوشی سے پیرہن تن مسک گئے
اوٹھا نکوئی یار سے نقش قدم کیطرح — سمجھاکے مجکو حضرت ناصح بھی تھک گئے
کعبے مین پہونچے قصد مگر بتکدیکا تھا — جانا کہان تھا آئے کہان ہم بہک گئے
ایسی ہوا بندھی مرے ساقی کی آجکل — واعظ بھی آکے موسم گل مین بہک گئے
ظاہر ہوا یہ بعد فنا جذب عشق کا — ہمراہ میری لاش کے وہ دور تک گئے
یارونکا قافلہ جو چلا جانب عدم — نالان جرس کی طرح سے ہم دور تک گئے
ایجان تمام خانۂ دل پھنک کے رہگیا — یہ آتش فراق کے شعلے بھڑک گئے
زندہ نہ پائیگا پھر اسے غیرت مسیح — بالین سے میری آپ جو اسدم سرک گئے
اوس ترک نے دکھائی جو تیغ نگاہ ناز — ہم قتلگہ مین صورت بسمل پھڑک گئے
الفت کی راہ طے نہین ہوتی کسیطرح — اس راہ مین جناب خضر تک بھٹک گئے

شکر صبا سے مژدہ فصل بہار کو — خندان چمن مین گل ہوی غنچے چٹک گئی
نالے کیے وہ مینے شب ہجر یار مین — اغیار کے بھی سنکے کلیجے دہڑک گئے
ادنیٰ سے ہو سکا جو تپ ہجر کا علاج — بالین سے میری آکے مسیحا سرک گئے
شان خدا ہے ای بت یکتا ترا جمال — یوسف بھی حسن دیکھکے تیرا بہڑک گئی

۱۰۷	ر کہتے تھے عاشقانہ طبیعت جو اے وفا میرا کلام سنکے سخنور پھڑک گئے ؛	۱۵

وصل کا دن ہوا فرقت کا محن بھول گئی — درد و اندوہ بھی مشفق من بھول گئے
سنکے احباب کی ایذا ہوی غربت مین مقیم — رنج کیا کیلیے پھر سوے وطن بھول گئی
فاتحہ پڑہنے نہ آیا سر تربت کوئی — مرتے ہی مجکو تمام اہل وطن بھول گئی
دفن کے بعد کسیکو بھی نہ مین یاد آیا — چار ہی روز مین احباب وطن بھول گئی
کعبہ و دیر مین سجدے سے کیے ہمنے تجکو — ہم تجھے کب صنم سیم بدن بھول گئی
نکتہ دانو نمین جو پہونچا مین سربزم کبھی — سنکے اشعار مرے اپنا سخن بھول گئے
زندہ در گور کیا مرگ عزیزان نے ہمین — یہی باعث ہی جو ہم فکر سخن بھول گئی
ہوش گم کردہ اعزہ تھی مری مرنے سے — کر دیا دفن مگر غسل و کفن بھول گئے
گردشین آپ کی آنکھونکی نظر جب آئین — چوکڑی بھرنا بھی صحرا مین ہرن بھول گئے
ہجر کی رات مین جسدم مری فریاد سنی — نغمہ سنجی کو بھی مرغان چمن بھول گئی
وہ سہی قد جو گیا باغ مین پھر گلگشت — سرکشی اپنی سبھی سرو چمن بھول گئی
نالہ و آہ مری سنکے شب فرقت مین — چہچہانا سبھی مرغان چمن بھول گئے
بیخودی چھاگئی اسدرجہ تجھے دیکھتے ہی — بلبلین کہتی ہین ہم راہ چمن بھول گئی
ہم وہ بلبل ہین قفس مین جو زمانہ گذرا — رنگ گل کیسا تھا کیسا تھا چمن بھول گئے

	وہ وفا کو جو بلاتے نہین ہی وقت کی دیر	

۱۳	ہے بہت بیجا جو کہوں شاہ زمن بہول گئے	۱۰۸

جہان مین حرم سے غافل کوئی بشر بہی ہے
کسیکو پرسش اعمال کا خطر بہی ہے

سفینہ بال بہی ہین اور خم کمر بہی ہے
پیام موت کی غافل سبہے تجہے خبر بہی ہے

قرار دلکو نہین مضطرب جگر بہی ہے
کسیکی یاد ادہر بہی ہی اور ادہر بہی ہی

تڑپ رہا ہے جگر اور چشم تر بہی ہے
ہماری حالت دلکی تمہین خبر بہی ہی

نہ کسطرحسے بین اوس بت پہ ہون دل اپنا
بلا ہی زلف تو جادو بہری نظر بہی ہے

حرم کو شیخ چلا ہے تو برہمن سوے دیر
تری تلاش سے غافل کوئی بشر بہی ہی

تمہارے ہجر کے صدمے سے یہہ کیا طاقت
بہلا ہمارا سا اغیار کا جگر بہی ہی

جو انکا ظلم ترقی پہ کیون نہو ہردم
ہمارے نالہ و فریاد مین اثر بہی ہی

تم فراق بتان مین جو موت آئی تہی
ہجوم حسرت و حرمان زار بہی ہی

قفس مین چہوڑتا صیاد کسطرح اوسکو
کہ آہ و نالۂ بلبل مین کچہ اثر بہی ہے

ہر ایک سے جہک کے ملا کر نہ کر غرور ذرا
مآل کار کی منعم تجہے خبر بہی ہے

تڑپ تڑپ کی بسر کی ہی رات فرقت کے
ہماری جان کی کچہ آپکو خبر بہی ہے

۱۷	بتان دیر کی الفت نہ بہول کر کرنا کہ جان جانے کا اسمین وفا خطر بہی ہے	۱۰۹

شکوۂ جور بتان لب پہ نہ لائے ہوتے
تازہ انداز وفا تمنے اوٹہائے ہوتے

نالہ و آہ کہین لب پہ نہ لائے ہوتے
عرش و کرسی و فلک ہمنے ہلائے ہوتے

اشک آنکہون نے مرجان نہ بہائے ہوتے
دو قدم لاش کے ہمراہ تو آئے ہوتے

[illegible] ہو جاتا مرا نامہ عصیان سارا
شرم سے نزع مین گر اشک بہائے ہوتے

شیفتہ گل پہ نہوتی کبہی بلبل ہرگز
سیر کو آپ سوی باغ جو آئے ہوتے

غرق دریا کے خجالت مین گہر ہو جاتے
تمنے ہنستے مین اگر دانت دکہلائے ہوتے

عاشق چشم کی تربت پہ کبھی تو آکر
پھول نرگس کے مری جان چڑھائے ہوتے

ہجر ساقی مین جو میخانیکے جانب جاتے
ٹھوکرین مارکے خم ہمنے لنڈھائے ہوتے

آمد فصل جنون سنتے جو ہم دیوانے
طوق و زنجیر کے سو ٹکڑے اوڑائے ہوتے

ایک دو جام مین ساقی مرا کیا ہوتا ہی
خم کے خم تو نے مرے منہ سے لگائی ہوتی

دیر کچھ بھی تجھے آنے مین جو ہوتی سگ یار
استخوان سارے ہمارے مرے کہائے ہوتے

کس مصیبت سی مری روح نکلتی تن سے
تم جو بالین پہ دم نزع نہ آئے ہوتے

برہمن دیر مین ملتا جو پتہ اوس بت کا
ہم حرم چھوڑکے پھر دیر مین آئے ہوتے

مست کیا قلقل مینا کے صدا ہی ساقی
سنتے زاہد تو ابھی وجد مین آئے ہوتے

کشتۂ ناز و ادا اوسکے نہ جیتے ہرگز
آسمانسے جو مسیحا اوتر آئے ہوتے

دیکھتا ہجر کی شب مین جو تڑپنا میرا
اشک آنکھون مین عدو کے بھی بھر آئے ہوتے

۱۱۰ | جان دیتے جو وفا عشق مین ہم حورونکے
خلد سے لینے فرشتے ہمین آئے ہوتے | ۱۷

زمانے مین جسے اس عشق کا آزار ہوتا ہی
اوسے دم بھر کا جینا پھر اوسی دشوار ہوتا ہی

موذن سوتے سوتے جب گھڑی بیدار ہوتا ہی
شب وصلت مین دینے کو اذان تیار ہوتا ہی

نہین آتا نظر وہ ماہ پیکر خواب مین اک شب
ہمارا بخت خفتہ دیکھین کب بیدار ہوتا ہے

مدت سے ساقی کوثر کے ہم جنت کو چلتے ہین
گنہگارونکا اس صورت سی بیڑا پار ہوتا ہی

فزون سمجھے گدائی کوی جاناکی جو شاہی سی
اوسے ظل ہما بس سایۂ دیوار ہوتا ہے

کہین گل پھولتے ہین اور کہین بلبل چہکتی ہے
بہار آتی ہے جب رونق پہ کیا گلزار ہوتا ہے

تجھے اوٹھنے دون ای پیارے بھلا پہلو سے مین کیونکر
تری فرقت مین جینا ایکدم دشوار ہوتا ہی

خضر تمکو نہین معلوم راہین کوی الفت کی
قدم رکھنا طریق عشق مین دشوار ہوتا ہی

وہ بت ہی جلوہ فرما خانۂ دلمین مری زاہد
روانہ پھر حرم کے سمت تو بیکار ہوتا ہے

چلے جاتے ہین ہمسے رند شوق بادہ نوشی مین
ہزارون کوس بھی گر خانۂ خمار ہوتا ہے

پیا سے جام مئ میخانۂ عالم مین چلتے ہین
بہار آتی ہی جب تو مست ہر میخوار ہوتا ہے

قیامت کرتے ہو تم چال سے مردی جلالی ہی
بپا اک حشر کا عالم دم رفتار ہوتا ہے

اشارے مین ادا سے قتل عالم کو کیا تو نے
خجل ابرو سے تیرے خنجر خونخوار ہوتا ہے

نکو منعم کیصورت تو محبت زر سے ای غافل
کہ انسان اسکی الفت مین ذلیل و خوار ہوتا ہی

جسے شوق شہادت ہو وہ آئے آج مقتل مین
اشارہ تیغ ابرو کا بھی ہر بار ہوتا ہے

کیا طے منزل ہستی کو اوسنے دو قدم ہی مین
غضب عمر روان کا تیز تر رہوار ہوتا ہے

۱۱۱	کھڑے ہین طور پر مشتاق جانان شکل موسیٰ ہم وفا کب دیکھیے اوس شوخ کا دیدار ہوتا ہی	۱۶

جسکے دل مین تری تصویر نہان رہتی ہے
پھر کوئی اور ہوس اوسکو کہان رہتی ہے

مدح احمد مین شب و روز زبان رہتی ہے
سر سے پہلو مین وفا حور جنان رہتی ہے

ہجر مین لب پہ مری آہ و فغان رہتی ہی
ضبط کی دلکو کہان تاب و توان رہتی ہے

ذبح کرتا ہے مجھے اُسکا تصور سفاک
تیغ ابرو مری گردن پہ روان رہتی ہی

کھل گیا دیکھکے طفلی و شباب و پیری
صورت نفس روان عمر روان رہتی ہی

چاندنی رات ہو اور تو ہو چلے دور شراب
روز و شب اسکی تمنا مری جان رہتی ہی

اے موذن مجھے جب وصل نصیب ہوتا ہی
شام ہی سے تجھے کیون فکر اذان رہتی ہی

مین وہ میکش ہون کہ جب فصل بہار آتی ہے
خواہش طوف در پیر مغان رہتی ہے

تیرا دیوانہ تری دہن مین جہان بیٹھ گیا
پھر تو اک خلق خدا جمع وہان رہتی ہے

میکشی کرتا ہے میخانے مین جب رند کوئی
فکر عقبیٰ اوسے اوسوقت کہان رہتی ہی

پا کے تنہا و نہین مین اوسے لپٹ جاتا ہون
صبر کی تاب مری دلکو کہان رہتی ہے

سہم کر کہین جو میخانے گیا ہین واعظ
نہ پیون مے مجھے تاب کہان رہتی ہی

مین ہون وہ تو یہ تشکن آتی ہی جیسے فصل بہار — پھر طبیعت مری قابو مین کہان رہتی ہے
دیکھکر طور پہ جلوہ ترا موسیٰ کی طرح — ہوئہ بیخود یہ بہلاتا ب کہان رہتی ہے
موت آئی جو شب وصل تو پوچھا مینے — اے اجل تو شب فرقت مین کہان رہتی ہے

۱۱۲	اپنے اعمال زبون یاد جو آتے ہین وفا ایک ندی مری آنکھونسے روان رہتی ہے	۱۱

بلبل کو آرزو ہے گل تر کے دید کی — آہ و فغان چمن مین جو اوسنے شدید کی
بے غسل و بے کفن اسے سب دفن کرتے ہین — کیا منزلت ہے یار تمہارے شہید کی
یاس و غم و الم کا رہیگا وہان ہجوم — جس جا پہ قبر ہو گی تمہارے شہید کی
ساقی بہار مین جو پلاتا تھا مجکو مئی — دل سے صدا بلند تھی ہل من مزید کی
جاتا تہا کوہ طور پہ موسیٰ کیطرح روز — خواہش تھی ایسی دلکو مرے تیری دید کی
آنکھونسے اپنی اوٹھ گیا جب پردہ دوئی — پھر تو ہر ایک شے مین تری ہمنے دید کی
آمد جو ہے رند کی میخانے مین سنی — ہر شیشے نے تیز بہت می کشید کی
کہہ دو نگار روز حشر شفیع الامم سے مین — فرد عمل سیاہ تھی تمنے سفید کی
مین نے خدا ہی پایا نہ وصل بتان ہوا — برباد آسمان نے مری ہر امید کی
پھرنے لگا کفن مرے آنکھونکے سامنے — پوشاک دوستون نے جو قطع و برید کی

۱۱۳	بھولا خدا کی یاد اطاعت بتون کی کی روح وفا مطیع تھی نفس پلید کی	۱۹

کام ہے ضبط سے فریاد و فغان رہنے دے — عشق کی آگ کو سینے مین نہان رہنے دے
کہہ انا الحق کو نہ منصور زبان سے للہ — راز یہ فاش نکر دلمین نہان رہنے دے
نوک مژگان کی خلش کا نہین شکوہ لازم — دلمین اس پھانس کو تو اپنے نہان رہنے دے
مین ہون مجرم نہ بلا حشر کے میدان مین مجھے — پردہ خاک مین تو مجکو نہان رہنے دے

کیون اوڑاتا ہے مری خاک لحد کو ای چرخ
چار دن تو مری تربت کا نشان رہنے دی

ایکدن گائین غزل میری حسین خوش ہوکر
کچھ تو دنیا مین مرا نام و نشان رہنے دی

کوئی حسرت نہین نکلی ہے شب وصل مری
اے موذن ابھی خاموش اذان رہنے دی

یا خدا جان مری نکلے ترے نام کے ساتھ
نزع مین اتنی تو قابو مین زبان رہنے دی

مسجد و دیر و حرم مین کہین ملجائیگا وہ
پاؤن کو اوسکے تجسس مین روان رہنے دی

ہاتھ ابھی روک نہ قاتل کہ ہی شہرگ باقی
ابھی گردن پہ مری تیغ روان رہنے دی

غم کے ہم دم مین چڑھا جاؤن وہ میکش ہون مین
میکدے مین جو مجھے پیر مغان رہنے دی

سیر ہونیکو بہت رند ابھی باقی ہین
دور کو جام ابھی پیر مغان رہنے دے

مرکے اک ہاتھ لگا اور کہ جگر امٹ جا
نیم بسمل نہ مجھے اے مری جان رہنے دے

بعد مردن ترا دیدار ہو جسجا یارب
حشر تک روح کو میری تو وہان رہنے دی

یا خدا خواہش جنت ہی نہ دوزخ سی گریز
تیری مرضی ہو جہان مجکو وہان رہنے دے

کشش عشق کسی دن تو دکھا دیگی اثر
صبر کر صبر دلا آہ و فغان رہنے دی

جان ہم دیتے ہین فرقت مین تو ماہ لقا
قیس و لیلی کے فسانیکا بیان رہنے دی

وصل جانان ہے شب ماہ ہی پیتے ہین
ای فلک چار پہر تو یہ سمان رہنے دی

۱۱۴	زشت اعمال وفا گو ہین مگر ہے وہ غفور بعد مردن مجھے دیکھون وہ کہان رہنے دے	۱۱

پھر لیے اوسکے زلف رسا دوش تک گئی
وہ بل اوٹھا کہ جس سے کمر تک لچک گئی

ساغر کیطرح غمسے میرا دل اولٹ گیا
بنت العنب جو پاس سے میرے سرک گئی

اوسنے کیا نقاب سے چہرہ جو اپنا وا
سمجھا مین آسمان پہ بجلی چمک گئی

کھٹکا لگا رہا جو شب وصل ہجر کا
تا صبح اس تعلق سے نہ دلکی دھڑک گئی

سینے پہ اوسنے پیار سے رکھو جو اپنا ہاتھ
تسکین ہوگئی مری دلکی دھڑک گئی

دام بلا مین پہنس گئے عاشق ہزار رہا
جب اوسکے رخپہ زلف چلیپا لٹک گئی

عاشق کا دل نہو کہین اسمین پہنسا ہوا
جہٹکا بد جو زلف مین کنگہی اٹک گئی

اوٹھتے ہین ایسے شعلے کہ پہونکتا ہی قصر تن
کیسی جگر مین آتش فرقت بہڑک گئی

آیا نظر جو حسن خداداد یار کا
یوسف کی دیکھتے ہی طبیعت پہڑک گئی

لپٹا یا ایسا تمنے شب وصل مین اونہین
پوشاک گل کی طرح بدن پر مسک گئی

۱۱۵	کیا عاشقانہ تمنے کہی یہہ غزل وفا اہل سخن کی سنکے طبیعت پہڑک گئی	۱۲

پیام وصل سنکر وہ پری غصے مین آتا ہے
ہمارے نامہ بر کو گنگا لبان لاکہون سناتا ہی

جب اوس آئینہ رو کو دہیان آرایش آتا ہے
سکندر خود عدم سے آکے آئینہ دکہاتا ہے

مری میت گلی مین اوسکے جب پہونچی تو کہدینا
جنازہ آپکے عاشق کا بہر دفن جاتا ہے

گنہ پر منفعل ہو ہوکے روتا ہون مین راتون کو
مآل کار کا اپنے مجھے جب دہیان آتا ہے

نکلتی ہی برای پیشوائی روح مرقد سے
ہماری قبر پر جب فاتحے کو یار آتا ہے

گریبان پہاڑکر اپنا کسی صحرا مین جا بیٹہین
جنونکے جوش مین یہ دلولہ رہ رہکے آتا ہی

نہ چہوڑونگا مین فصل گلمین جی بہنا وہ میکش ہون
عبث بک بک کے ناصح تو دماغ اپنا پہراتا ہے

قرار آتا ہی دنکو اور نہ شب کو نیند آتی ہے
تمہاری ہجر کا صدمہ ہمارا دل گہٹاتا ہی

یہ باعث ہی تری صورت جو ہی پیش نظر میرے
تصور مین ترے یہ دل مزہ وصلت کا پاتا ہی

بجا تقتل ہے ای قاتل ابہی ٹہندا الو مجکو دے
ستمگر نیم بسمل چہوڑکر کیون مجکو جاتا ہے

رہی آباد میخانہ ترا رندونسے ای ساقی
مے گلگون بہار گل مین تو مجکو پلاتا ہے

۱۱۶	وفا حاجت ہمین ساقی کی کیا ہی وصلکی شب مین ہم اوسکو مے پلاتے ہین وہ ہمکو مے پلاتا ہے	۱۵

کہین کہلا ہے گلاب اور کہین یہ سوسن ہے
عجب بہار ہی دیکہو چمن یہ جو بن سے ہے

ہمارا دشمن جانی وہ شوخ پرفن ہے
بچشم غور جو دیکھا تو خضر رہزن ہے

کہاں شباب ابھی یار کا لڑکپن ہے
نگاہ قہر کی ہی اور غضب کی چتون ہے

ہر ایک رند کی ہر بار آنکھ پڑتی ہے
بہار گل مین یہ بنت العنب پہ جوبن ہے

جو دیکھ لین گے خضر بھی تو زہر کھا لینگے
نمود خط سے رخ یار پہ وہ جوبن ہے

خیال زلف مین تا صبح دیکھیے کیا ہو
شروع شام سے دلکو ہماری اولجھن ہی

نہ باغبان ہے نہ گل ہین نہ بلبل شیدا
خزانکی آتے ہی کیسا اوجاڑ گلشن ہے

ہماری قتل سے قاتل کو انفعال ہے یہ
بھرے ہی آنکھ مین آنسو جھکائے گردن ہے

شتاب خنجر ابرو سے قتل کر قاتل
کہ آب تیغ کی مشتاق میری گردن ہی

خدا کرے کہ ہون صیاد و باغبان برباد
یہ شور بلبل شیدا میان گلشن ہے

صدا یہ قبر سے آتی ہے بادشاہون کی
اندھیری قبر کی ہے اور کنج مدفن ہے

نسیم صبح بھی ہمراہ جا نہین سکتی
ہمارے یار کا اسدرجہ تیز توسن ہے

متاع دل مری لوٹی ہی ہجر کی شب مین
تمہاری زلف بھی ای رشک ماہ رہزن ہے

شب وصال مین یہ بو لتا ہی پچھلے سے
ہماری جان کا مرغ سحر ہی دشمن ہے

۱۱۷	پیین شراب نہ کسطرح اے وفا ہم رند بغل مین ساقی گلرو ہی صحن گلشن ہے	ے

شدت شبہائے غم کا پھر عذاب آنکو ہے
پھر کسی بت پر دل خانہ خراب آنکو ہے

ساقیا رندونکو وصل دخت رز سے شاد کر
ہی چمک بجلی کی گردون پر سحاب آنکو ہی

ساقیا می کھینچی جاتی ہے جو بید تند و تیز
میکدہ مین کیا کوئی مست شراب آنکو ہی

تم بتونکی یاد مین اللہ کو بھولے رہے
کچھ خبر ہے غافلو روز حساب آنکو ہی

ہم وہ مجرم ہین کوئی نیکی نہین کی عمر بھر
ہمکو کیا آئے اگر روز حساب آنکو ہی

دل مین احباب واعزہ کے نہین الفت کی بو
پھر جہان مین کوئی وقت انقلاب آنکو ہی

کیون جگایا قبر مین سوتے سے اے منکر نکیر
بو چھلو جو پوچھنا ہو کو خواب آتا ہے

۱۱۸
وصل کی شب وہ یہ کہتے ہین نہ چھیڑا ے وفا
اب ہمین انگڑائیان آتی ہین خواب آتا ہے
۱۸

باغ مین جلوہ نما جب تری قامت ہوجای
سرو گلزار تجھے دار کی صورت ہوجاے

مکمن انسا نکو اگر چشم بصیرت ہوجاے
ذرے ذرے مین عیان پھر تری صورت ہوجاے

حور وش یار کے کوچہ مین سکونت ہوجاے
یا الہی مرے قبضے مین یہ جنت ہوجاے

دل کا آئینہ جو ہو زنگ دوئی سے شفاف
پھر تو ہر شی سے عیان یار کی صورت ہوجای

میری صورت سے ہو آپ تم اپنے عاشق
دیکھو آئینہ تو پھر اور ہی صورت ہوجای

آدمی خاک کا پیوند نہ بنے جیتے جی
منکشف آسپہ اگر اپنی حقیقت ہوجای

ہجر مین درد جگر کی ہے نہایت شدت
یا الہی کہین صبح شب فرقت ہوجای

وہ قمر آکے لپٹ جاے گلے سے میرے
اوج پہ میرا اگر اختر قسمت ہوجاے

میکدے مین جو کہین قلقل مینا پی لے
زاہد اپھر تو تری وجد کی حالت ہوجای

حشر برپا ہوا ہی چونک اوٹھین سب مردی
ناز کی چال چلو تم تو قیامت ہوجای

سکے پہلے ہی ملے جام و صراحی مجھکو
میرے ساقی کی اگر مجھپہ عنایت ہوجاے

گر مے صاف نہین ہے تو نہو ای ساقی
درد ہی کا مجھے اک جام عنایت ہوجای

فاتحہ پڑھنے جو آپ آئین لحد پہ میری
قبر مین بعد فنا روح کو راحت ہوجای

وصل تیرا جو یہان بھی نہ مجھے ہو حاصل
بڑھکے دوزخ سے مجھے گلشن جنت ہوجاے

آئینہ وہ رخ شفاف کا گر دکھلا دے
شکل آئینہ سکندر کو مجھے حیرت ہوجای

چشم جانانکے تصور مین جو صحرا کو چلون
دیکھکر چشم غزالان مجھے وحشت ہوجای

سارے عالم کو ہو یکجان وہ دو قالب کا گمان
مجھسے اوس بت کو الہی یہ محبت ہوجاے

عشق کامل کی دکھا دون جو وفا مین تاثیر

۱۱۹ | یار کو میری طرح مجھے محبت ہو جائے | ۳۰

ایسی مری فریاد مین تاثیر خدا دے
جب آہ کرون عرش کی زنجیر ہلا دے

قاتل مین لیے بیٹھا ہون سر ہاتھ پر اپنی
پھر قتل مین کیون ہی مرے تاخیر ہٹا دے

ہی زلف کے سودے مین مجھے شوق اسیری
خدا سے کہتا ہون کہ زنجیر پنہا دے

بیٹھا ہون سر طور مین مشتاق زیارت
موسے کبطرح تو مجھے تنویر دکھا دے

ہین منتظر دید تری گبر و مسلمان
پھر لیے نقاب اے بت بے پیر اوٹھا دے

دم لب پہ ہی دنیا مین ہون مہمان گھڑی دم کا
اب شکل مجھے او بت بے پیر دکھا دے

دکھلا دے کسیدن تو مجھے جنبش ابرو
سر تن سے مرا او بت بے پیر اوڑا دے

عاشق ہون ترا مجھسے تو زیبا نہین پردا
للہ نقاب او بت بے پیر اوٹھا دے

بیہوش ہو موسے کبطرح یوسف کنعان
صورت جو کبھی وہ بت بے پیر دکھا دے

سر پہ ہین مرے تیرے قدم قاصد جانان
پھر اور کرون کیا تری توقیر بڑھا دے

درکار ہو عزت تو سہی اسکا تجھے دھیان
وہ بات نکر جو تری توقیر گھٹا دے

واقف نہین تم نالۂ عاشق کی اثر سے
اک آہ مین قصر فلک پھر ہلا دے

حورون مین کہان حسن پریزادونکی صورت
یہ نام نہ جو ہو زاہد بے پیر بتا دے

عشاق گلے کاٹ کے مرجائین ہزارون
سرخی کی جو تو آنکھ مین تحریر دکھا دے

ابرو کے اشارے سے مرے سر کو جدا کر
قاتل مجھے تو جوہر شمشیر دکھا دے

اے شمع مقابل ہو تو شعلہ رخون کے
ایسا نہو سر کو ترے گلگیر اوڑا دے

مانی سے یہ کہیے کہ مرقع مین جہان کے
اوس بت کے مشابہ کوئی تصویر دکھا دے

اظہر ہو دنیا مین قیامت ہو نمودار
تاثیر اگر نالۂ شبگیر دکھا دے

لکھا جو ہی قسمت مین وہ پیش آئیگا بیشک
کسطرح کوئی خط تقدیر مٹا دے

بے اذن وفا ہمنے لیے بوسے پہ بوسے

۱۵	اس جرم پہ دیکھیں تمہیں تعزیر وہ کیا دے	۱۳۰

گلشن بھی ہے شراب بھی ہے ابر تر بھی ہے
تن پہ ہیں جھریاں بھی خمیدہ کمر بھی ہے
پھر اک درد دیکھو ن نہ پڑے تجکو دیکھ کر
زاہد کوئی بنا کوئی برہمن بنا
پھولونکا ہار پہنا تو جنبش ہوئی محال
صد چاک پیرہن کرے ہر گل بہار مین
صدمے تمہارے ہجر کے جھیلیں نہ اُف کرین
صدمے شب فراق کے کیونکر اوٹھائے جائیں
کرتا ہے شور وصل کی شب مین یہ شام سے
باتوں مین کٹ گئی شب وصلت غضب ہوا
ایدل کسی حسین سے الفت نہ کیجیو
یاران رفتگان کا نشان کسطرح ملے
جھک جا ہر ایک سے تجھے جب دی خدا و...
ایدل تو کوی عشق مین رکھتا تو ہے قدم

بے چین رند ہیں تجھے ساقی خبر بھی ہے
ہر دم ہے موت گھات مین تجکو خبر بھی ہے
تجسا حسین جہان مین کوئی بشر بھی ہے
غافل تری تلاش سے کوئی بشر بھی ہے
تجسا حسینو مین کوئی نازک کمر بھی ہے
اے عندلیب آہ مین تیری اثر بھی ہے
اغیار کا ہماری طرح سے جگر بھی ہے
مضطر ہے دل بھی شدت درد جگر بھی ہے
دشمن ہماری جان کا مرغ سحر بھی ہے
وقت اذان ہے نالہ مرغ سحر بھی ہے
یہ عشق وہ ہے جانکا جسمین ضرر بھی ہے
سب راہ صاف ہے کہین گرد سفر بھی ہے
سیدا کسی جگہ شجر بار ور بھی ہے
آنہا بتا دے ساتھ کوئی راہبر بھی ہے

۱۴	دیر و حرم مین جسکا تجسس ہے اے وفا وہ جلوہ گر ہے دلمین تجھے کچھ خبر بھی ہے	۱۳۱

شہرہ شہرہ اور تجمل مشتری ہوئی
عاشق کا کب ہوا کی معشوق کو خیال
شیدا ہماری یار پہ سارا جہان ہے
مین چاہتا ہون بعد فنا قبر ہو وہین

اوس رشک مہر و مہ کی سمے ہمسری ہوئی
بلبل عبث ہے شیدا گل پہ مری ہوئی
یوسف پہ تھی بس ایک زلیخا مری ہوئی
دل مین ہے کوے یار کی الفت بھری ہوئی

یوسف کی چاہ چھوڑی زلیخا بھی دیکھ کر
ایسے حسین کی دل مین ہی الفت بھری ہوئی

ساقی چمن ہی ابر ہے پہلو مین یار ہے
اب جلد لا شراب کی بوتل بھری ہوئی

محشر مین ہوگا پیش خدا تو ذلیل و خوار
غافل اگر محبت و نیازری ہوئی

ہووے سے ہم کرینگے نہ عشق صنم کبھی
انکی شب فراق مین گر جان بری ہوئی

سرکار سے جنون کی مرے نام وحشیو
مجنون کے بعد خدمت جامہ دری ہوئی

کوے صنم کا مجکو بتایا نہ راستہ
اے خضر آپ سے نہ مری رہبری ہوئی

کیونکر چھپے گا قتل مرا مجکو خوف ہی
ہی آستین یار لہو مین بھری ہوئی

۱۵	زنہار انسے دل نہ لگانا تم اے وفا الفت مین ان بتون کی ہی ذلت دھری ہوئی	۱۲۲

صحبت مین رہین عدو تمہاری
اچھی نہین یار خو تمہاری

وہ سنکے سوال وصل بولے
تم اور یہ آرزو تمہاری

لپٹا کے ہمین کہا شب وصل
کچھ اور ہے آرزو تمہاری

ہم خاک مین مل گئے ہین مرکر
بر آئی اب آرزو تمہاری

رک رک کے گلی پہ چل رہی ہی
تلوار مین بھی ہی خو تمہاری

سائل نہو کہہ رہی ہے ہمت
گھٹ جائیگی آبرو تمہاری

گردن کا مری لہو بہا کر
شمشیر ہے سرخرو تمہاری

کیا اصل ہی نافۂ ختن کے
وہ زلف ہی مشکبو تمہاری

ہوتی ہین ترقیان ستم کی
کیا طبع ہی کینہ جو تمہاری

بوسے کی طلب پہ گالیان دین
کیا خوب ہی گفتگو تمہاری

ہمنے چاہا جو تمکو اے جان
شہرت ہوئی چار سو تمہاری

دیر و کعبہ مین گبر و زاہد
کرتے رہی جستجو تمہاری

آئینہ صفت جو صاف دل ہو
مثل نقش قدم مٹے ہم

صورت رہے روبرو تمہاری
اللہ ری جستجو تمہاری

۱۲۳

یہ فیض صبا کا اے وفا ہے
جو دھوم ہے چار سو تمہاری

19

عیسے بھی آسمان پہ بہت رشک کہائینگے
ٹھوکر لگاکے آپ جو ہمکو جلائین گے

یوسف کو حسن یار اگر ہم دکہائین گے
انصاف وہ کرینگے تو شرما ہی جائین گے

مرکر کفن مین ہم تو نہ پہولون سمائین گے
مرقد پہ فاتحے کو اگر آپ آئین گے

جور و جفا و ناز و ستم سب اوٹھائین گے
بہولے سے لب پر آپکا شکوا نہ لائین گے

تاثیر جذب عشق جو مرکر دکہائین گے
روتے ہوی وہ لاش کے ہمراہ آئین گے

گذری جو اسکے ہجر سے فصل بہار مین
چادر چڑہانے قبر پہ مجنونکی جائین گے

دیدونگا اپنی جان یہ دل مین سماگی
پہلو سے میرے اوٹھکے اگر آپ جائین گے

مرنیکے بعد لاش بھی ہوگی یہین پہ دفن
ہم حشر تک نہ آپکی کوچے سے جائین گے

بلبل وہ ہین کہ آمد فصل بہار مین
ہم شاخ گلپر اپنا نشیمن بنائین گے

دل مین جناب عشق کا ہوگا اگر گذر
مجنون بنین گے ہم تجھے لیلے بنائین گے

جب تک نہ آکے بیٹھے گا پہلو مین وہ نگار
منھ سے نہ ہم شراب کا ساغر لگائین گے

اے شب فراق مین گر جان بچگئی
پھر ہم نہ دلکو ماہ وشون سے لگائین گے

جانیکا نام لو نہ شب وصل مین صنم
ہم کسطرح فراق کے صدمے اوٹھائین گے

پھرتے ہین روز بہٹکے ہوسکوی عشق مین
اے خضر آپ کیا مجھے رستہ بتائین گے

جوش جنون جو زور پہ ہوگا بہار مین
دامن کے اور جیبکے پرزے اوڑائین گے

سن پائین گے جو آمد فصل بہار کو
پرزے ہم اپنا جیب و گریبان اوڑائین گے

بیٹھا رہونگا کوچے مین تا حشر منتظر
مجکو نہ اپنی شکل وہ کب تک دکہائین گے

کھٹکا ہے بعد مرگ نکیرین کا ہمین
زیر زمین بھی چین سے سونے نہ پایئن گے

١٢٤

مرنیکے بعد شافع روز جزا وف
جھکو عذاب نار سقر سے بچایئن گے

١٦

بعد مرنے کے ملی قبر مین راحت کیسی
یا الٰہی دنیا کے بکھیڑے سے فرصت کیسی

بے بلائے مرے گھر آپ جو لائے تشریف
آجکی آپ نے بندے پہ عنایت کیسی

ہوگیا وصل کا دن چشم زدن مین آخر
ہائے پھر آئی بلای شب فرقت کیسی

سخت جانی سے مری جان نہ نکلی آخر
تیغ قاتل سے ہوئی مجھکو ندامت کیسی

جھومتا چلتا ہون مستانہ قدم پڑتے ہین
شیشۂ دل مین بھری ہے مئے الفت کیسی

شمع کو صورت پروانہ جلایا شب بھر
شعلۂ یار نے کی میرے شرارت کیسی

سر دیا عشق مین اور جان بھی کی تم پہ نثار
اور کرتے ہین مری جان اطاعت کیسی

ماہ کنعان بھی جو دیکھین تو وہ شرمندہ ہون
یار کے ہاتھ لگی حسن کی دولت کیسی

کسی کافر پہ بھی اللہ نہ ڈالے یہ وقت
مین نے جھیلی شب فرقت مین مصیبت کیسی

چھوڑ جایئن گے پس مرگ عزیز و احباب
ہائے یاد آئیگی رہ رہ کے صحبت کیسی

ناصحا ہم تو نہ مانین گے کبھی تیرا کہا
جو کہ دیوانہ ہو پھر اسکو نصیحت کیسی

جیب و دامن کا مرے تار بھی باقی نہ رہا
موسم گل مین جنون کی ہوئی شدت کیسی

ہم فقیرونکو ہے کیا دولت دنیا کی ہوس
یار کے نان جوین دیتی ہین لذت کیسی

بعد مردن بھی مزا اسکا نہ بھولے گا مجھے
تیغ کی پھل سے ملی آہ مجھے لذت کیسی

بیڑیان توڑ کے زندان سے نکلتا ہون
عشق کاکل سے ہوئی ہے مجھے وحشت کیسی

١٢٥

عاشقانہ کہین اشعار نہ کسطرح وف
آجکل جوش پہ ہے اپنی طبیعت کیسی

١٦

باعث جو آفرینش لوح و قلم کا ہے
خورشید چرخ نقش اُسیکے قدم کا ہے

قاتل ہے کوئی دیر کا کوئی حرم کا ہے
کیا جانیے ہم کہ کونسا گھر اوس صنم کا ہے

دیکھا جسے کنکھیون سے اوسکو کیا دو نیم
عالم نگاہ ناز مین تیغ دو دم کا ہے

عالم کا حال کھل گیا جب سر جھکا لیا
پہلو مین اپنے دل نہین یہ جام جم کا ہے

تنہا اگر جیے ہم تو کیا لطف زندگی
اے خضر طول عمر بھی باعث الم کا ہے

پھر گئے کسی طرح جسے نہو حشر تک تمام
ایسا طویل قصہ مرے رنج و غم کا ہے

سیر ابھی جب تلیغ گئے تو کہونگا مین
مجرم ہون آسرا ترے فضل و کرم کا ہے

زاہد غرور کرتا ہے کس زندگی پہ تو
غافل تجھے قیام یہان ایک دم کا ہے

کیونکر لکھون مین حال شب ہجر یار کو
دل چاک چاک کلک مصیبت رقم کا ہے

کرتا ہے طعن کیا مری سودے پہ زاہدا
تجکو خدا کا عشق مجھے اوس صنم کا ہے

درویش کو عطا کیا سلطان کا مرتبہ
ادنے سا یہ سلوک تمہارے کرم کا ہے

زنجیر و طوق پہنے چلے سوے دشت ہم
سودا یہ کیسے گیسوے پرپیچ و خم کا ہے

نازل ہوئی ہے جیسے بلاے شب فراق
ٹوٹا ہوا پہاڑ مرے دل پہ غم کا ہے

خورشید و ماہ پھرتے ہین بوسکے واسطے
یہ مرتبہ حضور کے نقش قدم کا ہے

یوسف جو دیکھین تو ہون زلیخا صفت نثار
وہ حسن دلفریب ہمارے صنم کا ہے

۱۲۶	روز جزا کا خوف نہین کیا ہوا اے وفا دامن ہمارے ہاتھ مین شاہ امم کا ہے	[illegible]

پہرتو لگن جو اسمین جانا نہ ہو رہا ہے
پر نور کیا ہی دل کا کاشانہ ہو رہا ہے

کیا خاتم رسولان معراج پائین گے آج
جو عرش پر یہ جشن شاہانہ ہو رہا ہے

لیلے و قیس کی اب سنتا ہی داستان کون
مشہور میرا اونکا افسانہ ہو رہا ہے

پوشیدہ شمع تابان فانوس مین جو دیکھی
بیتاب پھر وصلت پہ پروانہ ہو رہا ہے

سب انجمن مین اوسنے پردہ شمع پایا
پھر پھر کے گرد صدقے پروانہ ہو رہا ہے

فصل بہار آئی آباد میکدہ ہے
رندون مین روز دور پیمانہ ہو رہا ہے

آئی بہار گلشن تیرے کرم سے ساقی
لبریز مے سے میرا پیمانہ ہو رہا ہے

اسنے جو ایک رشک لیلے کا حسن دیکھا
مجنون صفت مرا دل دیوانہ ہو رہا ہے

مجنونکی طرح مجکو لیلے نہین ہے بہاتی
دل میرا اک پری پہ دیوانہ ہو رہا ہے

اندہا ہے دیکھی کیونکر حسن پیر مغان کو
حور جنان پہ واعظ دیوانہ ہو رہا ہے

رکہا ہوا جہان پر کل تخت سلطنت تہا
دیکہا تو آج اوسکا ویرانہ ہو رہا ہے

جب تم نظر نہ آئے مجکو چہار جانب
کعبہ مری نظر مین ویرانہ ہو رہا ہے

تو جب سے میرے دل مین پر تو فگن نہین ہے
عالم نگہ مین میری ویرانہ ہو رہا ہے

الفت کی مے بہری تہی پیر مغان نے خم مین
ہر رند جسکو پیکر مستانہ ہو رہا ہے

سجدے سے چہار جانب مے نوش کر رہے ہین
ابتو حرم سے بڑہکر میخانہ ہو رہا ہے

تا بند شمع پا کر دیتا ہے اپنی جانکو
پروانہ سے بہہ کار مردانہ ہو رہا ہے

اوسکو تری محبت ہرگز نہین ہے مجنون
لیلے پہ پہر عبث تو دیوانہ ہو رہا ہے

مرنیکے وقت بینے یسین جب سنی ہے
سمجہا کسی حسین کا افسانہ ہو رہا ہے

جب وقت نزع آیا بولی یہ روح میری
اسوقت ہر یگانہ بیگانہ ہو رہا ہے

۱۲۷	جب مر گیا وفا مین پیر مغان یہ بولا مرنے سے تیرے ویران میخانہ ہو رہا ہے	۱۳

ٹہوکر ہماری لاش کو آکر لگائیے
گر ہین مسیح آپ تو ہمکو جلائیے

نام شراب ہجر مین لب پر نہ لائیے
خم ہو کہ جام دونو نکو ٹہوکر لگائیے

موسے کسطرح ہمکو بھی شیدا بنائیے
رخسے نقاب اوٹھائیے جلوا دکھائیے

کب سے بہٹک رہا ہون مین کوچہ مین عشق کے
اے خضر ابتو آئیے رستہ بتائیے

آتی ہین ہچکیان مجھے عالم ہے نزع کا
اسوقت میرے پاس سے اوٹھکر نجائیے

کیون عشق اونکی زلف پریشانکا کیجے
کیون اپنے دلکو دام بلا مین پھنسائیے

غنچونکو اپنی خندہ زنی بھول جائیگی
گلشن مین چلکے آپ اگر مسکرائیے

فصل بہار آئی ہی وحشت ہے زور پر
دامن کے اور جیب کے پرزے اوڑائیے

نازک کمر ہے بوجھ سے انکی نہ کہائی بل
زلفونکو اسقدر نہ مری جان بڑہائیے

دم بھر کی دیر شاق ہی اے موت جلد آ
کب تک فراق یار کے صدمے اوٹھائیے

کہتا نہین کہ آپ رقیبونکے گھر گئے
میری طرف تو دیکھیے آنکھین ملائیے

ہو جائیگا غرور اوسے اپنے حسن پر
آئینہ اوس صنم کو بہلا کیا دکھائیے

ہم عاشقون سے آپکو زیبا نہین حجاب
یہ آسمانکا بیچ سے پردہ اوٹھائیے

۱۲۸ — یہ بین کہونگا ساقی کوثر سے حشر کو
کوثر کا ایک جام وفا کو پلائیے — ۱۱

ہم ہل نہین سکتے ہین بہار آئی ہوئی ہے
زنجیر جنون آپ کی پہنائی ہوئی ہے

شام شب وصلت ہین جو تو بول رہا ہے
کیا مرغ سحر تیری قضا آئی ہوئی ہے

مین پانون دباتا ہون شب وصل جو اونکے
فرماتے ہین کیون تیری قضا آئی ہوئی ہے

بوسہ جو لیا زلف کا بینے تو وہ بولے
کیا سر پہ تری آج قضا آئی ہوئی ہے

ساقی مجھے للہ شراب اتنی پلادے
میخانے پہ مستانہ گھٹا چھائی ہوئی ہے

خون شہدا تونے ملایا ہے حنا مین
سرخی ترے ہاتھون مین غضب آئی ہوئی ہے

کیون ذکر شراب آٹھ پہر کرتا ہے واعظ
کیا اسکی طبیعت بھی ادہر آئی ہوئی ہے

دل ملتے ہو تلونسے جو اے یار ہمارا
یہ چال کسی غیر کی سکھلائی ہوئی ہے

اک تار گریبان مین باقی نہین رکھتا
جب سنتا ہون گلشن مین بہار آئی ہوئی ہے

کچھ حد بھی ہے صیاد ترے ظلم و ستم کی
بلبل تو قفس مین ہی بہار آئی ہوئی ہے

پر شور دہلا خاک ہون اشعار وفا کے

١٤	دل پر الم و غم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے	١٢٩

گھر سے جب کھینچکے وہ خنجر براں نکلے — سر ہتیلی پہ لیے اوسکے پر ارمان نکلے
شام سے تا بہ سحر کی نہ ادہر کی کروٹ — کب شب وصل مین دلکے مرے ارمان نکلے
موسم گل مین جو ہو دست جنون تیزی پر — پہر تو ثابت نہ کوئی تار گریبان سے نکلے
فصل گل آئی تو جا نکلے ہیں ہم سوی دشت — چاک کرتے ہوئے دامان و گریبان نکلے
موت کو یاد کیا خوب بہائے آنسو — ہم کسیدن جو سوے گور غریبان نکلے
اوٹھکے بتخانے سے کعبے کی طرف جاتے ہین — شکر صد شکر کہ ہم صاحب ایمان نکلے
صدمۂ نزع نہو روح کرون اوسپہ نثار — جسم سے زانوی جانان پہ اگر جان نکلے
ناز و انداز نرالے ہین ستمگر تجھہ مین — ہر ادا پر تری کیونکر نہ مری جان نکلے
باغبان سایۂ گل مین اوسے کرنا مدفون — بلبل زار کی گلشن مین اگر جان نکلے
بیٹے روتے پہ ہنسی انکو نہ آئے کیونکر — گل کو کیا غم تن بلبل سے اگر جان نکلے
تیری رحمت سے یہ امید ہی مجھہ مجرم کو — سادہ محشر مین مرا نامۂ عصیان نکلے
کوئی بتخانے کو جاتا ہے کوئی کعبے کو — ڈھونڈنے کو تجھے سب گبر و مسلمان نکلے
بے نقاب آپ چلے آئین اگر کوٹھے پہ — آسمان پر نہ کبھی پھر مہ تابان نکلے

١٠	ہاتھ سے اوس بت کافر کے وفادیر سے آج برہمن پھینککے ناقوس کو نالان نکلے	١٣٠

کوئی جانان سے یہ ارمان جو کبھی ہم نکلے — درد و غم ساتھ ہی کرتے ہوے ماتم نکلے
یہ دعا کرتا ہون اللہ سے اے ختم رسل — دم آخر تری چوکھٹ پہ مرا دم نکلے
آئین تربت مین نکیرین جو کرنیکو سوال — تیرا ہی نام زبان سے مرے اسدم نکلے
کوہ و صحرا مین سنا جب مرے مرجانے کو — قیس و فرہاد بھی کرتے مرا ماتم نکلے
الٰہی ہم شبنی تے مرے دکھلایا اشک — گھر سے نکلے تو رقیبون سے وہ برہم نکلے

نشۂ مے مین جو تو وعظ کہے منبر پر
پہر تو مے پینے کو واعظ ابھی عالم سے نکلے

زندگی بہر نہ کوئی مانے بڑے کا کہنا
یہی کہتے ہوے فردوس سے آدم نکلے

نالہ و آہ شب غم جو نکرنے پاوَن
پہر بہلا خاک غبار دل پر غم نکلے

مرگیا ہجر کے صدموں سے عجب کیا اسکا
قبر مین نالے کے آوار جو پیہم سے نکلے

ہمسری آپ سے کیا کرنے یہ تہی انکی مجال
حسن مین آپ سے یوسف تو کہین کم نکلے

ساتھ آیا نہ کوئی ہاے عزیز اور حبیب
میرے اعمال مرے قبر مین ہمدم نکلے

شام سے تا بسحر کرتے ہین آہ و فریاد
درد و غم رنج و الم ہجر مین ہمدم نکلے

آ گئے کہنے مین شیطان لعین کے ہی ہے
بس اسی جرم پہ فردوس سے آدم نکلے

نہ لیا روز ازل جب کوئی حامل اسکا
رنج کا بار اوٹھانے کے لیے ہم نکلے

ق

نہین اوٹھتا تہا قدم بار جرائم سے مرا
سر پہ پشتارہ گنہ کا جو لیے ہم نکلے

پہونچے نزدیک جو میزان کے گرتے پڑتے
اوسکی رحمت سے کہین اپنے گنہ کم نکلے

جب تجھے دیر و کلیسا مین نہ دیکھا اے بت
کعبے مین ڈہونڈنے واللہ تجھے ہم نکلے

١٣١	دل صد چاک کا ہم شانہ بناتے ہین وفا آپ کے گیسوے پرپیچ کا تا خم نکلے	٢٢

خط عیان ہوگیا چہرے پہ نزاکت نہ رہی
دیکھے آئینے مین یار وہ صورت نہ رہی

کسی معشوق پریزاد کی الفت نہ رہی
اے وفا پیر ہوی اب وہ طبیعت نہ رہی

روبرو آنکھہ کے کس وقت وہ صورت نہ رہی
سر پہ نازل مرے کس روز قیامت نہ رہی

غیر سے دلکو لگایا مری الفت نہ رہی
آپ کو مجھسے وہ اگلی سی محبت نہ رہی

آشیانہ ہے نہ بلبل کا نہ گل کا ہے نشان
جب خزان آئی تو گلشن کی وہ صورت نہ رہی

آئینہ سامنے رکھ رکھ کے بنائین زلفین
ایکدم وصل کی شب یار کو فرصت نہ رہی

کبھی کعبے مین گئے اور کبھی بتخانے کو
ایکدم ہمکو تری یاد سے غفلت نہ رہی

کوچۂ عشق وہ کوچہ ہے کہ اللہ اللہ
خضر کے بھی قدم اس راہ مین حاجت نہ رہی

فصل گل آئی تو زاہد کی بھی توبہ ٹوٹی
دخت رز دیکھکے قابو مین طبیعت نہ رہی

جذب الفت نہ اوسے کھینچ کے لایا کدم
دل مین کچھ عشق مجازی کی حقیقت نہ رہی

میری بالین پہ وہ آئے ہین عیادت کو نئی
سانس لینے کی بھی جسدم مجھے طاقت نہ رہی

نام تیرا جو زبان سے مری نکلا اے دوست
پھر ملائک کو لحد مین کوئی حجت نہ رہی

کیا خزان آئی گئی فصل بہار اے ساقی
بادہ نوشی پہ جو مجھ رند کو رغبت نہ رہی

پھیر لائی ظلمات دکھا کر تجھکو
یاوری پہ جو سکندر تری قسمت نہ رہی

بخت دیکھا ہی نہ تھا کبھی روز فرقت
شکر ہی جان شب غم مین سلامت نہ رہی

قتل ہونے پہ میری لاش بھی تشہیر ہوئی
شکر ہے عشق مین باقی کوئی ذلت نہ رہی

مر گئے ہم تو بلا سے ترا شیوا تو ہوا
غم نہین اسکا اگر جان سلامت نہ رہی

اے مسیحا مری بالین پہ جو تم آ پہونچے
پھر دم نزع مجھے کوئی اذیت نہ رہی

پاک ہی رہین ترے جسکہ جگہ رہنے کو
تیرے مشتاق کو پھر خواہش جنت نہ رہی

سامنا رنج کا ہر روز رہا آٹھ پہر
کبھی دنیا کے بکھیڑے سے فراغت نہ رہی

وہ گلے مل کے لپٹ کر شب وصلت بولے
ابتو دلمین تری باقی کوئی حسرت نہ رہی

۳۲ — صورت یار نظر آنے لگی صاف وفا
دیکھ آئینے مین ذرا جو کدورت نہ رہی — ١٩

یہ محبت مجکو تجھسے اے بت بے پیر تھی
ہر گھڑی دلبر تصور سے تری تصویر تھی

وصل کی شب مختصر کر دی شب ہجران دراز
یہ عداوت تجکو مجھسے آسمان پیر تھی

تنگ پہنتا ہون جو وحشت مجھکے مجنون صفت
میری قسمت مین مگر دیوانگی تحریر تھی

دفن مجکو زیر خم پیر مغان نے کر دیا
بعد مردن یہ مری میخانے مین توقیر تھی

آپ کے دیوانگان زلف کا زیور یہ تھا
ہتکڑی تھی ہاتھ مین اور پانون مین زنجیر تھی

اضطراب دل سے تم دوڑے چلے آئے جو یار
مرتے دم آئے مری بالین پہ تم دوڑے ہوئے
موسم گل مین کیا اپنا گریبان گل نے چاک
پھر گیا دروازی سے آکر رے وہ مہ لقا
میکدے سے مجکو باہر کر دیا ساقی نے ہائے
میری گردن کٹ گئی مین نیم بسمل رہگیا
جان دیدے تڑپکر ہجر مین فرقت کی شب
چشم وحدت بین سے جب دیکھا تو یہ ثابت ہوا
طور پر تمنے نہین دیکھا خدا کو اے کلیم
کعبہ و دیر و کلیسا و کنشت و خانقاہ
بیٹھکر اوٹھنا تھا نقش قدم کیطرح سے
کہہ رہا ہون قدرت کی بہت خرابی دیکھکر
دلکو اپنے جب کیا سنگ دوئی سے مینے صاف

پھر نہ کہنا یہ کہ تیری آہ بے تاثیر تھی
اے مسیحان جذبۂ الفت کے یہ تاثیر تھی
نالۂ و فریاد بلبل مین غضب تاثیر تھی
کیا کہون کسدرجہ برگشتہ مری تقدیر تھی
فصل گلمین ایسی برگشتہ مری تقدیر تھی
انتہا کی کند ای قاتل تری شمشیر تھی
اوس صنم کے وصل کی یہ بھی تو اک تدبیر تھی
دیر کی ہر ایک بت مین تیری ہی تنویر تھی
ہان نظر آئی تھی جو کچھ وہ بھی اک تنویر تھی
ہر جگہ پر مینے دیکھی آپ کی تنویر تھی
خاک کوئے یار میرے واسطے اکسیر تھی
منہدم ہونیکو اک مدت سے یہ تعمیر تھی
سامنے آنکھونکے پھر ہر دم تری تصویر تھی

۱۳۳	ہر سخنور داد دیتا تھا مرے اشعار کی اے وفا بزم سخن مین یہ مری توقیر تھی	۲۱

ذکر رقیب یار ترے انجمن مین ہے
شکر نکیر کچھ بھی نہ پوچھین گے قبر مین
احباب نے لگا دیا مٹے کا عطر کیا
اے عندلیب رہیو بہت ہوشیار تو
فصل بہار آتی ہے بلبل نکر فغان
برگ خزان رسیدہ کے لب پر ہی شور غل

ہان آگ سی لگی ہوئی سب تن بدن مین ہے
ایسا جواب نامہ ہمارے کفن مین ہے
خوشبو جو پھیلی پھیلی سی اپنے کفن مین ہے
صیاد اپنا دام بچھائے چمن مین ہے
مہمان چار روز خزان اس چمن مین ہے
مغموم باغبان نہایت چمن مین ہے

شکر خدا کہ آگیا پھر موسم بہار — بلبل ترانہ سنج جو ہر اک چمن میں ہے
تاراج کیا خزان نے زر گل کو کر دیا — برپا جو ہر روش پہ قیامت چمن میں ہے
اگر خزان نے گل کا نہ رکھا کہین نشان — فریاد عندلیب کے لب پہ چمن میں ہے
خوشبو سے جسکی میرا معطر دماغ ہے — اے باغبان بتا دے وہ گل کس چمن میں ہے
دیر و حرم کنشت میں ملتا نہیں پتا — رونق فزا صنم مرا کس انجمن میں ہے
دیکھے جو کوئی چشم حقیقت کو کھول کر — جلوہ مرے صنم کا ہر اک انجمن میں ہے
کعبہ کنشت و دیر و کلیسا و خانقاہ — مجھکو تری تلاش ہر اک انجمن میں ہے
دیتا ہے اپنی جان جو شیرین کے عشق میں — کیا جانیں کیا سمائی دل کوہکن میں ہے
پیش نظر ہیں غمزہ و ناز پریرخان — غربت میں ہم ہیں روح ہماری وطن میں ہے
سجدے بتونکو کرتا ہے اللہ جانکر — دیکھو یہ کیا سمائی دل برہمن میں ہے
اتنی سی زندگی پہ تکبر نہ چاہیے — مہمان چار دنکے لیے روح تن میں ہے
یہ سعی رہا جو قالب خاکی سے اتحاد — مضطر کمال روح دم نزع تن میں ہے
پہنا جو ہار پھولونکا دوہری ہوئی کمر — اسدرہے نازکی مری گل پیرہن میں ہے
کیونکر بیان حالت دل یار سے کروں — کچھ بس نہیں کہ قفل خموشی دہن میں ہے

۱۳۴	اہل سخن یہ کہتے ہیں سنکر مرا کلام بالکل صبا کا رنگ وفا کے سخن میں ہے	۱۳

ان حسینوں پہ جو تو جان فدا کرتا ہے — اے وفا ہوش میں آ دیکھ یہ کیا کرتا ہے
جو کوئی آئینۂ دل کو صفا کرتا ہے — تجکو ہر چیز میں وہ دیکھ لیا کرتا ہے
چھوڑ کر مجھکو سسکتا ہوا مقتل سے نجا — دیکھ سفاک ستمگار یہ کیا کرتا ہے
یاد حق کرلے کہ دو دن ہی ترا عہد شباب — عمر کو کھوتا ہے غفلت میں یہ کیا کرتا ہے
کعبہ و دیر کلیسا و کنشت و مسجد — ہر جگہ پر ترا دیدار ہوا کرتا ہے

مین تہا وہ رند بلا نوش کہ بعد مردن
فاتحہ مے پہ مزار روز ہوا کرتا ہے

اک پریزاد کی الفت مین ہمارا دل زار
رات دن نالہ و فریاد کیا کرتا ہے

طور پہ دیکھتا ہے جو کوئی تیرا جلوہ
شکل موسے وہی بیہوش رہا کرتا ہے

فصل گل آئی تو بلبل نے کہا رو رو کر
دیکھیے کب ہمین صیاد رہا کرتا ہے

جب بہار آتی ہے عالم مین تو اے پیر مغان
جام ہر رند دہین ہر وقت چلا کرتا ہے

تیغ ابرو کی ہوی جب سے محبت دل کو
روز خنجر مری گردن پہ چلا کرتا ہے

فصل گل آتی ہر تو پیر مغان رند دہین
دور جام مے گلرنگ چلا کرتا ہے

۱۳۵	تو گنا ہون مین جو کھوتا ہے شباب اپنا وفا دیکھہ پچتائے گا نادان یہ کیا کرتا ہے	۱۴

عشق مین برباد میری نوجوانی ہو گئی
سرخ رنگت دو ہی دن مین زعفرانی ہو گئی

جب سے فرقت آپکی اے یار جانی ہو گئی
ایکدم دشوار ہمکو زندگانی ہو گئی

تم جو آئے دور میری ناتوانی ہو گئی
رک گئی تہین دونون نبضین پھر روانی ہو گئی

زردی رخ نے دکھایا بعد مردن یہ اثر
قبر مین رنگت کفن کی زعفرانی ہو گئی

پھر نہ اوٹھنے پایا مین جب کوئی جانا مین گرا
ہجر مین اسدرجہ مجکو ناتوانی ہو گئی

دیکھنے آئے جو وہ مجکو تو یہ دل نے کہا
آپ کے آنے سے میری زندگانی ہو گئی

آپ کی فرقت کے صدمے جھیلکر شام و سحر
ختم دو دن مین ہماری زندگانی ہو گئی

چھریان رخپر نظر آئین تو مین نے یہ کہا
موت کی ہر آمد آمد زندگانی ہو گئی

یہ نہین ممکن کہ ہو غیرونکے سایے کا گذر
تیرے کوچے مین جو میری پاسبانی ہو گئی

بات بھی تمنے نہ کی پہونچے جو کوہ طور پر
حضرت موسے ہی تک کیا لن ترانی ہو گئی

مر گیا جو وقت مین پھر اوسنے کس سے بات کی
میرے دم تک اوس صنم کی لن ترانی ہو گئی

بچ گئے دوزخ سے جنت پائی رہنے کے لیے
بعد مرنیکے جو تیری مہربانی ہو گئی

بادہ نوشی سے کر دو توبہ کہ پیری ہے نمود	باز آؤ اب گناہون سے جوانی ہو گئی

۱۳۶

دل حسینون سے لگانا اے وفا اچھا نہین
آگئی پیری تمہارے تو جوانی ہو گئی

۱۳

مرتے ہی خاک بھی مری برباد ہو گئی	کیسی طبیعت آپ کی اب شاد ہو گئی
تیری نگاہ لطف جو صیاد ہو گئی	بلبل اسیر دام تھی آزاد ہو گئی
ٹکڑے اوڑایا اپنا گریبان بہار مین	جسدم کہ اے جنون تری امداد ہو گئی
آیا نہ وہ صنم کبھی دم بھر کیواسطے	کیا مفت رائگان مری فریاد ہو گئی
کہتے ہین دوست آئی سے انکار ہی اونہین	کسدرجہ بے اثر مری فریاد ہو گئی
بلبل نے داستان جو سنائی فراق کی	کسدرجہ خوش طبیعت صیاد ہو گئی
بلبل چمن سے ہو کے پریشان نکل گئی	گلزار مین جو آمد صیاد ہو گئی
وہ دوڑے آئے فاتحہ پڑھنے مزار پر	تاثیر آہ کشتۂ بیداد ہو گئی
ملک عدم کو قافلہ یارون کا جب گیا	بستی عدم کی اوجڑی نئی آباد ہو گئی
دونون جہان کو تو نے بنایا اک آن مین	کن کہنے سے جہان کی بنیاد ہو گئی
ہنگام نزع تن سے نکلتی نہین ہے روح	کسدرجہ محو عالم ایجاد ہو گئی
یوسف درود پڑھنے لگے دیکھکر تجھے	اونکو بھی قدر حسن خدا داد ہو گئی

۱۳۷

فصل بہار آئی تو رندون سے اے وفا
دکان میفروش پھر آباد ہو گئی

۱۱

جب صفائی دل مین پیدا ہو گئی	آپ کے عشاق مین جا ہو گئی
تجھپہ ذات حق جو شیدا ہو گئی	تیری صورت اور زیبا ہو گئی
عہد پیری دیکھکر دل نے کہا	ہے جوانی ہاے تو کیا ہو گئی
دیکھکر اوجڑا چمن دل نے کہا	ہے ہواے باغ تو کیا ہو گئی

رو کے بلبل نے خزان مین یہ کہا
باغ کے نشو و نما کیا ہو گئی

آپ کے فرقت کے صدمے جہیل کر
غیر حالت میری کیا کیا ہو گئی

مجہسے مجنون جب ہوا اوسمین مقیم
زینت میدان و صحرا ہو گئی

قید محبس مین کیا یوسف کو جب
خوب ہی رسوا زلیخا ہو گئی

میرا مرنا سنکے عالم نے کہا
لو قیامت آج برپا ہو گئی

جب تجلی تیری دل مین دیکھ لی
بیخودی مانند موسیٰ ہو گئی

۱۳۸

کسکی فرقت نے کیا زار و نحیف
اے وفا حالت تری کیا ہو گئی

زنگ سے آئینۂ دل جو صفا ہو جاے
پھر تو ہر شے مین عیان یار کا جلوا ہو جاے

جب ترے حسن کا کونین مین شہرا ہو جای
پھر خدا جانے یکسطرح سے شیدا ہو جاے

اے صنم تجہسے وہی دلکو لگا سکتا ہے
سخت پتھر سوا جسکا کلیجا ہو جاے

تیرا سدرہ مین ظالم ترے تیر مژگان
دیکھلے جو کوئی غربال کلیجا ہو جا

یار خود آئے جگر تہامے ہوے ہاتھون سی
میرے نالو نمین اثر کچھ بہی جو پیدا ہو جاے

میرے لاشے پہ جو وہ آئے تو مین جی اوٹھا
کیون نہ مشہور لقب اونکا مسیحا ہو جاے

ساتھ میت کے جو آئے تو کہان جاتے ہو
اتنا ٹھہرو کہ ذرا دفن تو لاشا ہو جاے

دیکھ پائے جو ترے حسن کو بہزاد کبھی
شکل آئینۂ فولاد او سے سکتا ہو جاے

نزع مین ہون مریحا لبِ لین پہ جو آجا دم
پھر تو جینے کا کوئی دم کے سہارا ہو جاے

رو برو آئینے کو رکہکے کرے تو جو سنگار
پھر تو اے یار ترا اور ہی نقشا ہو جاے

دشت وحشت کے اوڑاکئین برابر پرزے
موسم گل مین ترقی پہ جو سودا ہو جاے

دوست جس جسکو سمجھے تھے بنے وہ دشمن
ہاے ایسا بہی مخالف نہ زمانا ہو جاے

طور پر کب سے ہین مشتاق تری دید کے ہم
ہمکو دیدار کبھی صورت موسیٰ ہو جاے

تو وہ بت ہے جو برہمن تجھے دیکھے بخدا — نعرہ زن صورت ناقوس کلیسا ہو جاے
اسلیے حشر مین [illegible] نہ کیا کچھ دعوے — کہین ایسا نہو قاتل مرا رسوا ہو جاے
یار پہلو مین ہو گلشن ہو گھٹا چھائی ہو — ایسا سامان بہی کسیدن تو خدا یا ہو جاے
جدا ایسین ہون تری شب وہ بر آئین دم مین — دل مین گر ترک تمنا کی تمنا ہو جاے
دیکھ پاے جو ترے عارض روشن کی ضیا — ایسی حیرت ہو کہ خود آئینہ اندھا ہو جاے
تجکو اسنے وہ حسن دیا ہے ایجان — ماہ کنعان بہی فدا بشکل زلیخا ہو جاے
تم چلو ناز کی رفتار سے دو گام اگر — عرصۂ حشر مری جان وہین برپا ہو جاے

١٣٩	ہجر کی شب جو ہو نالان دل غمگین وفا ایک ہی آہ مین عالم تہ و بالا ہو جاے	١١

نہ گھر کے جانیکا لو نام اے صنم ہمسے — بہلا فراق کا اوٹھیگا رنج و غم ہمسے
دھرا ہے دوش پہ بار گناہ کا دفتر — چلا نجائیگا محشر مین دو قدم ہمسے
طریق عشق مین ای خضر ہم تو ہین اوستاد — تم آگے جا نہین سکتے ہو دو قدم ہمسے
کبھی جو دشت مین جاتے ہین ہمسے آبلہ پا — تو خار نوک کی لیتے ہین ہر قدم ہمسے
رقیب سے تمہین ملنا اگر تہا مد نظر — تو کہائی کسلیے درگاہ مین قسم ہمسے
گلے سے لپٹو ہمارے ملاؤ لب سے لب — حجاب وصل مین کرتے ہو کیون صنم ہمسے
وطن چھڑا کے کیا دربدر فلک تو نے — بس اتنا اوٹھ نہین سکتے ترے ستم ہمسے
وہ بادہ کش ہین کہ واعظ ہزار سمجھائے — کبھی شراب چھوٹیگی ایکدم ہمسے
بتون کے عشق نے ایسا کیا تہا دیوانہ — ہوئی خدا کی عبادت نہ ایکدم ہمسے
نہ راہبر کوئی اپنا نہ رستہ دیکھا — نہوگی طے کسی صورت رہ عدم ہمسے

١٤٠	سوال بوسۂ رخکا وفا کرین کیونکر وہ اتنی تون مین زرا دیتے ہین کم ہمسے	١٢

کس کس جگہ پہ تیری تجلی عیان نہ تھی
دیر و حرم مین خانۂ دل مین کہان نہ تھی

کعبے مین شیخ ڈہونڈتا تو برہمن ہین دیر مین
اے یار جستجو تری کسکو کہان نہ تھی

[illegible] ہوی تہی چشم حسینان مین جلوہ گر
بعد فنا بھی خاک مری رایگان نہ تھی

دیر و حرم کنشت و کلیسا و خانقاہ
کس جا تری تلاش مجھے جان جان نہ تھی

مرنیکے بعد میری لحد بھی مٹائے گا
مجکو امید تجھسے یہ اے آسمان نہ تھی

صدمے فراق یار کے جھیلا کیے سدا
وصلت ہمین نصیب تہ آسمان نہ تھی

قصہ سنا جو آپ نے فرہاد و قیس کا
کیا آپکی پسند مری داستان نہ تھی

اللہ رے ضبط جور و ستم سب اوٹھا لیے
لب پر ہماری ہجر کی شب مین فغان نہ تھی

ہجر پیر مغان مین جو موت آگئی ہمین
مرنیکے بعد خواہش حور جنان نہ تھی

محروم حشر مین رہا جام طہور سے
جسکو نصیب بیعت پیر مغان نہ تھی

تہامے جگر کو ہاتھونسے تم آئے اے صنم
دیکھو تو بے اثر مرے آہ و فغان نہ تھی

میری شب فراق قیامت سے بڑھ گئی
لب پہ موذنونکی صداے اذان نہ تھی

محروم وصل ہوگیا جب مین تو روز و شب
حسرت مرے مزار پہ کب نوحہ خوان نہ تھی

۱۴۱

دل مین بھرے ہی ہجر کے شکوے بہت وفا
پر اونکے سامنے مرے منہ مین زبان نہ تھی

۱۷

دیر مین ہم آگئے ہین اک صنم کیواسطے
پاؤن اوٹھین کسطرح طوف حرم کیواسطے

عیش و عشرت ایجاد اورونکے دم کیواسطے
اور ہمین پیدا کیا رنج و الم کیواسطے

جتنے ہین جور و جفا سب مرے دم کیواسطے
خوبرو پیدا ہوے جور و ستم کیواسطے

سو رہے ہین خفتگان خاک کس آرام سے
سچ تو یہ ہے چین ہی اہل عدم کیواسطے

مرتے دم دیدار اونکا دیکھ لون وہ آئے ہین
قابض ارواح تم جا ایکدم کیواسطے

بحر عالم مین اوٹھا کر سر یہ کہتا ہی حباب
ساری دنیا کی بقا ہی ایکدم کے واسطے

بالون مین آئی سفیدی دانت سب ہلنے لگے / ہوتی ہین تیاریان بلکہ عدم کیواسطے
ہمدم دن شعلۂ داغ جگر کے روشنی / شکل مشعل ہے ہمین راہ عدم کیواسطے
رزق قسمت مین لکہا ہے جسقدر وہ پاینگے / فکر کرتے کسلیے ہم بیش و کم کیواسطے
بحر عالم مین جو دیکہے زندگی شکل حباب / گہر بنایا خاک مین پہر ایکدم کیواسطے
ہم کسی صورت نہین اوٹہنے کے کوئی مارے / زاہدا تو جان دے باغ ارم کیواسطے
آنکہین پتہرائی ہوئی ہین دم نکلتا ہی نہین / جانجان صورت دکہا دو ایکدم کیواسطے
آستان بت پہ جسکو مل گئی جاے قیام / وہ کبہی جاتا نہین طوف حرم کیواسطے
کام ہر رحمت کا تیری پردہ پوشی اے خدا / ہم سراپا جرم ہین تو ہے کرم کیواسطے
دیتے گر کاندہا شہید ناز کے لاشے کو تم / پانوکی مہندی نہ چہٹتی دو قدم کیواسطے
میان سے باہر نکل اے خنجر قاتل ذرا / راہبر درکار ہے راہ عدم کیواسطے

۱۴۲	اے وفا رنج و غم و اندوہ و فریاد و فغان سب کیے پیدا خدا نے میرے دم کیواسطے	۱۲

ٹہوکر سے مجہے آپ جو زندا نکرینگے / پہر حضرت عیسے بہی مداوا نکرینگے
دل کاکل شبرنگ پہ شیدا نکرینگے / مجنونکی طرح ہم تمہین رسوا نکرینگے
جو ظلم وہ بت ہمپہ کریگا وہ سہینگے / پر بہولکے اللہ سے شکوا نکرینگے
ہم رند کہین پائینگے اشتر کو دل مین / نشہ مین اگر نعرۂ مستانہ کرینگے
جبتک ہین وہ ساقی مے نوش نہین دیگا / ہم رخ طرف ساغر صہبا نکرینگے
جب دیر و حرم دو نون ہین ہر جلوہ نما تو / ہم کافر و دیندار سے جہگڑا نکرینگے
واعظ تو قیامت سے ہمین لاکہ ڈرائے / ہم رند ہین مے پینے سے توبا نکرینگے
اے بت ترے ہاتہون سے برہمن کیطرح ہم / نقل صورت ناقوس کلیسا نکرینگے
بیٹہے ہین قدم توڑکے کوچہ مین تمہارے / ہم دولت دنیا کی تمنا نکرینگے

منصور کہین گے نہ تری طرح انا الحق | اس بلا نہ کو ہم تو کبھی افشا نکرینگے

١٤٣	تربت مین وفا نام محمد جو مین لونگا پھر مجھسے نکیرین بکھیڑا نکرینگے	١٦

خال رخ پر اپنے زلفین گرد جانان چھوڑ دی | گبر بتخانہ کو کعبہ کو مسلمان چھوڑ دے

فصل گل مین تو نے دامن میرا ٹکڑے کر دیا | اے مری دست جنون اب تو گریبان چھوڑ دے

گو خزان آ جائے جو ہو جائے مرا جوش جنون | قیس محزون نجد کا پھر تو بیابان چھوڑ دے

اوس سراپا ناز کی گر دیکھ لے رفتار ناز | چوکڑی کو اپنی آہوے بیابان چھوڑ دے

ہو گئے ہین ایک دل صیاد و گلچین باغ مین | بلبل محزون نہ کیونکر پھر گلستان چھوڑ دے

تم نکلکر ایک شب آؤ جو اپنے بام پر | پھر نکلنا آسمان پر ماہ تابان چھوڑ دے

نوح کا طوفان دوبارہ پھر نہو جائے بپا | ہر گھڑی رونے کو تو اے چشم گریان چھوڑ دے

آپکا بوٹا سا قد آ جائے گر اوس کو نظر | اپنے قد پر ناز کرنا سرو بستان چھوڑ دے

موت اپنی رہتی ہے پیش نظر گر ہر گھڑی | روز کا جانا سوے گور غریبان چھوڑ دے

سب جوانی تیری مے نوشی مین آخر ہو گئی | عہد پیری اب ہوا تیرا نمایان چھوڑ دے

ہر کسی کا دل یہ لیتے ہین ناز انداز سے | عشق کرنا مہ رخون سے کب ہے آسان چھوڑ دے

اے زلیخا تو تو ہے یوسف پہ عاشق پھر یہ ظلم | کر دیا تو نے اوسے پابند زندان چھوڑ دے

صورت ناقوس بتخانہ مین چلایا کرے | ان بتون کے واسطے کون اپنا ایمان چھوڑ دے

اوس بت کافر کو گر بانکی ادا سے دیکھ لے | زاہد بے پیر اپنا دین و ایمان چھوڑ دے

خضر کے ہمراہ جا کر راہ سے پھر آیا تو | اے سکندر اب تو شوق آب حیوان چھوڑ دے

١٤٤	مرتے ہی جنت مین گھر مجھکو ملیگا اے وفا دے گر تو ارتکاب جرم و عصیان چھوڑ دے	١٨

نالہ کیسا آہ بھی لب پہ نہ لاؤن تو سہی / جتنے صدمے ہجر مین گذرے ہین اوٹھاؤن تو سہی

فصل گل آنے تو دے تجکو پلاؤنگا شراب / خاک مین زاہد تری شیخی ملاؤن تو سہی

ہین مجھے معلوم سب راہین طریق عشق کی / ای خضر تجکو بھی مین رستہ بتاؤن تو سہی

زاہدا وہ رند ہون تجسے بڑہا کر رابطہ / پارسائی مین تری دہبہ لگاؤن تو سہی

دوزخی مجھ رند کو واعظ تو کہتا ہی بہت / دیکھہ لینا حشر کو جنت مین جاؤن تو سہی

تجکو نالونکا اثر دکھلاؤنگا مین او سنگدل / آہ سے عرش بریں تک کو ہلاؤن تو سہی

جوش وحشت مین صدا دیتا ہی یہ دست جنون / دہجیان تیری گریبان کی اوڑاؤن تو سہی

زلف ورخ کی یاد مین بڑہنے تو دی وحشت مری / طوق کے زنجیر کے ٹکڑے اوڑاؤن تو سہی

پانون مین زنجیر میرے روز کرتی ہی یہ غل / سوے صحرا مین نہ تجکو لیکے جاؤن تو سہی

ہین وہ بلبل ہمعنان کردون گر نالہ آتش فشان / خانہ صیاد پر بجلی گراؤن تو سہی

موسم گل خیر سے آنے تو دے پیر مغان / تیرے دروازے پہ مین بستر لگاؤن تو سہی

جسم خاکی سے نکل کر روح یہ کہنے لگی / حشر تک تا لب مین تیرے اب نہ آؤن تو سہی

کہتی ہے اوس ترک کی تیغ نگہ عشاق سی / قتل گہ مین خون کا دریا بہاؤن تو سہی

عشق یہ لیلی وشون کا مجکو دیتا ہی صدا / قیس کی صورت مین دیوانہ بناؤن تو سہی

ہجر جانان مین کرون مشق تصور اسقدر / جلوہ گاہ یار اپنا دل بناؤن تو سہی

میری آنکھون مین ہر کتنے رنگ دیکھین تو ضرور / ایک دریا دو حبابون سے بہاؤن تو سہی

ہین وہ ہون اوستاد کامل قیس کو تعلیم دون / اک الف بے عشق کی سب سون پڑہاؤن تو سہی

آئینے کی شکل جب چاہون اوسے دیکھون وفا
صاف اپنے دلکو مین ایسا بناؤن تو سہی

دیوان ہذا تمام شد

قطعات تواریخ اعزہ واحباب بابت تولد و وفات وشادی وغیرہ

از مصنف دیوان ہذا

قطعہ تاریخ تولد برخوردار نصیر الحق سلمہ

مرا بانجہ آج پیدا ہوا ۔ کیوں ہو فرحناک دل اور جگر
وفا اوسکا سال ولادت لکھ ۔ نہال حیات آج لایا ثمر
۱۲۹۱ ہجری

تاریخ وفات برخوردار مولوی محمد عبد الحی مرحوم ومغفور

مفتی باکمال عبد الحی ۔ دفعتاً اے وفا ہلاک شدہ
نازنین جسم او بعین شباب ۔ حیف پنہان بہ خاک شدہ
گفت رضوان بسال تاریخش ۔ رحمت حق بہ روح پاک شدہ
۱۳ھ

دیگر در زبر بینہ منقوطہ

بڑے عالم تھے عبد الحی جہان مین ۔ کہ جنکا مثل دنیا مین نہین ہے
یکایک اونکی رحلت ہوگئی آج ۔ ہر اک بے انتہا اندوہگین ہے
تھا جس شخص نے اس حادثہ کو ۔ نہایت ہی ملول ودل حزین ہے
وہ کل لکھتے ہمارے پاس بیٹھے ۔ اب اونکی روح جنت مین مکین ہے
جو منقوطہ زبر اور بینہ مین ۔ انہین مین اونکا سال آتا ہمنشین ہے
وفا ہاتف پکارا مصرع سال ۔ کہ مسکن گلشن خلد برین ہے
۱۳ھ

تاریخ وفات حکیم حافظ محمد حسن خان مرحوم خلف حکیم علی حسین مرحوم

روانہ شد چو محمد حسن بخلد برین ‌‌ ‌ ازین ملال دلم گشت اے وفا بے کیف

نوشتم از پے تاریخ انتقال او ‌ ‌ ‌ باسمان چہارم مسیح رفتہ حیف

دیگر در زبر بینہ منقوطہ

دوست میری شیخ ثانی دہر مین ‌ ‌ ‌ کر گئے سوے ارم ہیہے سفر

شکل شبنم رو یا باغ دہر مین ‌ ‌ ‌ اونکے مرنے کی سنی جبسے خبر

نام آور کو مٹا دیتا ہے تو ‌ ‌ ‌ اے فلک تیرے ستم سے الحذر

اے وفا از بہر تاریخ وفات ‌ ‌ ‌ ہو رہا ہے دل ترا کیون منتشر

لکہ زبر اور بینہ منجم مین سال ‌ ‌ ‌ گلشن خلد برین ہے اونکا گہر

تاریخ وفات برادرم مولوی محمد عتیق اللہ مرحوم وکیل حیدرآباد دکن

چون عتیق اللہ در ملک دکن ‌ ‌ ‌ کرد رحلت زین جہان سوے عدم

مصرع تاریخ گفتم اے وفا ‌ ‌ ‌ بے نشان کردی سفر سوے ارم

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد سعید حسرت عظیم آبادی

از صد افسوس حسرت زین جہان ‌ ‌ ‌ شد روانہ جانب باغ بہشت

کلک من سال وفاتش اے وفا ‌ ‌ ‌ شاعر لاثانی عالم نوشت

در زبر بینہ حروف غیر منقوطہ

در عظیم آباد و پٹنه حیف مولانا سعید — آفتاب آسمان علم بود آن ذی کرم
بود اندر خاندان چشت او کامل ولی — عالمے از ذات پاکش یافته فیض اتم
بے ثباتی چون درین دنیاے دون آمد نظر — زینجهان گشته روانه اسے وفا سوے ارم
در تبرهم بینه اندر حروف بے نقط — جلوه گاه روح پاک اوارم شد کن رقم

۱۳ ہجری

تاریخ وفات سلطان عالم محمد واجد علی شاه بادشاه اوده انار الله برهانه در سنه ہجری

دلا واجد علی سلطان عالم — بلا شک وه شه اختر نگر تھے
نمازی متقی ایسا کہ جسنے — کوئی سلطان جو دیکھا ہو بتا دے
بیان ہو کسطرح اونکی سخاوت — ہزاروں ہی روپے سائل کو بخشے
رہا جب تک کہ اونکا عہد دولت — گدا ملتا نہیں تھا ڈہونڈنے سے
سکندر اونکے دروازے کا دربان — غلام اونکے ہزاروں جم حشم تھے
نصاری آئے جب سے لکھنؤ مین — وه ٹیا برج کو سہے سدہارے
بسایا شہر عالیشان اوسجا — رہا کرتے تھے جسجا پر درندی
ملازم رکھے ہندو اور مسلمان — ہزاروں آدمی ہر اک جگہ کے
محرم کی جب آئی تیسری شب — عدم کا قصد فرمایا جہان سے
نہین ہے میرے تن مین اک ذرا جان — وفا رنج و الم آه و فغان سے
کہانتک ہر گھڑی فریاد و زاری — لکھو تاریخ رحلت صبر کر کے
یہ تاریخ یون رضوان پکارا — غم شاه اوده مین آسمان سے
سر افسر جدا کر کے یہہ لکھدو — شہنشاه اوده جنت مین پہونچے

۱۳۰۵ ہجری

تاریخ وفات ہمشیرہ عزیزہ خود یعنے اہلیہ مولوی محمد عبد اللہ

آه همشیره عزیزهٔ من — که بدق بود مبتلا والله
آمده چون شب نهم ز صفر — حالت او شده کمال تباه
وای دریاس اولین ز نهم — کرد پرواز طائر روح آه
بهر روح نبی و آل نبی — درگذر از گناهش ای الله
سال تاریخ او نوشت وفا — بجنان رفته بی‌نشان صد آه

تاریخ شادی برخوردار محمد یوسف عرف منی سلمہ کہ با دختر مولوی محمد عبد الحی مرحوم منعقد شد

قرة العین مولوی قاسم — نیک بخت و سعید و ماه جبین
چون ربیع دوم بهار آمد — منعقد شد بدخت عالم دین
ای وفا از ظهور این تقریب — شادمان گشت مهر کهین و مهین
سال عقدش ز والدش گفتم — جلوهٔ مشتری بمهر ببین

تاریخ وفات مولوی محمد حمید اللہ مرحوم عم خود در زبر بینات منقوط

میرے عم مولوی حمید اللہ — فرد تھے الفت و محبت میں
لاکھ ایذائیں آسمان نے دیں — منہ نہ کھولا کبھی شکایت میں
سب عزیزوں سے موڑ کر منہ کو — آج وہ سو رہے ہیں تربت میں
رو رہا ہوں وفا میں صورت ابر — دل ہے بے اختیار فرقت میں
زبر و بینات معجم میں — لکھوں تاریخ تھا طبیعت میں
مصرعہ سال غیب سے یہ سنا — پائی ہے خوابگاہ جنت میں

۱۳۰۵ھ

تاریخ ولادت برخوردار محمد قاسم سلمہ پسر دوم مولوی عبد العزیز صاحب

بہ عبد العزیز پیر [illegible] — خدا داد فرزند نیکو خصال

نوشتم وفا سال میلاد او	کہ شد مہر تابان ز اوج کمال
	۱۳۰۶ھ

تاریخ وفات میر محمد ہادی وحید خلف میر مہر علی انس مرحوم

ز جہان رحلت نمودہ سید ہادی وحید	ذاکر بے مثل آل مصطفےٰ وا حسرتا
سال تاریخش چو جستم ہم وفا ہاتف زمن	گفت ہجری عندلیب گلشن مشکل کشا
	۱۳۰۷ھ

تاریخ وصال حضرت عمی مولانا مولوی حافظ شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ

دو شبے ہر سو عشر بر پا یافتم	مضطرب ہر پیر و برنا یافتم
گفتم آخر چیست کز اندوہ و غم	خلق را در شور و غوغا یافتم
گفت ہاتف گشت پنہان آفتاب	روز را شبہائے یلدا یافتم
عبد رزاق ولی راز جہان	رہگرائے عرش اعلا یافتم
اشک ریزان خاک بر سر بے درنگ	خشک و تر ہم کوہ و صحرا یافتم
ذات پاکش را بشکل غوث پاک	بر رسول اللہ شیدا یافتم
از برای دردمندان جہان	ذات پاکش را مسیحا یافتم
از برائے پاسبانی بر دو عالم	اولیا را در تمنا یافتم
دید چون دنیائے دون بے ثبات	عازم خلدش ز دنیا یافتم
ہم رہ میت پئے سال وصال	در تفکر طبع خود را یافتم
از وفا فرمود روح پاک او	در بر انوار حق جا یافتم

تاریخ وفات چودہری غلام فرید رئیس قصبہ ردولی

روانہ شدہ سوئے باغ ارم	ز دنیائے دون چون غلام فرید

وفا سال رحلت رقم ساختم ۔۔۔ اگر اندر ارم روح پاکش رسید
۱۳۰۷ھ

تاریخ وفات تحقیقی سید فرزند حسین بلگرامی صغیر تخلص

چون صغیر بلگرامی زین جہان ۔۔۔ شد روانہ سوے جنت ہای ہاے
اے وفا گفتم پی سال رحلتش ۔۔۔ شاعر یکتاے دوران واے واے
۱۳۰۷ھ

تاریخ وفات عم من مولوی محمد کرامت اللہ مرحوم

مولوی کرامت اللہ نے ۔۔۔ سوے فردوس آج کوچ کیا
سال تاریخ یون وفا لکھدو ۔۔۔ گلشن خلد ہے مقام انکا
۱۳۰۸ھ

تاریخ وفات تحقیقی مولوی حاجی محمد عبد الکریم رئیس شہر اودہ برہج

ثانی شبلی و ہم رشک جنید ۔۔۔ قطب دوران مولوی عبد الکریم
دید چون دنیاے دون را بے ثبات ۔۔۔ شد روانہ جانب باغ نعیم
چون رسیدہ این خبر در گوش من ۔۔۔ شد دلم را اے وفا رنج عظیم
گفت رضوان سال از روی یقین ۔۔۔ شد بجنت مسکن عبد الکریم
۱۳۰۸ھ

دیگر در زبر و بینہ حروف منقوطہ

شد روانہ چو سوے باغ ارم ۔۔۔ شبلی وقت آہ عبد کریم
ہر صغیر و کبیر در غم او ۔۔۔ مبتلا شد وفا برنج عظیم
چون نشستم لفکر سال او ۔۔۔ شد ہ ایما بمن ز طبع سلیم
در زبر بینات منقوطہ ۔۔۔ میکند سیر باغ نعیم
۱۳۰۸ھ

تمت

قطعات تواریخ طبع دیوان ہذا از اعزہ و احباب

قطعہ تاریخ مصنفہ افضل الدولہ مظفر الملک سید افضل علیخان بہادر شوکت جنگ متخلص بہ افضل

ابن جعفر تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مرحوم و مغفور

چھپے ہین سیکڑون دیوان لیکن — کہان یہ بندشین اور یہ مضامین
ہوے ہین جمع جس جا چند نقطے — یقین ہوتا ہے یہین عقد پروین
کرے کسب ضیا کیونکر نہ ہر چشم — کہ ہر اک دائرہ ہے نور آگین
بھرے ہین ایسے الفاظ مسرت — غلط غم دیکھکر کرتے ہین غمگین
پڑے ہین پیچیدگی مین انکے اشعار — حسینونکی جو الجھے زلف مشکین
ہر اک نقطے مین شکل زر ہے پیدا — دوائر صورت جام بلورین
کہے فرہاد بھی دیکھے جو یہ نظم — کلام ایسا کسیکا کب ہے شیرین
کیا ہے نام زندہ شاعری کا — زمانہ پھر کرے کیونکر نہ تحسین
رہا کوئی نہ باقی کاملون مین — مگر یہ نظم کچھ دیتی ہے تسکین
وفا اب قدردان کوئی کہان ہے — کہ دے جو لاکھ خلعتہاے زرین

لکھا افضل نے سال طبع دیوان
مرصع نظم عالی طبع رنگین
سنہ ۱۳۳۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ سید نیاز حسین صاحب متخلص بہ فنا شاگرد حضرت تسلیم مرحوم

جس رنگ کی ہے نظم نیا رنگ ہے اسکا   واقف ہے وہی جس سے جو صاحب فن ہے
ہے چشم بصیرت تو ذرا غور سے دیکھئے   گلہائے معانی سے شگفتہ یہ چمن ہے
دیوان سے کل گروہ کہین جا نہین سکتے   گردن مین معانی کی جو لفظون کی رسن ہے
تحریر تو دیوان مین ہین گرم مضامین   حیرت ہے کہ پھر کیون دل دشمن مین جلن ہے

تحریر کرو طبع کی تاریخ فلک یون
مجموعۂ اسرار گلستان سخن ہے
سنہ ۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ مصنفۂ داروغہ میرزا رضا حسین صاحب متخلص بہ رضاؔ شاگرد رشید حکیم مرحوم

نظم ایسا ہوا ہے یہ دیوان   جو مضامین کا اک رسالا ہے
کیا بلندی ہے کیا ترقی ہے   ایک سے ایک شعر بالا ہے
تہِ عالم سے بھی چھپے تھے جو مضمون   ڈہونڈہ اونکو وفا نکالا ہے
ڈگمگاتی تھی جو زمین اوسکو   اپنی قوت سے کیا سنبھالا ہے
بندشین نظم کی جدا سب سے   رنگ ہر ایک سے نرالا ہے
طبع کا سال اب رضاؔ لکھو   طبع روشن سے اک اوجالا ہے

نظر آتے ہین گل در مضمون
بحر زخار یہ نرالا ہے
سنہ ۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ مصنفۂ جناب علی میرزا صاحب متخلص بہ عباس شاگرد حضرت حکیم

کیا تصنیف وہ دیوان اعلے   ہین ادنے جسکے آگے گل یاسمین

نہین دیکھی جو کیفیت ہے اِن مین — نگہ سے سو بہارین اپنی گذرین
نظر آتا نہین نرگس کو جیسے — الٰہی کور ہوتاون چشم بد بین
لکھوں طبع کی تاریخ عباس — کہ مصرع مین ہو ہر ہر لفظ شیرین
کھلا جاتا ہے جس سے غنچۂ دل
رقم ہین واہ وہ اشعار رنگین
سنہ ۱۳۲۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفۂ شیخ وزیر علی صاحب متخلص بہ وزیر شاگرد رشید حکیم

وہ بے مثل دیکھا یہ دیوان ہے — کیا خوب اشعار کا انتخاب
مضامین عالی ہین سب اسمین جمع — چھپی ہوگی اب تک نہ ایسی کتاب
اگر دیکھ لے اسکو سعدی کہے — ہے ہر شعر اسکا گلستان کا باب
جنہین کچھ مزہ ہے وہ ہوتے ہین مست — ہے جس جا یہ ذکر شراب و کباب
وزیر اب لکھے طبع کا سال تم
ہے نظم وفا قصہ لاجواب
سنہ ۱۳۲۰ھ

قطعہ تاریخ مصنفۂ شیخ ارشاد حسین خان صاحب متخلص بہ ارشاد شاگرد حضرت حکیم مرحوم

عیان ہے نظم دلکش سے سراسر — فصیح اللہ کی جادو بیانی
مزہ قند مکرر کا اوٹھایا — دوبارہ جب سنی شیرین زبانی
نہو مرغوب کیونکر نظم دلکش — کہ اونکی مشق ہے کتنی پرانی
ہوئی ارشاد کو جب فکر تاریخ — طبیعت مین ہوئی پیدا روانی

سروشِ غیب نے آکر ندا دی
لکھو اول سے صافی نقشِ ثانی
سنہ ۱۳۰۳ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ جناب چودھری سید ارشاد حسین صاحب بہادر متخلص
بہ ارشاد شاگرد حضرت افضل لکھنوی

جہاں میں سیکڑوں گذرے ہیں شاعر
مگر کب آجتک ایسا ہوا ہے
جواب اپنا جو ہے تو آپ ہی ہے
کہا جو شعر وہ ایسا کہا ہے
او ٹھاتی ہے طبیعت لطف بندش
کسی معشوق کی یہ بھی ادا ہے
غزل میں دیکھیے صدہا ہیں مضمون
مگر ہر شعر کا مطلب جدا ہے
ہزاروں بار پڑھیے ہو نہ سیری
کچھ ایسا نظم میں انکی مزا ہے
کوئی شے ہو جہاں میں ہے وہ فانی
سخن کو حشر تک لیکن بقا ہے

زبان پر اہل عالم کی ہے ارشاد
پسندِ عام وہ نظمِ وفا ہے
سنہ ۱۳۰۳ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ سید مرتضے حسین صاحب متخلص بہ فہیم شاگرد
و ہمشیرزادہ حضرت افضل لکھنوی

پاک و پاکیزہ نکلیو نکر ہو کلام
آب کوثر سے یہ دھوئی ہی زبان

ایسا شیرین ہے وفا کا ہر شعر
باغ مضمون کا لگایا ایسا
لاکھ دیوانون کا دیوان ہے یہ
پاک عیبو نسے ہے ہر اک نقطہ
لاکھ مضمون ہین مقید اسمین
چوٹ دیتا ہے ہر اک شعر انکا
عاشقانہ جو پڑھے چند اشعار

جس سے پھیکا ہے کلام حسان
سیر سے جاتا ہے جسکی خفقان
ہے ہر اک شعر مین لطف دیوان
نکتہ چین اسمین ہین ناحق کوشان
ہے یہ دیوان کہ کوئی ہے زندان
کیون نہو پھر دل دشمن نالان
پکڑے زاہد بھی کسی کا دامان

باغبان طبع کا کہتا ہے فہیم
ہے ریاضت سے یہ رنگین دیوان
سنہ ۱۹۱۱ء

قطعۂ تاریخ مصنفہ سید مصطفیٰ حسین صاحب متخلص بہ سلیم شاگرد و ہمشیرزادہ حضرت فہیم لکھنوی

حق تو یہ بات ہے جناب وفا
ایک دیوان مین سیکڑون مضمون
کیون نہ مداح ہون کلیم و سلیم
لطف جو بھر دیا ہے شعرون مین
گلشن مشقی اسکو کہتے ہین
سیر کی آپنے کمال کیا
سہو سے بھی اگر ہوئی لغزش
جو ہوا اسمین راہ گم کردہ
جو نہ اشعار آپکے سمجھے

ایسا شاعر نہین ہوا پیدا
بند کوزے مین کر دیا دریا
رکھتے ہین جب زبان وہ گویا
دیکھتا اور نہ آج تک دیکھا
ہے نیا دل مین جو خیال آیا
تھا خطرناک نظم کا دریا
ہو گیا بس جہان مین رسوا
ڈھونڈھے ملتا نہین اسے رستا
میرے نزدیک اسکو ہے سودا

ایک اک نقطہ ہے وہ نورانی — مہر ہے جسکے آگے اک ذرا

کہتے ہین ناخدا سخن کے تسلیم
خوب دیوان پُرآب ہے یکتا

سنہ ۱۳۳۰ ہجری

قطعۂ تاریخ مصنفہ جناب محمد عبدالسلام خانصاحب متخلص بہ دردؔ شاگرد حضرت فضلؔ لکھنوی

صاحب فن متخلص بہ وفا — کاملون مین ہین جنکے منسوب
دیکھئے بحر طبیعت کا زور — کردیا دوسرا دیوان مکتوب
پاک ایسا نہین دیکھا ہی کلام — ڈھونڈنے سے نہین ملتے ہین عیوب
آئینہ جسکی نہ سمجھہ مین مضمون — ہے وہ بیشبہہ خدا کا مغضوب

دردؔ دیوان طبع کی تاریخ لکھو
صاف ہی نظم عزیز دل خوب

سنہ ۱۹۱۲ء

قطعۂ تاریخ مصنفہ محمد علیخانصاحب متخلص بہ کلیمؔ شاگرد حضرت افضلؔ لکھنوی

دیکھیے نظم وفاؔ کی رفعت — پست ہے جس سے کلام سحبان
ایسے سرسبز و شگفتہ مضمون — باغ مین جیسے کھلی ہون کلیان
ہے خیالات سے ظاہر یہ امر — کیون نہ ہر ایک کہے پھر ہمہ دان
دیکھکر شاہد مضمون کا جمال — شکل آئینہ ہین دشمن حیران

گل مضامین کے یہ کہتے ہین کلیمؔ
دوسرا فخر چمن ہے دیوان

قطعہ تاریخ مصنفۂ جناب نواب آصف حسین صاحب متخلص بہ آصف شاگرد حضرت افضل لکھنوی

طبع دیوان ہوا ہے اونکا / جو کہ احباب پہ اپنے ہین شفیق
صاحب حلم و مروت بیحد / مثل انکے نہین عالم مین خلیق
مرتبہ انکا کوئی کیا جانے / ہین امیر اور فقرا کا ہے طریق
حکم مین انکے نشست و برخاست / معنی و لفظ پرانے ہین رفیق
ایسے اوسدم دُرِ مضمون پائے / پھیلی ہر بحر مین کوئی ہو غریق
بیدشین جست مضامین اعلیٰ / ہے ہر اک شعر سے اسکی تصدیق

سال یون طبع کا لکھو آصف
ہے بہت خوب یہ دیوان دقیق

سنہ ۱۳۳۰ ہجری

قطعہ تاریخ مصنفۂ جناب شیخ زاہد حسین صاحب متخلص بہ زاہد شاگرد حضرت افضل لکھنوی

ایسا دیوان نہ دیکھا نہ سنا / اسکی ہر بحر ہے رشکِ جیحون
لفظ ایسے ہین معانی ایسے / سر زمین اسکی ہے ربع مسکون
طبع کا سال لکھو اب زاہد / کچھ تو اس طبع روان کو ہو سکون

دل کھنچے آتے ہین اسکی جانب
خوب یہ نظم ہوا ہے افسون

سنہ ۱۹۱۲ء

قطعہ تاریخ مصنفۂ جناب حشمت علیخان صاحب متخلص بہ حشمت شاگرد حضرت افضل لکھنوی

وفا کہہ رہین یہ اہلِ وفا — کمال آپکا نظم سے ہی عیان
زمینِ غزل کو نکیون نا زہو — بلندی مین ہر شعر ہے آسمان
سیہ حرف ہین جلکے قرطاس پر — غضب کی مضامین مین گرمیان
خوشامد سے کرتا نہین ہیچ مین — سخن کہہ رہا ہی کہ ہین خوش بیان
رقم تم بھی تاریخ عشرت کرو — یہی مجھسے کہتی ہے طبع روان

لکھا با سرِ آرزو سال طبع
بہت خوب دیوان شستہ زبان
سنہ ۱۳[illegible]ھ

قطعہ تاریخ مصنفہ شیخ واحد علی صاحب متخلص بہ واحد شاگرد حضرت فضل لکھنوی

بہت خوب دیوان چھپا ان دنون — یہی کہہ رہا ہے ہر اک خاص و عام
جسے دیکھیے پڑھ رہا ہے غزل — وظیفے کے مانند ہر صبح و شام
نئے ہین مضامین نئی بندشین — حقیقت مین یہ آپ ہی کا ہے کام
ارادہ کیا طبع کا آپنے — ہوا نظم کا جس گھڑی اختتام

رقم کلک واحد نے تاریخ کی
زبان وفا صاف ہے خوش کلام
سنہ ۱۳۱۳ھ

نتیجۂ فکر جناب خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت سکرٹری انجمن اصلاح سخن لکھنو

وہ اشعار رنگین جنہین دیکھکر — طبیعت معرف ہو بے اشتباہ
وفا سا نہین ہے سخنور کوئی — یہ ملکِ معانی کا ہے بادشاہ

کرد مصرع سال عشرت رقم
بہار ریاض وفا واہ واہ
سنہ ۱۳[illegible]ھ

نتیجۂ فکر مولوی عبد القادر صاحب قادر رئیس اودہ خاص شاگرد وفا

دیوان دوم حضرت استاد بعد طبع
شکل عروس نوجہان گشت آشکار
قادر بسال طبع نمودہ بدل چو فکر
آمد صدای غیب زہی نغمۂ ہزار
سنہ [illegible]

نتیجۂ فکر مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا ہمشیرہ زادۂ مصنف دیوان

کرد چون دیوان ثانی را وفا
جمع بہر طبع از طرز نکو
حسب خواہش طبع ہم شد لاجواب
گفت ہاتف چون نمودم جستجو
بہر تاریخش چو جویای رضا
روح پرور گلشن شاداب گو
سنہ ۱۳[illegible]ھ

نتیجۂ فکر مولوی حافظ محمد روح اللہ ادیب برادر زادۂ مصنف دیوان

یادگار از صبا عم وفا
کرد این دیوان مرتب بے مثال
سال طبعش زد رقم کلک ادیب
سلک گوہر عرش بے قیل و قال
سنہ ۱۳[illegible]ھ

نتیجۂ فکر خواجہ محمد صدیق صاحب صدیق تخلص رئیس احاطہ خانساماں

حضرت وفا کا دوسرا دیوان چھپ گیا — شہرہ ہے جسکا صاف ہے شستہ زبان ہے
شاگردی صبا کا ہے اقرار گو نہیں — لیکن کلام کی تو جدا آن بان ہے
بندش میں بانکپن ہے مضامیں اچھوتے ہیں — ظاہر ہے اک غزل میں قصیدہ کی شان ہے
صدیق سال طبع کی تاریخ تم لکھو — زیبا کلام شاعر شیریں بیان ہے

سنہ [illegible] ھ

ایضاً

بحمد اللہ کلامش یافت جلوہ — بحسن طبع شایع گشت تہنیت
ز تحریک نسیم فکر کامل — زمین شعر با حسن صفا رفت
عجب دیوان ثانی کرد تدوین — کہ عقل شاعران دہر آشفت
مصنف داد از بس طبع نازک — کہ عرفی از خجالت در زمین خفت
پئے تاریخ سال طبع صدیق — بطبع خوش فصیح اللہ وفا گفت

سنہ [illegible] ھ

نتیجہ فکر خواجہ محمد شریف الدین سید شریف رئیس احاطہ خانساماں

کلام وفا پادشاہ سخن — جو دیوان ثانی میں چھاپا گیا
محال اسکی تعریف کوئی کرے — یہ گلدستہ ہے ایک پھولا پھلا
جو مصرع ہے ہم شکل سرو سہی — غزل ہے کہ تختہ چمن کا کھلا
شریف اسکی تاریخ کردو رقم — ہوئی اب بہار ریاض وفا

سنہ [illegible] ھ

ایضاً

دیوانِ دوم فضلِ الٰہی سے چھپا اب — ہر شعر مین جسکے کہ بھرا رنگ صبا ہے
توصیف مین اوسکے ہو زبان خلق کی عاری — گلہائے مضامین سے یہ گلدستہ سجا ہے
جو شعر ہے اسمین وہ فصاحت سے ہی مملو — ہر قطعہ بھی اسکا تو بلاغت سے بھرا ہے
پڑھتے ہین جو اسکو تو یہ کہتے ہین سخنور — بندش بھی نرالی ہی یہ مضمون بھی نیا ہے
پوچھے جو شریف آپسے اسکی کوئی تاریخ — تو کہئے کہ یہ گلشن بیخار وفا ہے
سنہ ۱۳۱۲ھ

ایضاً

حضرتِ مولوی فصیح امشد — آپ پر فضل کیا خدا کا ہے
چھپگیا دوسرا بھی اب دیوان — جو بلاغت مین انتہا کا ہے
کیون فصاحت مین ہو نہ لاثانی — رنگ اس سے عیان صبا کا ہے
بوی الفت غزل سے آتی ہے — شعر جو ہے عجب بلا کا ہے

پھر تاریخ ای شریف لکھو
پر فضا گیا چمن وفا کا ہے
سنہ ۱۳۱۲ھ

تاریخ طبع از مصنف دیوان ہذا

تیار ہوا چھپکے مرا دوسرا دیوان — احباب و اعزہ کو بڑی اسکی خوشی ہی
یون سینے وفا طبع کی تاریخ رقم کی — آئینہ نظارہ محبوب یہی ہے
سنہ ۱۳۱۲ھ

مژدہ
ناظر باکمال شاعر نازک خیال جناب مولانا
محمد فصیح اللہ صاحب وفا لکھنوی فرنگی محلی یادگار صبا
مرحوم کا دوسرا دیوان چھپ کر تیار ہو گیا - یہ دیوان اردو شاعری
سکھانے کا عمدہ آلہ اور گذشتہ و موجودہ زبان لکھنؤ کا دلچسپ مرقع ہے
حضرت مصنف نے کمال عرق ریزی کرکے ہر غزل مین روزمرہ کا رنگ
بھرا ہے اور مصطلحات کی گلکاریون سے آراستہ کیا ہے - یہی وہ کلام ہے
جسے کم مشق شعرا کے استاد بنا دینے کا کمال حاصل ہے - یہی وہ دیوان
ہے جو تمام عاشق مزاجون کے سامنے رہنے کے قابل ہے -
آٹھ آنہ قیمت پر ہر وقت مصنف سے اور مشتہر سے یا خواجہ
عبدالرؤف عشرت چوک لکھنؤ سے ملسکتا ہے ضرور منگائیے -
المشتہر
محمد برکت اللہ فرنگی محلی لکھنوی مالک
مطبع انصاری شہر لکھنؤ